﴿بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ﴾ ﴿......اِنَّ الفَضلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَآءُ﴾ (آل عمران:۷۴) ﴿......عَسٰى اَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَاماً مَّحْمُوْداً﴾ (بنی اسرائیل:۸۰)

هفت روزه

# الفضل

انٹرنیشنل

مدیر اعلیٰ :— نصیر احمد قمر

جلد ۸ جمعۃ المبارک ۱۴ر ستمبر ۲۰۰۱ء شمارہ ۳۷
۲۶ جمادی الثانی ۱۴۲۱ ہجری ☆ ۱۴ر تبوک ۱۳۸۰ ہجری شمسی

## ابن آدم کی آمد

حضرت مسیح علیہ السلام نے فرمایا:
"جیسے بجلی مشرق سے مغرب تک دکھائی دیتی ہے ویسے ہی ابن آدم کی آمد ہو گی............وہ ابن آدم کو بڑی قدرت اور جلال کے ساتھ آسمان کے بادلوں پر آتا دیکھیں گے تب وہ نرسنگے کی بڑی آواز کے ساتھ اپنے فرشتوں کو بھیجے گا اور وہ آسمان کے افق سے لے کر افق تک چاروں طرف سے اس کے برگزیدوں کو جمع کریں گے"۔

(انجیل متی باب ۲۴ آیت ۲۷ تا ۳۱)

# اپنی اولاد سے انصاف اور مساوات کا سلوک کرو۔اپنے بچوں سے عزت کے ساتھ پیش آؤ اور ان کی اچھی تربیت کرو

## اولاد کا زیادہ پیار بھی انسان کو بہت بڑے فتنوں میں ڈال دیتا ہے

## جب تک اپنی حالت کی اصلاح نہ کرو تمہارا منہ سے بچوں کو نیک نصیحتیں کرنا کچھ بھی فائدہ نہ دے گا۔

بچپن ہی میں بچوں کو جھوٹ سے نفرت دلانا بہت ہی ضروری ہے۔جس گھر میں ہمیشہ دعا ہوتی ہے خداتعالیٰ اسے برباد نہیں کیا کرتا

(انٹرنیشنل جلسہ سالانہ جرمنی ۲۰۰۱ء کے موقعہ پر ۲۵/ اگست بروز ہفتہ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا مستورات سے خطاب)

(منہائم جرمنی، ۲۵/ اگست ۲۰۰۱ء) :سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے انٹرنیشنل جلسہ سالانہ جرمنی ۲۰۰۱ء کے موقعہ پر دوسرے روز قبل از دوپہر جلسہ گاہ مستورات میں خطاب فرمایا جو مردانہ جلسہ گاہ میں بھی ریلے کیا گیا اور ایم ٹی اے انٹرنیشنل کے توسط سے ساری دنیا میں براہ راست نشر ہوا۔ حضور کے خطاب سے قبل قرآن کریم کی تلاوت اور نظم پڑھی گئی۔اس کے بعد حضور انور ایدہ اللہ نے تشہد، تعوذ اور سورۃ فاتحہ کے بعد قرآن مجید کی سورۃ التحریم کی حسب ذیل آیت کی تلاوت کی:﴿يٰاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا قُوْٓا اَنْفُسَكُمْ وَاَهْلِيْكُمْ نَارًا وَّقُوْدُهَا النَّاسُ وَالْحِجَارَةُ عَلَيْهَا مَلٰٓئِكَةٌ غِلَاظٌ شِدَادٌ لَّا يَعْصُوْنَ اللّٰهَ مَآ اَمَرَهُمْ وَيَفْعَلُوْنَ مَا يُؤْمَرُوْنَ﴾(سورۃ التحریم آیت ۷)

پھر فرمایا:ان آیات کا سادہ ترجمہ یہ ہے:اے لوگو جو ایمان لائے ہو! اپنے آپ کو اور اپنے اہل و عیال کو آگ سے بچاؤ جس کا ایندھن انسان اور پتھر ہیں۔اُس پر بہت سخت گیر قوی فرشتے (مسلط) ہیں۔وہ اللہ کی، اُس بارہ میں جو وہ انہیں حکم دے، نافرمانی نہیں کرتے اور وہی کرتے ہیں جو وہ حکم دیئے جاتے ہیں۔

حضور ایدہ اللہ نے فرمایا کہ آج کا خطاب بچوں کی تربیت سے متعلق ہے اور مَیں امید رکھتا ہوں کہ انشاء اللہ تعالیٰ اس خطاب کی روشنی میں مائیں اپنے بچوں کی بہترین تربیت کریں گی جو ان کا مستقبل ہیں۔سب سے پہلی حدیث تو حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی مَیں آپ کے سامنے رکھتا ہوں۔ آنحضرت ﷺ نے فرمایا ہر بچہ فطرت اسلامی پر پیدا ہوتا ہے۔پھر اس کے ماں باپ اسے یہودی یا نصرانی یا مجوسی بناتے ہیں۔(مسلم کتاب القدر باب معنی کل مولود یولد علی الفطر)۔پس یہ ایک بہت بڑی خوشخبری ہے کہ ہر بچے کو اللہ تعالیٰ فطرت انسانی پر پیدا کرتا ہے۔خواہ وہ کوئی بھی ہو۔ بعض بچے جبر کے نتیجہ میں پیدا ہوتے ہیں اور بوسنیا میں بڑی کثرت سے ایسے بچے پیدا ہوئے تھے۔ان کی ماؤں نے مجھ سے سوال کیا کہ ان بچوں کا کیا بنے گا۔مَیں نے کہا کہ ان بچوں کا قصور تو کوئی نہیں۔یہ تو جنتی ہیں مگر وہ جو ظالم ہیں وہ جہنمی ہیں کیونکہ خداتعالیٰ کے رسولؐ نے فرمایا ہے کہ سب بچے فطرت پر پیدا ہوتے ہیں۔اس لئے ہماری ماؤں کو بھی سوچنا چاہئے کہ بچے تو دین فطرت پر پیدا ہوں اور اگر بڑے ہوں آپ کی تربیت میں اور وہ یہودی یا نصرانی یا مجوسی بن جائیں تو اس میں بچوں کا قصور نہیں، یہ سارا ماں باپ کا قصور ہو گا۔

حضرت ایوب اپنے والد اور پھر اپنے دادا کے حوالے سے بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:"اچھی تربیت سے بڑھ کر کوئی بہترین تحفہ نہیں جو باپ اپنی

باقی اگلے صفحہ پر ملاحظہ فرمائیں

## سچی اور اصل بادشاہت اللہ تعالیٰ ہی کی ہے اور جسے وہ چاہے گا بادشاہت دے دے گا

اس زمانے میں حضرت مسیح موعودؑ کو بھی ایک وسیع ملک عطا کئے جانے کا وعدہ ہے۔

اس کا ایک حصہ تو اس جلسہ پر لوگ دیکھ چکے ہیں۔

مَیں امید رکھتا ہوں کہ انشاء اللہ آئندہ جلسہ پر اس سے وسیع تر ملک کے احمدیت میں داخل ہونے کے نظارے لوگ دیکھیں گے

(خلاصہ خطبہ جمعہ ۳۱/ اگست ۲۰۰۱ء)

(نن سپیٹ، ہالینڈ۔۳۱/ اگست): سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے آج خطبہ جمعہ نن سپیٹ ہالینڈ میں ارشاد فرمایا۔ تشہد تعوذ اور سورۃ فاتحہ کے بعد حضور ایدہ اللہ نے آج مَالِكَ الْمُلْكِ کی صفت کے متعلق قرآن مجید کی آیات، احادیث نبوی اور حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ارشادات کے حوالہ سے مضمون کو آگے بڑھایا۔ حضور ایدہ اللہ نے مختلف آیات قرآنیہ میں مذکور دیگر اہم مضامین کی بھی ضروری تشریحات ساتھ ساتھ پیش کیں اور فرمایا کہ اس کے بعد پھر انشاء اللہ دوسری صفات الٰہیہ کا ذکر چلے گا۔

باقی صفحہ نمبر ۸ پر ملاحظہ فرمائیں

## یہ روز کر مبارک سُبْحَانَ مَنْ يَّرَانِی

## جمعۃ المبارک ۷/ ستمبر ۲۰۰۱ء سے
## ایم ٹی اے انٹرنیشنل کی نشریات
## برطانیہ کی سکائی ڈیجیٹل سیٹلائٹ سروس پر

(لندن ۷/ ستمبر):سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے آج مسجد فضل لندن میں خطبہ جمعہ کے دوران احباب جماعت عالمگیر کو یہ نہایت ہی مبارک اور پر مسرت نوید سنائی کہ مسلم ٹیلی ویژن احمدیہ (MTA) کی نشریات آج جمعۃ المبارک ۷/ ستمبر ۲۰۰۱ء سے برطانیہ کی معروف اور مقبول ترین سیٹلائٹ سروس Sky Digital پر شروع ہو گئی ہیں۔الحمد للہ۔

حضور ایدہ اللہ نے بتایا کہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے امریکہ میں ۱۹۹۶ء سے ہی ایم ٹی اے کی ڈیجیٹل نشریات جاری ہیں جبکہ گزشتہ سال سے یورپ اور

باقی صفحہ نمبر ۸ پر ملاحظہ فرمائیں

بقیہ:خطاب جلسہ سالانہ جرمنی از صفحہ اول

اولاد کو دے سکتا ہے"۔(ترمذی ابواب البر والصلة باب فی ادب الولد)

## بچوں کے دوستوں کا انتخاب

ایک حدیث ہے: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا"آدمی اپنے دوست کے زیر اثر ہوتا ہے پس تم میں سے ہر ایک خیال رکھے کہ کسے دوست بنا رہا ہے"۔(ترمذی ابواب الزهد باب ما جاء فی اخذ المال حقه)۔اب بچپن ہی سے بچوں کے دوستوں پر نظر رکھنی بہت ضروری ہے ۔بعض لوگ اس کی پرواہ نہیں کرتے حالانکہ ماں باپ کو دکھائی دے دیتا ہے کہ کس قسم کے دوست ہیں۔اگر بچے کے دوست اچھے ہوں گے تو بچہ بھی ضرور اچھی تربیت پائے گا۔اس لئے آپ اس بات کا خیال رکھا کریں کہ اگر بچے کے غلط دوست دیکھیں تو پھر ان دوستوں سے بچے کا تعلق توڑنے کی کوشش کریں۔حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا ایک اقتباس اس ضمن میں مَیں پڑھ کے سناتا ہوں۔

"خوب یاد رکھو کہ جب تک خدا تعالیٰ سے رشتہ نہ ہو اور سچا تعلق اس کے ساتھ نہ ہو جاوے کوئی چیز نفع نہیں دے سکتی۔یہودیوں کو دیکھو کہ کیا وہ پیغمبروں کی اولاد نہیں؟یہی وہ قوم ہے جو اس پر ناز کیا کرتی تھی اور کہا کرتی تھی نَحْنُ اَبْنَآءُ اللّٰهِ وَاَحِبَّاؤُهٗ۔ہم اللہ تعالیٰ کے فرزند اور اس کے محبوب ہیں مگر جب انہوں نے خدا تعالیٰ سے رشتہ توڑ دیا اور دنیا کو مقدم کر لیا تو کیا نتیجہ ہوا؟خدا تعالیٰ نے اسے سؤر اور بندر کہا۔اور اب جو حالت ان کی مال و دولت ہوتے ہوئے بھی ہے وہ کسی سے پوشیدہ نہیں"۔(ملفوظات جلد ۸ صفحہ ۱۰۹-۱۱۰)

حضرت ابوقتادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا:"بہترین چیزیں جو انسان اپنی موت کے بعد پیچھے چھوڑ جاتا ہے وہ تین ہیں۔نیک اولاد جو بعد میں اپنے ماں باپ کے لئے دعا گو ہو۔صدقہ جاریہ جس کا ثواب اسے ہمیشہ پہنچتا رہے اور ایسا علم جس پر اس کے بعد عمل کیا جاتا رہے"۔(ابن ماجه باب ثواب معلم الناس)۔خالی علم صدقہ جاریہ نہیں بلکہ ایسا علم جس پر بعد میں عمل ہوتا رہے۔

ایک بخاری کی حدیث ہے۔حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے،کہتے ہیں:میرے ہاں بیٹا پیدا ہوا تو مَیں اُسے لے کر آنحضور ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا۔آپؐ نے اس کا نام ابراہیم رکھا"۔حضور صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم تفاؤل کے طور پر اچھے نام بچوں کے رکھا کرتے تھے۔اور آپ کو بھی اپنے بچوں کے نام محض سننے میں خوبصورت نہ ہوں بلکہ معنی خیز ہوں اور بہت اچھے نام ہوں،ایسے نام رکھنے چاہئیں۔بچہ بھی بسا اوقات اپنے نام کے مطابق ہی بنتا ہے۔آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کا یہی دستور تھا۔اس کا نام ابراہیم رکھا۔"پھر اُسے کھجور کی گھٹی دی اور اُس کے لئے خیر و برکت کی دعا کی"۔(بخاری۔کتاب العقیقة) ۔آج کل تو لوگ شہد کی گھٹی دیتے ہیں۔اس زمانہ میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم سے کھجور کی گھٹی ثابت ہے۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں:

"اگر اولاد کی خواہش کرے تو اس نیت سے کرے......کہ کوئی ایسا بچہ پیدا ہو جائے جو اعلاء کلمۃ الاسلام کا ذریعہ ہو۔جب ایسی پاک خواہش ہو تو اللہ تعالیٰ قادر ہے کہ زکریا کی طرح اولاد دیدے"۔

(ملفوظات جلد سوم صفحہ ۵۷۹)

یعنی اگر ظاہری حالت میں ناممکن بھی ہو اگر یہ نیت ہو کہ بہت پاک اولاد ہو اور اس نیت سے خدا کے حضور انسان گریہ وزاری کرتا ہے اور مایوس نہ ہو تو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں کہ اس کے نتیجہ میں ہرگز بعید نہیں کہ بظاہر ناممکن حالات میں بھی اللہ نیک اولاد عطا فرمائے۔

اسی طرح آپؑ فرماتے ہیں:

"بعض اوقات صاحب جائیداد لوگوں کو یہ کہتے سنا ہے کہ کوئی اولاد ہو جاوے جو اس جائیداد کی وارث ہو تا کہ غیروں کے ہاتھ میں نہ چلی جاوے۔مگر وہ نہیں جانتے کہ جب مر گئے تو شرکاء کون اور اولاد کون۔سب ہی تیرے لئے تو غیر ہیں۔اولاد کے لئے اگر خواہش ہو تو اس غرض سے ہو کہ وہ خادم دین ہو"۔

(ملفوظات جلد نمبر ۸ صفحہ ۱۱۰)

## بچوں سے عزت سے پیش آؤ

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا اپنے بچوں سے عزت کے ساتھ پیش آؤ اور ان کی اچھی تربیت کرو۔(ابن ماجه أبواب الأدب باب برّ الوالد)

یہ بھی بہت ضروری ہے۔بچوں کو بہت زیادہ ڈانٹنا اور تُو کر کے مخاطب کر کے (تُو تو کہہ سکتے ہیں مگر پیار کے ساتھ) مگر اگر بے عزتی کے ساتھ تُو کر کے تو تکار کی باتیں کریں تو اس بچے کی تربیت پھر ہمیشہ خراب ہوتی ہے۔بچپن سے اس کے دل میں ماں باپ کی عزت باقی نہیں رہتی۔یو۔پی وغیرہ میں تو رواج ہے کہ وہ بچے کو آپ کر کے مخاطب کرتے ہیں۔تو اگر آپ کر کے مخاطب کر سکیں تو یہ بھی اچھی عادت ہے۔بچے کا ادب کریں تو بچہ ماں باپ کا ادب کرتا ہے۔اگر ادب نہ سکھائیں تو پھر بچہ بے ادب کے طور پر بڑا ہوتا ہے اور بڑے ہو کر بھی پھر ماں باپ کا ادب نہیں کرتا۔

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں کہ مَیں نے فاطمہؓ سے بڑھ کر شکل و صورت،چال ڈھال اور گفتگو میں رسول اللہ ﷺ کے مشابہ کسی اور کو نہیں دیکھا۔فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا جب کبھی حضورؐ سے ملنے آتیں تو حضورؐ ان کے لئے کھڑے ہو جاتے،ان کے ہاتھ کو پکڑ کر چومتے،اپنے پاس بٹھاتے۔اسی طرح جب حضورؐ ملنے کے لئے فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے یہاں تشریف لے جاتے تو وہ کھڑی ہو جاتیں۔حضورؐ کے دستِ مبارک کو بوسہ دیتیں اور اپنے بیٹھنے کی جگہ پر حضورؐ کو بٹھاتیں۔

(ابوداؤد کتاب الأدب باب فی القیام)

ملفوظات حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کی ایک اور عبارت ہے:

"اولاد کی خواہش تو لوگ بڑی کرتے ہیں اور اولاد ہوتی بھی ہے مگر یہ کبھی نہیں دیکھا گیا کہ وہ اولاد کی تربیت اور ان کو عمدہ اور نیک چلن بنانے اور خدا تعالیٰ کے فرمانبردار بنانے کی سعی اور فکر کریں۔نہ کبھی ان کے لئے دعا کرتے ہیں اور نہ مراتب تربیت کو مدّنظر رکھتے ہیں"۔

یہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا جو قول ہے آپ کے ذہن میں اس وقت کچھ لوگ ایسے ہوں گے جو اس قسم کی درخواستیں کرتے ہونگے اور خود خیال نہیں کرتے ہونگے۔مگر اب تو مجھے جہاں تک یاد ہے جتنے بھی لوگ اپنی اولاد کے لئے خط لکھتے ہیں اکثر ان کے نیک ہونے کے لئے دعا کی تحریک کرتے ہیں۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں:

"میری تو یہ حالت ہے کہ میری کوئی نماز ایسی نہیں ہے جس میں مَیں اپنے دوستوں اور اولاد اور بیوی کے لئے دعا نہیں کرتا"۔(ملفوظات جلد دوم صفحہ ۳۷۲)

## بچپن سے ہی کھانے کے آداب سکھانا

بخاری کتاب الاطعمہ۔حضرت عمر بن ابی سلمہؓ جو آنحضرت ﷺ کے ربیب تھے،بیان کرتے ہیں کہ بچپن میں مَیں آنحضرت ﷺ کے گھر میں رہتا تھا۔(کھانا کھاتے وقت) میرا ہاتھ تھالی میں ہر طرف سے ادھر اُدھر گھومتا تھا۔حضور نے میری اس عادت کو دیکھ کر فرمایا۔اے بچے کھانا کھاتے وقت بسم اللہ پڑھو اور اپنے دائیں ہاتھ سے کھاؤ اور اپنے آگے سے کھاؤ۔اُس وقت سے لے کر مَیں ہمیشہ حضورؐ کی اس نصیحت کے مطابق کھانا کھاتا ہوں۔(بخاری کتاب الاطعمه باب التسمية على الطعام والأكل باليمين)

اب یہ بھی بچپن ہی میں تربیت کی جائے تو تربیت ہوتی ہے۔اگر بچپن سے بسم اللہ کہنے کی عادت نہ ڈالیں تو بڑے ہو کر بھی پھر نہیں رہتی اور کھانا اپنے سامنے سے کھانا چاہئے۔ہر جگہ انگلیاں نہیں پھیرنی چاہئیں۔پس جو بچے کھانے میں اچھی چیزیں،اچھی بوٹی ڈھونڈتے پھرتے ہیں ان کو سمجھائیں کہ اس کی باری آ جائے گی۔تم اپنے آرام سے،اطمینان سے کھانا کھایا کرو۔اطمینان سے کھانا کھانے سے انسان کا ہاضمہ بھی بہتر ہوتا ہے۔جو افراتفری میں کھانا کھاتے ہیں ان کو نقصان پہنچتا ہے۔

ایک بچے کے متعلق روایت ہے۔ابورافع بن عمرو الغفاری کے چچا سے مروی ہے وہ کہتے ہیں کہ مَیں ابھی بچہ ہی تھا تو انصار کی کھجوروں پر پتھر مار مار کر پھل گرایا کرتا تھا۔آنحضرت ﷺ کا گزر اُدھر سے ہوا تو آپؐ سے عرض کیا گیا کہ یہاں ایک لڑکا ہے جو ہماری کھجوروں کو پتھر مارتا ہے اور پھل گراتا ہے۔چنانچہ مجھے آنحضرت ﷺ کی خدمت میں لایا گیا تو آپؐ نے پوچھا:"اے لڑکے تو کیوں کھجوروں کو پتھر مارتا ہے؟"۔مَیں نے عرض کیا کہ "تا کہ مَیں کھجوریں کھا سکوں"۔فرمایا"آئندہ کھجور کے درخت کو پتھر نہ مارنا،ہاں جو پھل گر جائے اسے کھا لیا کر"۔پھر آپؐ نے میرے سر پر(پیار سے) ہاتھ پھیرا اور دعا دی کہ "اَللّٰهُمَّ اَشْبِعْ بَطْنَهٗ" کہ اے اللہ اس کا پیٹ بھر دے"۔(مسند احمد بن حنبل جلد ۵ صفحہ ۳۱ مطبوعه بیروت)

تو یہ بھی آنحضرت ﷺ کی سنت تھی بغیر پتھر مارے اگر کوئی پھل نیچے گرا ہوا مل جائے تو اس کا کھانا ناجائز نہیں ہے لیکن ساتھ ہی دعا بھی دی کہ اللہ اس کا پیٹ بھر دے۔پھر ساری عمر اس نے کبھی حرص نہیں کی۔

## بچوں کو حلال اور طیب کھانے کی نصیحت کرنا

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے بخاری میں یہ روایت ہے کہ ایک دفعہ حضرت علی کے بیٹے حسن نے صدقہ کی ایک کھجور منہ میں ڈالی تو حضورؐ نے فرمایا:"چھی چھی!تم جانتے نہیں کہ ہم صدقہ نہیں کھایا کرتے"۔(بخاری کتاب الجهاد باب من تکلم بالفارسية والرطانة)

پس آنحضرت ﷺ نے ایک روایت کے مطابق اپنے نواسے کے منہ میں انگلی ڈال کر کھجور نکال لی۔

## بچوں سے پیار

حضرت ابوہریرہؓ سے مروی ہے یہ بھی بخاری ہی کی ایک حدیث ہے۔کہ آنحضرت ﷺ نے (اپنے نواسے) حسن بن علی کو چوما تو پاس بیٹھے اقرع بن حابس تمیمی نے کہا کہ میرے تو دس بچے ہیں لیکن مَیں نے کسی کو کبھی نہیں چوما۔رسول اللہ ﷺ نے اس کی طرف دیکھا اور فرمایا"جو رحم نہیں کرتا اُس پر رحم نہیں کیا جائے گا"۔(بخاری کتاب الأدب باب رحمةُ الوَلَدِ وتقبيله)

پس بچوں کو چومنا،پیار کرنا یہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کی سنت ہے۔چھوٹے بچوں کو بھی اور بڑے بچوں کو بھی آپ ہمیشہ پیار فرمایا کرتے تھے۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی ایک روایت الادب المفرد للبخاری میں ہے کہ آنحضرت ﷺ کی خدمت میں ایک شخص حاضر ہوا اس کے ساتھ اس کا ایک چھوٹا بچہ تھا۔وہ اسے اپنے ساتھ چمٹانے لگا۔اس پر نبی کریم ﷺ نے فرمایا:"کیا تو اس سے رحم کا سلوک کرتا ہے؟"۔اس پر اس نے جواب دیا جی ہاں حضور۔آنحضرت ﷺ نے فرمایا:"اللہ تجھ پر اس

باقی صفحہ نمبر ۱۲ پر ملاحظہ فرمائیں

# عظمتِ انبیاء علیہم السلام اور قرآن مجید

## (بائبل اور اس کے مفسرین کی انبیاء علیہم السلام کے احوال کے بیان میں خطرناک لغزشیں)

(ڈاکٹر مرزا سلطان احمد)

ابتدائے انسانیت سے ہی اللہ تعالیٰ کی طرف سے انبیاء مبعوث ہو کر آتے رہے ہیں۔ وہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے وحی پا کر لوگوں کو ہوشیار کرتے اور ایمان لانے والوں کو بشارات دیتے رہے۔ دنیا کے لئے خداشناسی کا ذریعہ انبیاء کی ذات اور ان کا لایا ہوا پیغام ہی ہوتا ہے۔ اللہ تعالیٰ کے رسول صرف خدا تعالیٰ کا پیغام ہی نہیں پہنچاتے بلکہ سب سے بڑھ کر اس پر عمل بھی کر کے دکھاتے ہیں۔ دنیا، اللہ تعالیٰ کے فرمان پر عمل کرنا انہیں سے سیکھتی ہے۔ انبیاء کے اخلاق باقی انسانیت کے لئے مشعل راہ ہوتے ہیں۔ سب آسمانی کتب سے بڑھ کر قرآن کریم میں انبیاء کا بلند مقام بیان کیا گیا ہے۔ آنحضرت ﷺ پر ایمان لانے کے ساتھ باقی تمام انبیاء پر ایمان لانا فرض قرار دیا گیا۔ ان میں سے کچھ کے حالات قرآن مجید میں بیان کئے گئے تاکہ وہ آئندہ آنے والی نسلوں کے لئے راہنمائی کا باعث بنیں۔ ان کی مقبول دعائیں بیان کی گئیں تاکہ لوگ دعا کرنے کا سلیقہ سیکھیں۔ ان کے حالات اور اُن کی جدوجہد مختلف پیرایوں میں بیان کی گئی تاکہ ان کا منصب اچھی طرح ذہن نشین ہو جائے۔

اس کے برعکس بائبل میں مقام نبوت کی تسلی بخش وضاحت نہیں ملتی۔ انبیاء کی بعثت کی غرض کیا ہوتی ہے؟ ان کا مقام کیا ہوتا ہے؟ اللہ تعالیٰ کا ان سے سلوک کیا ہوتا ہے؟ پوری بائبل میں ان سوالوں کا جواب نہیں ملتا۔ جب انبیاء کے واقعات بیان کئے جاتے ہیں تو وہ بے مقصد اور متضاد قصے کہانیوں کی صورت میں نظر آتے ہیں۔ ایسے بہت سے انبیاء ہیں جن کا ذکر قرآن شریف میں ہے اور بائبل میں بھی ان کا ذکر کیا گیا ہے۔ انبیاء کے متعلق جو تصور بائبل میں ملتا ہے وہ قرآن مجید سے بالکل مختلف ہے۔ بسا اوقات ایسا لگتا ہے کہ جیسے دو مختلف شخصیتوں کی بات ہو رہی ہے۔

## آدم کے تمدن کا نقشہ

قرآن مجید اور بائبل دونوں میں انبیاء کا تذکرہ حضرت آدم سے شروع ہوتا ہے۔ جب اللہ تعالیٰ کی عطا کردہ جنت میں حضرت آدمؑ اور حضرت حوّا نے رہنا شروع کیا اور ہمارے سلسلہ انسانیت کا آغاز ہوا۔ اس جنت کی تہذیب اور تمدن کے متعلق جو نظریہ قرآن کریم میں بیان ہوا ہے اور جو تصور بائبل نے پیش کیا ہے وہ بنیادی طور پر مختلف ہیں۔

اس جنت کے تمدن کے متعلق بائبل کہتی ہے کہ اس میں نہ صرف لوگ ننگے پھرتے تھے بلکہ اس پر شرماتے بھی نہیں تھے جیسا کہ پیدائش باب ۲ میں لکھا ہے:

"اور آدم اور اس کی بیوی دونوں ننگے تھے اور شرماتے نہ تھے"۔

گویا بائبل کے مطابق خدا تعالیٰ کی عطا کردہ جنت تہذیب سے اتنی عاری تھی کہ دنیا کے تمام معاشروں سے گئی گزری تھی۔ قرآن کریم اس کی تردید کرتا ہے اور بالکل برعکس نقشہ بیان کرتا ہے۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

"تیرے لئے مقدر ہے کہ نہ تُو اس میں بھوکا رہے اور نہ ننگا۔ اور یہ (بھی) کہ نہ تُو اُس میں پیاسا رہے اور نہ دھوپ میں جلے"۔

(سورۃ طٰہٰ:۱۱۹۔۱۲۰)

حضرت مصلح موعودؓ اس کی تفسیر میں فرماتے ہیں اور اس تحریر سے یہ مضمون ایک وسیع رنگ میں سامنے آتا ہے:

"یعنی اے آدم جس مقام پر ہم تم کو رکھنے لگے ہیں اس میں تمہارا فرض ہوگا کہ بھوکے نہ رہو اور ننگے نہ رہو اور پیاسے نہ رہو اور دھوپ کی تکلیف نہ اٹھاؤ۔ بعض لوگوں نے غلطی سے یہ سمجھا ہے کہ یہ آدم کی جنت کی تفصیل ہے لیکن یہ جنت کی تفصیل نہیں ہو سکتی۔ بھوکے پیاسے تو درندے بھی نہیں رہتے اور نہ وہ دھوپ میں تپتے ہیں۔ یہ امور تو اسی دنیا میں جانوروں تک کو میسر ہیں۔ پس یہ جنت کی تفصیل نہیں، آدمؑ کے تمدن کا نقشہ کھینچا گیا ہے اور پہلی انسانی سوسائٹی کو بتایا گیا ہے کہ ایک جگہ رہنے سہنے کے نتیجہ میں بعض دفعہ ایک حصہ آبادی کا اپنی خوراک مہیا نہیں کر سکتا یا لباس مہیا نہیں کر سکتا۔ پس جہاں تم کو تمدن کی برکات سے حصہ دیا جاتا ہے وہاں اس کی خرابیوں کو دُور کرنے کا خیال رکھنا بھی تمہارا فرض ہے اور آپس میں ایک دوسرے کے ساتھ تعاون کرنا اور غریبوں کی مدد کرنا تمہارے ذمہ لگایا جاتا ہے اور اگر کوئی بوڑھا ہو جائے یا غریب ہو جائے یا اور کسی طرح معذور ہو جائے تو یہ سب کا فرض ہے کہ اس کے لئے روٹی اور لباس اور پانی اور رہائش کا انتظام کریں"۔

(تفسیر کبیر جلد نمبر ۱ صفحہ ۳۰۴)

بائبل کے اس بیان پر کہ اُس جنت میں بسنے والے ننگے تھے اور شرم نہیں رکھتے تھے، تبصرہ کرتے ہوئے بائبل کے مفسرین نے یہ عجیب فلسفہ بیان کیا ہے:

"وہ شرم نہیں محسوس کرتے تھے کیونکہ وہ مقدس اور معصوم تھے۔ چونکہ گناہ کی کوئی خواہش ہی نہ تھی اس لئے شرم بھی نہیں تھی کیونکہ شرم گناہ کا پھل ہے"۔

(Commentory on Old Testamant by Churton,Flutter,Davey Genesis Chapter 2 Verse 25)

جبکہ حقیقت یہ ہے کہ شرم وحیا گناہ کے نتیجہ میں نہیں پیدا ہوتی بلکہ گناہ سے بچنے کا ایک مؤثر ذریعہ ہے۔ جہاں شرم وحیا نہیں ہوگی وہاں گناہ سے بچنے کا سوال ہی نہیں پیدا ہوتا۔ اگر یہ انوکھا فلسفہ مان لیا جائے تو یہ بھی ماننا پڑے گا کہ جو جتنا بھی شرم سے عاری ہوگا، اتنا ہی زیادہ مقدس اور معصوم ہوگا۔ جبکہ عملاً یہی دیکھا گیا ہے کہ جو جتنا گناہ پر دلیر ہوا اتنا ہی وہ بے شرم ہوتا ہے۔ عقل بائبل کے اس بیان کو رد کرتی ہے اور قرآن مجید کی بات ہی صحیح ماننی پڑتی ہے۔

اگر بائبل کے یہ مفسر پہلی صدی کے آغاز میں افریقہ کے کسی ایسے دور افتادہ مقام پر چلے جاتے جہاں لوگوں میں لباس پہننے کا رواج نہیں تھا تو کیا اس فلسفے کی رو سے ان وحشیوں کو سب سے زیادہ پاک اور مقدس تسلیم کر لیتے؟ کیا معلوم کہ یہی سمجھ بیٹھتے کہ وہ بائبل کی گم شدہ جنت میں پہنچ گئے ہیں۔

## حضرت آدمؑ کی بھول اور توبہ

جنت میں آباد ہونے کے بعد اللہ تعالیٰ کی طرف سے حضرت آدمؑ اور حضرت حوّا کو ایک درخت کے پھل سے منع کیا گیا تھا۔ حضرت آدمؑ نے اس کے پھل کو چکھ لیا اور اس کے نتیجہ میں جنت سے نکلنا پڑا۔ اس واقعہ کو قرآن کریم میں اور طرح بیان کیا گیا ہے اور بائبل نے اس کا ذکر بالکل اور رنگ میں کیا ہے۔ قرآن مجید کے مطابق حضرت آدمؑ سے ایک بھول ہوئی تھی اور آپؑ اس بارے میں کوئی پختہ ارادہ نہیں رکھتے تھے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

"اور یقیناً ہم نے قبل ازیں آدم سے بھی عہد باندھا تھا پس وہ بھول گیا۔ اور ہم نے (اسے توڑنے کا) اس کا کوئی ارادہ نہیں پایا"۔

(سورۃ طٰہٰ آیت ۱۱۶)

اور قرآن مجید کے مطابق اس بھول کے بعد حضرت آدمؑ نے اللہ تعالیٰ ہی سے دعائیہ کلمات سیکھے اور توبہ کی طرف متوجہ ہوئے۔ (سورۃ البقرہ آیت ۳۸) اور اس توبہ کے نتیجے میں اللہ تعالیٰ نے حضرت آدمؑ کو چن لیا، رحم کی نظر ڈالی اور ہدایت دی۔ (طٰہٰ آیت ۱۲۳)

لیکن بائبل میں یہ واقعہ بالکل الٹ طریق پر لکھا ہوا ہے۔ بائبل میں اس لغزش کے بعد حضرت آدمؑ کی توبہ کا ذکر نہیں ملتا اور نہ ہی یہ بیان کیا گیا ہے کہ اللہ تعالیٰ رحم سے ان کی طرف متوجہ ہوا تھا۔ پیدائش باب ۳ میں لکھا ہے:

"آدم نے کہا کہ جس عورت کو تو نے میرے ساتھ کیا ہے اس نے مجھے اس درخت کا پھل دیا اور مَیں نے کھایا۔ تب خداوند خدا نے عورت سے کہا کہ تو نے یہ کیا کیا؟ عورت نے کہا کہ سانپ نے مجھ کو بہکایا تو میں نے کھایا"۔

بائبل میں یہ ذکر تو کہیں نہیں کہ حضرت آدمؑ فوراً توبہ کی طرف متوجہ ہوئے اور اللہ تعالیٰ نے ان پر رحم کی نظر ڈالی۔ اس کے برعکس یہ لکھا ہے:

"اور آدمؑ سے اُس نے کہا چونکہ تو نے اپنی بیوی کی بات مانی اور اُس درخت کا پھل کھایا جس کی بابت مَیں نے تجھے حکم دیا تھا کہ اسے نہ کھانا۔ اس لئے زمین تیرے سبب سے لعنتی ہوئی"۔

(پیدائش باب ۳)

اس بنیادی نقص کی وجہ سے اس واقعہ کا تذکرہ کرتے ہوئے بائبل کے مفسرین نے ٹھوکر پر ٹھوکر کھائی ہے۔ چنانچہ ای۔ جی۔ وہائٹ (E.G. White) اپنی کتاب Patriarchs and Prophets میں لکھتے ہیں:

"تب ان کی آنکھیں کھلیں اور وہ اپنے گناہ کی حقیقت کو دیکھنے لگے۔ لیکن اس نے اُن کو توبہ کی طرف مائل نہیں کیا۔ وہ ایک دوسرے کو الزام دینے لگے اور خدا پر شکوہ کرنے لگے ............

(حضرت) آدمؑ نہ اپنے گناہ سے انکار کر سکتے تھے اور نہ ہی اس کی کوئی توجیہ پیش کر سکتے تھے۔ پشیمانی ظاہر کرنے کے بعد انہوں نے اپنی بیوی کو اور اسی طرح خدا کو یہ کہہ کر الزام دیا کہ جس عورت کو تو نے مجھے میرا ساتھ دینے کے لئے دیا تھا اس نے مجھے اُس درخت کا پھل دیا اور مَیں نے کھایا"۔

(Patriarchs and Prophets by E.G.White page 45-46)

اگر اللہ تعالیٰ کا ایک برگزیدہ نبی جسے خود بائبل کے بیان کے مطابق خدا تعالیٰ کی شبیہ پر بنایا گیا اسے اللہ تعالیٰ کی طرف جھکنے کی توفیق نہیں مل سکی تو باقی انسانیت سے کیا اُمید ہو سکتی ہے۔ لیکن قرآن مجید بائبل کے اس بیان کی تردید کرتا ہے اور حضرت آدمؑ کا پاکیزہ کردار پیش کرتا ہے۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:

"اگر کوئی حضرت آدمؑ کی بھول کا ہی گلہ کرتا رہے تو اس سے اُس کا ایمان ضائع ہو جاتا ہے"۔

(ملفوظات جلد ۳ صفحہ ۱۳۲)

## حضرت نوح علیہ السلام کا بلند مقام

اللہ تعالیٰ کے منتخب وجودوں کے متعلق توہین آمیز خیالات اس جن کی مانند ہیں جو ایک دفعہ بوتل سے باہر آجائے تو واپس مشکل ہی سے جاتا ہے۔ حضرت آدمؑ کے ذکر کے بعد بھی بائبل اس قسم کے خیالات سے بھری پڑی ہے۔ اوّل تو انبیاء کا بلند مقام صحیح طور پر بیان ہی نہیں کیا جاتا۔ ایک مذہبی کتاب کا سب سے پہلا کام تو یہی ہو سکتا ہے کہ وہ انبیاء کی روحانی تعلیمات بیان کرے، ان کی تبلیغی کاوشوں کا ذکر کرے۔ یہ بتائے کہ کس طرح اس زمانے کے لوگ غلط عقائد اور اعمال میں مبتلا تھے۔ کس طرح انبیاء نے اللہ تعالیٰ سے حکم پا کر اُن کی اصلاح فرمائی، ان انبیاء نے کس طرح مختلف

حالات میں اللہ تعالیٰ کے حضور دعائیں کیں۔ان باتوں کا ذکر بائبل میں نہ ہونے کے برابر ہے۔ان کی طرف ایسی باتیں منسوب کی جاتی ہیں جو کسی طور پر بھی انبیاء کے شایانِ شان نہیں ہو سکتیں اور جن کو ماننے سے مذہب اور خدا شناسی کی بنیاد پر زد پڑتی ہے۔

حضرت نوحؑ کے واقعات بیان کرتے ہوئے بائبل میں صرف یہ لکھا ہے کہ زمین بدی سے بھر گئی تھی۔(پیدائش باب ۶) لیکن یہ تفاصیل کہیں نہیں لکھیں کہ معیّن طور پر وہ کیا غلط عقائد یا اعمال تھے جن میں اُس دور کے لوگ مبتلا تھے۔نہ ہی یہ ذکر ہے کہ حضرت نوحؑ نے کس طرح ان کو تبلیغ کی بلکہ یہ بھی ذکر نہیں کہ ان کی تباہی سے قبل حضرت نوحؑ نے ان کو تبلیغ یا انذار بھی کیا تھا کہ نہیں۔اور نہ ہی حضرت نوحؑ کی دعائیں بیان کی گئی ہیں۔ایک مذہبی کتاب کے لئے تو یہ باتیں ہی اہم ہو سکتی تھیں لیکن ان سب کو نظر انداز کر کے نسبتاً غیر متعلق اور غیر اہم امور بہت تفصیل سے بیان کئے گئے ہیں۔مثلاً جو کشتی بنائی گئی تھی وہ کتنے ہاتھ لمبی، کتنے ہاتھ چوڑی اور کتنے ہاتھ اونچی تھی۔وہ کس لکڑی کی بنی ہوئی تھی اور اس کے اوپر کیا لگایا گیا تھا۔یا پھر پانی کتنے دن چڑھتا اور کتنے دن اترتا رہا تھا۔اور یہ دیکھنے کے لئے کہ پانی اترا ہے کہ نہیں پہلے کوّے اور دوسری اور تیسری مرتبہ کبوتری کو کشتی سے اڑایا گیا تھا۔

اس کے برعکس قرآن مجید کا بیان بالکل علیحدہ طرز اور شان لئے ہوئے ہے۔قرآن مجید بیان کرتا ہے کہ حضرت نوحؑ کی قوم مشرکانہ عقائد میں مبتلا تھی۔اُن کے بتوں کے نام وَدّ، سُواع، یغُوث، یعُوق اور نَسر تھے۔(سورۃ نوح آیت ۲۴)۔حضرت نوح نے ان کو خدائے واحد کی پرستش کی طرف بلایا اور بدانجام سے ڈرایا (سورۃ الاعراف آیت ۶۰، سورۃ ھود آیت ۲۷) لیکن ان کی قوم نے اُن کے پیغام کو جھٹلا دیا اور اس تکذیب میں قوم کے لیڈر پیش پیش تھے۔انہوں نے حضرت نوحؑ کے متبعین کو حقیر جانا اور اپنے آباء کے عقائد سے چمٹے رہے۔(سورۃ ھود آیت ۲۸، سورۃ یونس آیت ۷۴، سورۃ قمر آیت ۱۰)۔حضرت نوحؑ نے قوم کو دن رات تبلیغ کی۔یہ تبلیغ اعلانیہ بھی کی گئی تھی اور پوشیدہ بھی۔توبہ کرنے کی صورت میں قوم کو اللہ تعالیٰ کی طرف سے ملنے والے انعامات کا وعدہ دیا گیا۔ہستی باری تعالیٰ کے متعلق عقلی دلائل پیش کئے گئے مگر قوم کا انکار اور تکبّر بڑھتا گیا (سورۃ نوح آیت ۲ تا ۲۴)۔قوم نے مطالبہ کیا کہ تو جس عذاب سے ڈراتا ہے اسے لے آ (سورۃ ھود آیت ۳۳) تب حضرت نوحؑ نے اللہ تعالیٰ سے عذاب کی دعا کی کیونکہ اس قوم میں اب صرف نافرمانی میں بڑھنے کی صلاحیت ہی رہ گئی تھی (سورۃ نوح آیت ۲۷۔۲۸)۔پھر اللہ تعالیٰ کے حکم کے ماتحت حضرت نوحؑ نے کشتی بنانی شروع کی اور طوفان کے آنے تک اُن کی قوم تمسخر ہی کرتی رہی (سورۃ ھود آیت ۳۸۔۳۹)۔اس طرح قرآن مجید وہ تفاصیل بیان کر رہا ہے جن کا تعلق عقائد، تبلیغ اور دعاؤں کے مضامین سے ہے اور بائبل کی اکثر تفاصیل غیر اہم ہیں اور ان سے کوئی روحانی فائدہ نہیں حاصل کیا جا سکتا۔

سورۃ ھود میں حضرت نوحؑ کے ذکر پر تبصرہ کرتے ہوئے مشہور مستشرق وہیری (Wherry) تحریر کرتے ہیں:

"تمام عبارت بائبل سے صریحاً تضاد رکھتی ہے حالانکہ قرآن بائبل کی تصدیق کرنے کا اعلان کرتا ہے"۔

(Commentry on the Quran by Rev.Wherry vol 2 page 353)

وہیری صاحب خواہ مخواہ غصے میں آ گئے۔قرآن مجید میں یہ کہیں نہیں لکھا کہ بائبل کی ہر بات سچ ہے اور آنکھیں بند کر کے مان لینی چاہئے۔قرآن کریم تو صاف اعلان کرتا ہے کہ یہود پر عہد توڑنے کے سبب لعنت کی گئی تھی جس کے نتیجے میں ان کے دل سخت ہو گئے تھے اور وہ الفاظ کو ان کی جگہوں سے ادل بدل دیتے ہیں (سورۃ المائدہ:۱۴)۔اور ان میں سے ایک گروہ ایسا ہے جو خدا کا کلام سننے اور سمجھنے کے بعد اسے بگاڑ دیتا ہے (سورۃ البقرہ :۷۵)۔یہود کے ذکر میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ ان میں سے کچھ لوگ اپنے ہاتھ سے لکھتے ہیں اور پھر کہتے ہیں کہ یہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہے (البقرہ:۸۰)۔قرآن کریم کتنی ہی صدیوں سے یہ اعلان کر رہا ہے کہ بائبل محرف و مبدل ہے لیکن وہیری صاحب کو اس کی اطلاع نہ پہنچی۔

طوفان کے بعد کے حالات بیان کرتے ہوئے بائبل کی کتاب پیدائش باب ۹ میں حضرت نوحؑ کے متعلق جو واقعہ بیان کیا گیا ہے وہ کسی طرح بھی اللہ تعالیٰ کے ایک برگزیدہ نبی کی شایانِ شان نہیں ہو سکتا۔اس میں یہ بھی لکھا ہے کہ انہوں نے اپنے پوتے کنعان کو اس کے باپ کی غلطی کی وجہ سے بددعا دی اور ملعون ٹھہرایا اور یہ بددعا دی کہ وہ غلام بنے۔اگر اس کے باپ کی غلطی تھی تو بھی کنعان کا اس سے کوئی تعلق نہ تھا۔پھر اسے اس قسم کی بددعا دینا ناقابلِ فہم ہے۔انبیاء تو دنیا میں سب سے زیادہ رحم سے بھرا ہوا دل رکھتے ہیں۔وہ تو دشمنوں کے لئے بھی اس وقت تک بددعا نہیں کرتے جب تک ان کی اصلاح کے سب راستے بند نہ نظر آنے لگیں اور پھر اپنی اولاد کے لئے تو ایک عام انسان بھی نرم گوشہ رکھتا ہے۔بائبل کا یہ الزام کہ حضرت نوحؑ نے بلاوجہ اپنی اولاد کو بددعا دینی شروع کر دی سمجھ سے باہر ہے۔

لیکن قرآن مجید حضرت نوحؑ کی شخصیت کا اس کے برعکس نقشہ پیش کرتا ہے۔قرآن مجید بیان کرتا ہے کہ حضرت نوحؑ طوفان کی قیامت خیزی میں بھی اپنے اس بیٹے کو بچانے کی کوشش کرتے رہے جو ان کی نافرمانی پر مُصر تھا۔حضرت نوحؑ اسے پیار سے سمجھاتے رہے حتیٰ کہ ایک موج ان کے درمیان حائل ہو گئی۔اس کے بعد بھی حضرت نوحؑ اس کے لئے اُس وقت تک دعا کرتے رہے جب تک اللہ تعالیٰ کی طرف سے روک نہیں دیا گیا (سورۃ ھود آیت ۴۳ تا ۴۸)۔اس طرح بائبل نے حضرت نوحؑ کی شخصیت پر جو الزام لگایا تھا قرآن کریم اسے صاف کر کے ان کی عظمتِ کردار دنیا کو دکھاتا ہے۔

## حضرت ابراہیمؑ صدیق نبی

حضرت ابراہیمؑ کا ذکر کرتے ہوئے قرآن مجید اور بائبل کے بیان اور ان کی ترجیحات میں فرق واضح ہو کر سامنے آ جاتا ہے۔قرآن کریم بیان کرتا ہے کہ حضرت ابراہیمؑ کی قوم بت پرست تھی۔حضرت ابراہیمؑ نے بت پرستی کے خلاف عقلی دلائل دے کر انہیں اللہ تعالیٰ کی عبادت کی طرف بلایا (سورۃ الانبیاء:۵۸ تا ۶۱، سورۃ الصّٰفّٰت:۸۷ تا ۹۴)۔وہ لوگ سورج، چاند اور ستاروں کی عبادت کرتے تھے اور حضرت ابراہیمؑ نے ان کے غروب ہونے کو ان کے معبود ہونے کے خلاف دلیل کے طور پر پیش فرمایا۔قوم نے اور اُن کے بادشاہ نے ان سے دلائل میں جیتنا چاہا مگر لاجواب ہو کر رہ گئے (سورۃ الانعام :۷۶ تا ۸۲، سورۃ البقرہ :۲۵۹)۔اس کے بعد قوم کا غصہ آپ پر بھڑک اٹھا اور انہوں نے آپ کو زندہ جلانے کی کوشش کی لیکن اللہ تعالیٰ نے اعجازی طور پر آپ کو بچا لیا۔(سورۃ الانبیاء:۶۹، سورۃ الصّٰفّٰت:۹۴)

اگر بائبل کا جائزہ لیں تو پیدائش کے باب ۱۱ سے باب ۲۵ تک حضرت ابراہیمؑ کے واقعات درج ہیں۔صفحات کے صفحات عجیب و غریب واقعات سے بھرے پڑے ہیں لیکن یہ ذکر ہی نہیں کہ جس قوم کی طرف حضرت ابراہیمؑ مبعوث ہوئے تھے ان کے عقائد کیا تھے؟ حضرت ابراہیمؑ نے کس طرح ان کو تبلیغ کی اور اُن کی اصلاح کے لئے کس طرح کوششیں فرمائیں۔ان سوالات کے جواب میں بائبل خاموش اور گم سُم کھڑی ہے۔لیکن جہاں تک انبیاء کی پاکیزہ ذات پر الزامات لگانے کا تعلق ہے اس کا سلسلہ بدستور جاری ہے۔

بائبل کے مطابق مصر کے سفر کے دوران حضرت ابراہیمؑ نے اپنی بیوی کے متعلق فرمایا کہ میری بہن ہے اور ایسا بھی اپنی جان کے خوف سے کیا (پیدائش باب ۱۲)۔اور بائبل اس ظلم کو یہاں پر ہی بس نہیں کرتی بلکہ بیان کرتی ہے کہ ایسا ہی واقعہ جرار کے بادشاہ ابی ملک کی سلطنت میں بھی دہرایا گیا۔اور یہ کہتے ہوئے یہ بھی پرواہ نہیں کی کہ ان کی اہلیہ پر کیا حالات آ سکتے ہیں۔اللہ تعالیٰ کے ایک جلیل القدر نبی کے متعلق یہ خیال تو بڑی گستاخی ہے، ایک عام شخص بھی اس قسم کا جھوٹ نہیں بول سکتا۔اور انبیاء تو دنیا میں سب سے زیادہ سچے اور غیرت مند وجود ہوتے ہیں اور باقی دنیا ان سے سچائی اور غیرت کا سلیقہ سیکھتی ہے۔اگر اس طرح ان کی صداقت پر اٹھائے گئے شبہات تسلیم کر لئے جائیں تو ان کے لائے ہوئے پیغامات پر کون ایمان لائے گا۔

بائبل کے اس بیان کو بنیاد بنا کر بہت سے عیسائی مصنفین نے حضرت ابراہیمؑ کی شان میں گستاخی کی ہے۔چنانچہ ای۔جی۔وہائٹ لکھتے ہیں:

"مصر میں اپنے قیام کے دوران (حضرت) ابراہیمؑ نے اس بات کا ثبوت دیا کہ وہ انسانی کمزوری اور عیوب سے پاک نہیں تھے۔یہ بات کہہ کر کہ سارہ ان کی بہن ہے وہ خدا کی ذات پر بھروسے کی کمی ظاہر کرتے ہیں"۔ (Patriarchs and Prophets p. 116)

گویا آج کے پادریوں اور عیسائی مصنفین کو تو اس بات کی خبر ہو گئی کہ خدا تعالیٰ کی ذات پر بھروسہ کس چیز کو کہتے ہیں لیکن اللہ تعالیٰ کے ایک جلیل القدر نبی کو توکل حاصل نہیں تھا باوجود اسکے کہ وہ کتنی ہی مرتبہ اللہ تعالیٰ سے وحی حاصل کر چکے تھے۔انسانی عقل ہی اس بات کو رد کر دیتی ہے۔

قرآن کریم بائبل کے اس الزام کی تردید کرتا ہے۔قرآن کریم حضرت ابراہیمؑ کو ایک صدیق نبی قرار دیتا ہے (مریم آیت ۴۲)۔لفظ صدیق کا مطلب ہے بہت سچ بولنے والا جس نے کبھی جھوٹ نہ بولا ہو۔بعض کے نزدیک صدیق وہ ہے جو سچ کا اس قدر خوگر ہو کہ اس سے جھوٹ بن ہی نہ آتا ہو (مفردات امام راغب) جس کو اللہ تعالیٰ صدیق ٹھہرائے اس پر جھوٹ کے لگے ہوئے الزامات خود بخود دور ہو جاتے ہیں۔لیکن حیرت کی بات ہے کہ بائبل کے مفسرین یہ نقص محسوس کرنے کی بجائے بعض دفعہ اسے فخر سے پیش کرتے ہیں کہ دیکھو بائبل نیک لوگوں کی کمزوریاں چھپاتی نہیں بلکہ کھلم کھلا بیان کر دیتی ہے۔

(Commentary on the Old Testament by Churton,Flutter,Davy . Genesis 13/12)

انہیں یہ نظر نہیں آتا کہ اگر انبیاء کے متعلق یہ بے سر و پا الزامات قبول کر لئے جائیں تو مذہب کی بنیاد ہی ختم ہو جاتی ہے۔مشہور مزاح نگار ابن انشاء نے ایک سیاسی لیڈر کے متعلق لکھا تھا کہ وہ صبح صبح الٹے کھڑے ہو کر ورزشیں کرتے تھے اس لئے رفتہ رفتہ ہر معاملے کو الٹا ہی دیکھنے لگے تھے۔بائبل میں تحریف کرنے والوں اور پھر اس تحریف کے مفسرین کا بھی یہی حال ہے۔ہر بات کو الٹا ہی سمجھتے ہیں۔

(باقی آئندہ شمارہ میں انشاء اللہ)

### خصوصی درخواست دعا

احباب جماعت سے پاکستان میں جملہ اسیرانِ راہِ مولا کی جلد از جلد باعزت رہائی نیز مختلف مقدمات میں ملوث افراد جماعت کی باعزت بریت کے لئے دردمندانہ درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل و کرم سے ان بھائیوں کو اپنی حفظ و امان میں رکھے اور ہر شر سے بچائے۔اللھم انا نجعلك فی نحورھم ونعوذبك من شرورھم۔


TOWNHEAD PHARMACY

*FOR ALL YOUR*

*PHARMAECUTICALSNEEDS*

☆......☆......☆

31 Townhead Kirkintilloch

Glasgow G66 1NG

Tel: 0141-211-8257

Fax: 0141-211-8258

# خطبہ جمعہ

## صفت مالکیت اپنے فیضان کے لئے ایک فقیرانہ تضرّع اور الحاح کو چاہتی ہے

## خدا تعالیٰ کی صفات کا علم جتنا بڑھتا چلا جائے گا اتنا ہی انسان اس کے حضور جھکتا چلا جائے گا

خطبہ جمعہ ارشاد فرمودہ سیدنا امیر المومنین حضرت مرزا طاہر احمد خلیفة المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز - فرمودہ ۱۰؍اگست ۲۰۰۱ء بمطابق ۱۰؍ظہور ۱۳۸۰ھ ہجری شمسی بمقام مسجد فضل لندن (برطانیہ)

(خطبہ جمعہ کا یہ متن ادارہ الفضل اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے)

أشهد أن لا إله إلا الله وحده لا شريك له وأشهد أن محمداً عبده و رسوله-

أما بعد فأعوذ بالله من الشيطان الرجيم- بسم الله الرحمٰن الرحيم -

الحمدلله رب العٰلمين - الرحمٰن الرحيم - مٰلك يوم الدين - إياك نعبد و إياك نستعين -

اهدنا الصراط المستقيم - صراط الذين أنعمت عليهم غير المغضوب عليهم ولا الضالين-

یہ جو آج کا خطبہ ہے اس کا تعلق خدا تعالیٰ کی صفات مَلِكٌ، مَالِكٌ، مَالِكَ الْمُلْكِ اور مَلَكُوْت سے ہے۔ پیشتر اس کے کہ اس کے متعلق مَیں خطبہ شروع کروں میں یہ بتا دینا چاہتا ہوں کہ گزشتہ خطبہ کے بعد جب ڈاکٹر شکیل صاحب سے میری ملاقات ہوئی تو انہوں نے سوال کیا کہ یہ جو صفات کا مضمون ہے، ہے تو بہت اعلیٰ درجہ کا مگر اکثر لوگوں کے سر کے اوپر سے گزر جاتا ہے اور تعجب سے پوچھا کہ آپ کے ساتھیوں کو پتہ چل جاتا ہے؟۔ مَیں نے کہا میرے ساتھی ماشاء اللہ بہت ذہین ہیں اور صاحبِ علم اور قرآن ہیں ان کو لازماً سمجھ آجاتی ہے مگر اگر آپ کا خیال ہے کہ دوستوں کے سر کے اوپر سے گزر جاتا ہے تو کچھ سمجھنے والے بھی ہونگے، کچھ نہ سمجھنے والے بھی۔ کوشش مَیں کرتا ہوں کہ ذرا تفصیل کے ساتھ مضمون کو سمجھاؤں۔ لیکن ان کی اس وارننگ کے بعد مَیں سمجھتا ہوں کہ کوشش کر کے مجھے اس مضمون کو چھوٹا کرنا پڑے گا۔ خصوصاً حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے لمبے اقتباسات لوگوں کی سمجھ سے بالا ہوتے ہیں کیونکہ آپؑ کی زبان بہت عالمانہ ہے اور اس کی تفصیل میں پھر بہت وقت لگ جاتا ہے۔ اس خیال سے مَیں نے آج اقتباسات چھوٹے کر لئے ہیں۔ خطبہ بھی کچھ چھوٹا ہو جائے گا تو کوئی حرج نہیں۔ مگر جو مقصد ہے وہ فوت نہ ہو یعنی اس حد تک مَیں سمجھاؤں جس حد تک دوستوں کی سمجھ میں بات آسکے۔

مَالِك ،مَلِك وغیرہ کے متعلق حضرت امام راغب رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: ''وہ ذات جو پبلک میں امر و نہی پر تصرف رکھتی ہے''۔ اسی لئے یہ انسانی سیاست سے مختص ہے اور اسی لئے مَلِكُ النَّاس تو کہا جاتا ہے مَلِكُ الْاَشْيَاء نہیں کہا جاتا''۔ یعنی اللہ تعالیٰ لوگوں کا ملک ہے ملک الناس۔ لیکن مَلِكُ الْاَشْيَاء خدا تعالیٰ کو نہیں کہتے حالانکہ اشیاء کا بھی مالک ہے۔ تو یہ بہت باریک نکتہ حضرت امام راغب رحمۃ اللہ علیہ نے اٹھایا ہے۔ مٰلِكِ يَوْمِ الدِّيْن سے مراد جزا سزا کا بادشاہ ہے جیسا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے ﴿لِمَنِ الْمُلْكُ الْيَوْمَ لِلّٰهِ الْوَاحِدِ الْقَهَّارِ﴾ جیسا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ کس کا ملک ہے آج کے دن، اللہ ہی کا ہے جو واحد ہے اور قہار ہے۔

تو ﴿مٰلِكِ يَوْمِ الدِّيْن﴾ کے متعلق یہ سمجھنا چاہئے۔ جزا سزا کے دو حصے ہیں ایک تو اس دنیا میں بھی مٰلِكِ يَوْمِ الدِّيْن جزا سزا دیتا ہے، لوگ سمجھیں یا نہ سمجھیں بہر حال ان کا روزانہ ایک جزا سزا کا دن آتا چلا جاتا ہے۔ جو بد اعمال ہیں ان کو بد اعمالی کی سزا اس دنیا میں بھی ملتی ہے۔ جو نیک اعمال ہیں اس دنیا میں بھی وہ اس کی جزا پاتے ہیں اور آخرت میں بھی تو پھر بہت زیادہ جزا پائیں گے۔

اس سلسلہ میں حضرت ابو سلمہؓ کی ایک روایت بیان کرتا ہوں ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ مَیں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ اللہ زمین کو سکیڑ دے گا اور آسمانوں کو اپنے دائیں ہاتھ سے لپیٹ لے گا اور فرمائے گا اَنَا الْمَلِكُ کہ مَیں بادشاہ ہوں، کہاں ہیں زمینی بادشاہ؟۔

(بخاری۔ کتاب التوحید)

اب یہ جو آیت ہے قرآن کریم کی جس میں یہ مضمون بیان ہوا ہے اس سے بہت سی باتیں گہری حکمت کی نکلتی ہیں۔ خصوصاً یہ کہ اللہ تعالیٰ کے دائیں ہاتھ سے لپیٹنے سے کیا مراد ہے۔ خدا تعالیٰ کا تو کوئی ہاتھ ایسے نہیں ہے۔ دایاں ہاتھ یدِ قدرت کو کہتے ہیں۔ تو جس کائنات کو اللہ تعالیٰ نے اپنے یدِ قدرت سے پیدا کیا تھا ایک وقت ایسا آئے گا کہ ساری کائنات کی صف لپیٹی جائے گی۔ اور یہ مضمون جو ہے وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم پر از خود روشن ہو ہی نہیں سکتا تھا، وہ زمانہ ہی بالکل اور، مختلف زمانہ تھا۔ اس میں کائنات کا ایک صف میں لپیٹے جانے کا تصور کوئی موجود نہیں تھا۔ اور پھر ﴿كَمَا بَدَاْنَا اَوَّلَ خَلْقٍ نُّعِيْدُهٗ﴾ جس طرح ہم نے اس کائنات کو پہلی دفعہ پیدا کیا تھا اسی طرح ہم اس کو دہرائیں گے بھی۔ گویا ایک مسلسل مضمون ہے جو کائنات کے ایک دفعہ شروع ہونے کے بعد پھر دوسری دفعہ اس فعل کو دہراتا ہے، ایک دفعہ اس کی صف لپیٹی جاتی ہے پھر وہ صف کھولی جاتی ہے تو یہ ازل اور ابد کا مضمون ہے اور موجودہ زمانہ کے سائنس دان سو فیصدی اس بات کو تسلیم کرتے ہیں کہ ایک وقت میں کائنات کی صف لپیٹی جاتی ہے اور پھر دوبارہ کھولی جاتی ہے اور یہ لامتناہی سلسلہ ہے۔ تو اس لئے حضرت ابو سلمہ کی جو روایت ہے کہ زمین کو سکیڑ دے گا اور آسمانوں کو اپنے دائیں ہاتھ سے لپیٹ دے گا اور فرمائے گا اَنَا الْمَلِكُ کہ بادشاہ تو مَیں ہوں کہاں ہیں زمینی بادشاہ۔

حضرت عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ یہود کے علماء میں سے ایک شخص آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کے پاس پہنچا اور عرض کی کہ ہم (اپنی کتب وغیرہ میں) یہ ذکر پاتے ہیں''۔ اب یہ ساری باتیں یہود کی جاہلانہ باتیں ہیں جو اپنی کتابوں میں پڑھتے تھے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کے سامنے اس نے بیان کیا۔ کیا ہے؟ اللہ آسمانوں کو ایک انگلی پر رکھ لے گا اور زمینوں کو ایک انگلی پر اور درختوں کو ایک انگلی پر اور پانی اور مٹی کو ایک انگلی پر رکھ لے گا اور دیگر تمام مخلوقات کو ایک انگلی پر۔ اور پھر فرمائے گا اَنَا الْمَلِكُ ، اَنَا الْمَلِكُ کہ مَیں بادشاہ ہوں! مَیں بادشاہ ہوں۔

راوی بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم اس یہودی عالم کی اس بات پر تعجب کے رنگ میں ہنس پڑے یہاں تک کہ آپؐ کے پچھلے دانت مبارک نظر آنے لگے۔ پھر آپؐ نے قرآن کریم کی آیت ﴿وَمَا قَدَرُوا اللّٰهَ حَقَّ قَدْرِهٖ ............﴾ کی تلاوت فرمائی کہ ان گدھوں کو اللہ تعالیٰ کی عظیم الشان قدر نہیں ہوئی۔ کس شان کا ہے ان کو کوئی علم نہیں۔ ظاہری جاہلوں والی باتیں، انگلیوں پر رکھنے والی باتیں کرتے ہیں۔ (بخاری۔ کتاب التوحید)

ایک اور حدیث ہے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہی کی، یعنی کسی راوی نے یہ روایت کی ہے کہ حضرت ابو ہریرہ نے ہم سے کئی احادیث بیان کیں جن میں سے ایک یہ تھی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ قیامت کے روز اللہ تعالیٰ کے نزدیک وہ شخص سب سے زیادہ خبیث اور سب سے زیادہ غصہ دلانے والا ہوگا جو خود کو مَلِكُ الْاَمْلَاك کہتا ہے یعنی بادشاہوں کا بادشاہ، Emperor آج کل کے زمانہ میں کہا جاتا ہے اس کو جو بادشاہوں کا بادشاہ ہو۔ تو یہ ان کی بادشاہت کیا چیز ہے؟ کچھ بھی نہیں، آنی فانی چیز ہے اللہ کے علاوہ حقیقت میں کوئی مالک اور کوئی بادشاہ نہیں۔

ایک حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما (حضرت عمر بھی اور ابن عمر بھی دونوں صحابی تھے) اُن سے روایت ہے کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا ''كُلُّكُمْ رَاعٍ وَ كُلُّكُمْ مَسْئُوْلٌ عَنْ رَعِيَّتِهٖ اَلْاَمِيْرُ رَاعٍ وَالرَّجُلُ رَاعٍ عَلٰى اَهْلِ بَيْتِهٖ وَالْمَرْاَةُ رَاعِيَةٌ عَلٰى بَيْتِ زَوْجِهَا وَوَلَدِهٖ وَكُلُّكُمْ مَسْئُوْلٌ عَنْ رَعِيَّتِهٖ''۔ (بخاری کتاب النکاح)۔ حضرت ابن عمر رضی اللہ بیان فرماتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا تم میں سے ہر ایک نگران ہے جس سے اپنی رعایا کے بارہ میں پوچھا جائے گا۔

اب اس حدیث کا یہاں اس مضمون سے کیا تعلق ہے؟ بادشاہ کو تو کوئی پوچھا نہیں کرتا اس لئے جو بادشاہ کی رعایا ہو وہ ضرور بادشاہ کو جوابدہ ہوتی ہے۔ جو ملکیت اس کے سپرد کی جائے اس کے متعلق اس سے پوچھا جاتا ہے۔ امیر نگران ہے اور اپنے گھر والوں کا بھی نگران ہے اور آدمی اپنے گھر والوں کا بھی نگران ہے۔ امیر جو مقرر ہوتے ہیں وہ بھی نگران ہیں، اپنی طرف سے کوئی حکم جاری نہیں کر سکتے۔ وہ حکم وہی ہیں جو قرآن کریم میں نازل ہو چکے ہیں اور وہ حکم ہے جو اوپر سے ان کو قرآن کی تشریح میں ہی ملتے ہیں ورنہ اپنی ذات میں کوئی امیر مالک نہیں ہے۔ تو وہ بھی پوچھا جاتا ہے۔ اگر کوئی غلط بات کہے تو اس کی شکایت کی جاتی ہے، اس کی جواب طلبی ہوتی ہے۔

اور آدمی اپنے گھر والوں کا نگران ہے، اپنی بیوی کا بھی اور بچوں کا بھی، عورت بھی اپنے خاوند کے گھر کی اور اس کی نگران ہے۔ 'خاوند کے گھر کی اور اس کی نگران ہے'۔ خاوند کی نگران ان معنوں میں تو نہیں کہ خاوند کی نگہبانی کرتی ہے بلکہ خاوند کی سب باتوں کو غور سے دیکھتی ہے اور سمجھ رہی ہوتی ہے کہ اصل میں خاوند کس قسم کا انسان ہے۔ پھر اس کے گھر کی نگہبانی کرتی ہے۔ پس تم میں سے ہر ایک نگران ہے اور ہر ایک سے اس کی رعایا کے متعلق پوچھا جائے گا کہ اس نے اپنی ذمہ داری کو کس طرح ادا کیا۔

﴿بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ. اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ. الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ. مٰلِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ﴾ سادہ ترجمہ ہے۔ اللہ کے نام کے ساتھ جو بے انتہا رحم کرنے والا، بن مانگے دینے والا اور بار بار رحم کرنے والا ہے۔ تمام حمد اللہ ہی کے لئے ہے جو تمام جہانوں کا رب ہے، بے انتہا رحم کرنے والا، بن مانگے دینے والا اور بار بار رحم کرنے والا ہے، جزا سزا کے دن کا مالک ہے۔ اس کے متعلق کچھ تشریح تو میں کر چکا ہوں جزا سزا کے دن کا مالک صرف قیامت کے دن نہیں ہوگا اس دن تو کلی مالک ہوگا اور اس دنیا میں بھی مالک ہوگا۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام مَالِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ کے تابع آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کا ذکر کرتے ہیں کہ کس طرح رسول اللہ بھی اس دنیا میں خدا کی صفت مالکیت کے مظہر تھے۔ فرماتے ہیں:

"قرآن شریف میں اس کا نام مَالِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ بھی ہے۔ ہو سکتا ہے کہ انسان خوش حال ہو، مگر ممکن ہے کہ پرند، چرند اس سے بھی زیادہ خوش حال ہوں"۔ اب چرند پرندوں کا حال تو ہمیں معلوم نہیں ہوتا لیکن وہ بھی اپنی خوشیوں اور مستیوں میں پھرتے ہیں اور کائنات کا لطف اٹھا رہے ہوتے ہیں تو انسان اپنے آپ کو خوشحال سمجھتا ہے مگر پرندے اور چرندے اس سے بھی زیادہ خوشحال ہو سکتے ہیں۔

فرماتے ہیں: "یہ دنیا ایک عالم امتحان ہے، اس کے حل کرنے کے واسطے دوسرا عالم ہے۔ اس دنیا میں جو تکالیف رکھی ہیں اس کا وعدہ ہے کہ آئندہ عالم میں خوشی دے گا۔ اگر اب بھی کوئی کہے کہ کیوں ایسا کیا اور ایسا نہ کیا؟ اس کا جواب ہے کہ وہ تحکم اور مالکیت بھی تو رکھتا ہے۔ اُس نے جیسا چاہا، کیا۔ کسی کو اس کے کام پر اعتراض کی گنجائش اور حق نہیں"۔ (الحکم ۳۰/مئی ۱۹۰۸ء صفحہ ۱)

پھر فرماتے ہیں:

"(انسان) گناہ سے تو جلالی رنگ اور ہیبت ہی سے بچ سکتا ہے جب یہ علم ہو کہ اللہ تعالیٰ اس گناہ کی سزا میں شدید العذاب ہے اور مَالِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ ہے تو انسان پر ایک ہیبت سی طاری ہو جائے گی جو اس کو گناہ سے بچا لے گی"۔ (الحکم ۱۰/دسمبر ۱۹۰۱ء صفحہ ۱)

پھر فرمایا: "مالکیت یوم الدین ایک اپنے فیضان کے لئے فقیرانہ تضرع اور الحاح کو چاہتی ہے"۔

اب جس کے متعلق یہ پتہ ہو کہ مَالِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ ہے، ظاہر بات ہے کہ اس کے حضور ایک فقیرانہ تضرع اور الحاح کی کیفیت پیدا ہو جاتی ہے "جو گداؤں کی طرح حضرت احدیت کے آستانہ پر گرتے ہیں اور فیض پانے کے لئے دامن اخلاص پھیلاتے ہیں اور سچ مچ اپنے تئیں تہی دست پاکر خدا تعالیٰ کی مالکیت پر ایمان لاتے ہیں"۔

اب یہاں وہ بات جو میں نے پہلے بیان کی تھی اب حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا وہ اقتباس آپ کے سامنے رکھتا ہوں۔ فرمایا: "آپ (یعنی آنحضرت ﷺ) مَالِكِ يَوْمِ الدِّيْن کے مظہر بھی ہیں اس کی کامل تجلی فتح مکہ کے دن ہوئی۔ ایسا کامل ظہور اللہ تعالیٰ کی ان صفات اربعہ کا جو ام الصفات ہیں اور کسی نبی کے زمانہ میں نہیں ہوا"۔ تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم اس وقت مَالِكِ يَوْمِ الدِّيْن کی تجلی کے ساتھ جلوہ افروز ہوئے۔

پھر ایک اور اقتباس میں حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:

"مَالِكِ يَوْمِ الدِّيْن کا عملی ظہور صحابہ رضوان اللہ علیہم کی زندگی میں یہ ہوا کہ خدا نے ان میں اور ان کے غیروں میں فرقان رکھ دیا۔ یا جو معرفت اور خدا کی محبت ان کو دنیا میں دی گئی یہ ان کی دنیا میں جزا تھی لیکن یہ بات بڑی غور طلب ہے کہ صحابہ کی جماعت اتنی ہی نہ سمجھو جو پہلے گزر چکے بلکہ ایک اور گروہ بھی ہے جس کا اللہ تعالیٰ نے قرآن شریف میں ذکر کیا ہے وہ بھی صحابہ میں داخل ہیں جو احمد کے بروز کے ساتھ ہوں گے"۔

پس حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اپنے آپ کو احمد نہیں بلکہ احمد یعنی آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کا جمالی بروز یقین رکھتے تھے۔ چنانچہ اس کا حوالہ دیتے ہوئے فرماتے ہیں: فرمایا ﴿وَ اٰخَرِيْنَ مِنْهُمْ لَمَّا يَلْحَقُوْا بِهِمْ﴾ کہ وہ صحابہ کی جماعت کو اس قدر نہ سمجھو بلکہ مسیح موعود کے زمانہ میں بھی صحابہ ہی کی ایک جماعت ہوگی۔ جیسے ان صفات اربعہ کا ظہور ان صحابہ میں ہوا تھا ویسے ہی ضروری تھا کہ ﴿وَ اٰخَرِيْنَ مِنْهُمْ لَمَّا يَلْحَقُوْا بِهِمْ﴾ کی مصداق جماعت صحابہ میں بھی ہو"۔

اب ایک آیت ہے سورۃ آل عمران کی ۲۷ ویں آیت۔ ﴿قُلِ اللّٰهُمَّ مٰلِكَ الْمُلْكِ تُؤْتِي الْمُلْكَ مَنْ تَشَآءُ وَ تَنْزِعُ الْمُلْكَ مِمَّنْ تَشَآءُ وَ تُعِزُّ مَنْ تَشَآءُ وَ تُذِلُّ مَنْ تَشَآءُ بِيَدِكَ الْخَيْرُ اِنَّكَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ﴾ تو کہہ دے اے میرے اللہ! سلطنت کے مالک۔ تو جسے چاہے فرمانروائی عطا فرماتا ہے اور جس سے چاہے فرمانروائی چھین لیتا ہے اور تو جسے چاہے عزت بخشتا ہے اور جسے چاہے ذلیل کر دیتا ہے وہ بھی خیر ہی کی بنا پر یعنی دوسروں کی بھلائی کی خاطر۔ ورنہ اگر آدمی ذلیل نہ ہو، برے کاموں کی وجہ سے تو شریفوں کی عزتیں لوٹے۔ اس لئے اللہ تعالیٰ نے دونوں جگہ لفظِ خیر ہی استعمال فرمایا ہے۔ یقیناً تو ہر چیز جسے تو چاہے اس پر دائمی قدرت رکھتا ہے۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں قُلِ کا ترجمہ کرتے ہوئے کہ "اے بار خدایا، اے مالک الملک تو جسے چاہتا ہے ملک دیتا ہے اور جس سے چاہتا ہے چھین لیتا ہے تو جسے چاہتا ہے عزت دیتا ہے اور جسے چاہتا ہے ذلت دیتا ہے۔ ہر ایک خیر کہ جس کا انسان طالب ہے تیرے ہی ہاتھ میں ہے تو ہر ایک چیز پر قادر ہے"۔

اب سورۃ طٰہٰ کی ۱۱۵ ویں آیت ہے ﴿فَتَعٰلَى اللّٰهُ الْمَلِكُ الْحَقُّ فَلَا تَعْجَلْ بِالْقُرْاٰنِ مِنْ قَبْلِ اَنْ يُّقْضٰۤى اِلَيْكَ وَحْيُهٗ. وَ قُلْ رَّبِّ زِدْنِيْ عِلْمًا﴾ پس اللہ سچا بادشاہ بہت رفیع الشان ہے۔ پس قرآن کے پڑھنے میں جلدی نہ کیا کر پیشتر اس کے کہ اس کی وحی تجھ پر مکمل کر دی جائے اور یہ کہا کر کہ اے میرے رب مجھ علم میں بڑھا دے۔ پس آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم پر جب قرآن نازل ہوتا تھا تو باوجود اس کے کہ آپ کو علم عطا کیا جاتا تھا مگر ساتھ ہی آپ دعا بھی کرتے رہتے تھے کہ مجھے علم میں بڑھا دے۔ اور بھی علم دے۔ تیرا لا انتہاء علم ہے اس کی کوئی انتہا نہیں مجھے علم میں بڑھاتا چلا جا۔

اس ضمن میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں:

"امامت کا مفہوم تمام حقائق اور معارف اور لوازم محبت اور صدق اور وفا میں آگے بڑھنے کو چاہتا ہے"۔ امام ہو کوئی تو امام سے مراد ہے جو نیک صفات ہیں ان میں وہ آگے بڑھ جائے۔ "اسی لئے وہ اپنے تمام دوسرے قویٰ کو اسی خدمت میں لگا دیتا ہے"۔ پس یہ دراصل آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم ہی کی امامت کا ذکر ہے، دوسرے امام تو کوئی حیثیت نہیں رکھتے۔ کوشش کرتے ہیں مگر کوشش ان کی پوری نہیں ہوتی۔ حقیقت میں ہر ایک سے ہر نیکی میں بڑھنے والا ایک ہی وجود تھا اور


**Earlsfield Properties**

*We will manage your property at 0% commission*
*Guaranteed rate schemes for 3 & 5 years*
*Free management Service*
*Guaranteed vacant possession*

175 Merton Road London SW18 5EF
Tel: 020-8265-6000 or 020 8877 - 0762 Fax: 020 8874 9754

وہ حضرت اقدس محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم تھے اور ساتھ ساتھ یہ دعا کرتے چلے جاتے تھے رَبِّ زِدْنِی عِلْمًا۔ "رَبِّ زِدْنِی عِلْمًا کی دعا میں ہر دم مشغول رہتا ہے اور پہلے سے اس کے مدارک اور حواس ان امور کے لئے جوہر قابل ہوتے ہیں۔ اس لئے خدا تعالیٰ کے فضل سے علوم الٰہیہ میں اس کو بسطت عنایت کی جاتی ہے"۔ اب بسطت سے مراد ہے کشادگی۔ تو علوم الٰہیہ میں اگر کوئی کشادگی حاصل کرنا چاہے تو وہ بھی دعا ہی کے ذریعہ توفیق مل سکتی ہے ورنہ از خود کوئی علوم الٰہیہ میں کشادگی حاصل نہیں کر سکتا۔

پھر حضورؑ ہی کا ذکر کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

"اور اس کے زمانہ میں کوئی دوسرا ایسا نہیں ہوتا جو قرآنی معارف کے جاننے اور کمالاتِ افاضہ اور اتمام حجت میں اس کے برابر ہو"۔ اب یہاں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اپنے آپ کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کی غلامی میں وہ امام قرار دے رہے ہیں جو علوم قرآنی میں بے نظیر ہے۔ اور اس کے زمانہ میں کوئی دوسرا امام حقیقت میں اس جیسا علم قرآن نہیں رکھتا۔

حضرت خلیفۃ المسیح الاول رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کسی نے پوچھا تھا کہ آپ کے قرآن مجید کے نوٹس کہاں ہیں۔ وہ نوٹس مجھے دیں تاکہ مَیں بھی ان سے استفادہ کروں۔ حضرت خلیفۃ المسیح الاول رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ دیکھو جب بھی مَیں کوئی نوٹس لکھتا ہوں اس کے بعد اس مضمون پر جب حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام لب کشائی فرماتے ہیں تو میرے نوٹس بالکل ردّی اور بے معنی ہو جاتے ہیں۔ مَیں ان پر لکیر پھیر دیتا ہوں۔ تو وہی علم قرآن ہے جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کو ملا اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کی وساطت سے اس زمانہ میں مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو عطا کیا گیا اور حضرت خلیفۃ المسیح الاول جیسا عارف باللہ بھی آپ کے فرمودات کے بعد اپنے لکھے ہوئے قرآنی نوٹس پر لکیر پھیر دیا کرتا تھا۔

فرمایا: "اس کی رائے صائب، دوسروں کے علوم کی تصحیح کرتی ہے اور اگر دینی حقائق کے بیان میں کسی کی رائے اس کی رائے کے مخالف ہو تو حق اس کی طرف ہوتا ہے کیونکہ علومِ حقّہ کے جاننے میں نورِ فراست اس کی مدد کرتا ہے اور وہ نور ان چمکتی ہوئی شعاعوں کے ساتھ دوسروں کو نہیں دیا جاتا۔ ﴿وَذٰلِكَ فَضْلُ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَآءُ﴾"۔ (ضرورت الامام۔ صفحہ ۷۔ ۸) یہ اللہ تعالیٰ کا فضل ہی ہے وہ جب چاہے جس کو چاہے عطا فرماتا ہے۔

پھر حضرت مسیح موعود علیہ السلام مزید فرماتے ہیں:

"قوّتِ ذوق، شوقِ علم سے پیدا ہوتی ہے"۔ اگر کسی کو علم کا شوق ہی نہ ہو تو اس کو ذوق بھی کوئی نہیں، علم میں لذت بھی کوئی نہیں ہوتی۔ تو علم سے لذت پانے کی جو توفیق ہے وہ بھی علم کے شوق سے ہی پیدا ہوتی ہے۔ "جب تک علم اور معرفت نہ ہو، کیا ہو سکتا ہے رَبِّ زِدْنِی عِلْمًا کی دعا میں یہ بھی سِرّ ہے کیونکہ جس قدر آپ کا علم وسیع ہوتا گیا، اُسی قدر آپ کی معرفت اور آپ کا ذوق شوق ترقی کرتا گیا۔ پس اگر کوئی شخص چاہتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ محبّت میں اُسے ذوق شوق پیدا ہو تو اُس کو اللہ تعالیٰ کی نسبت صحیح علم حاصل کرنا چاہیئے"۔

(الحکم۔ جلد ۹۔ نمبر ۲۷۔ صفحہ ۳۔ بتاریخ ۳۱؍جولائی ۱۹۰۵ء)

اب آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کو جو علم کا ذوق اور شوق تھا اس لئے کہ اللہ تعالیٰ کی ذات کا سب سے زیادہ علم آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کو عطا کیا گیا تھا اور جتنا خدا تعالیٰ کا علم بڑھتا ہے اتنا ہی اس کی راہ میں خشیت عطا ہوتی ہے، اسی قدر تقویٰ بڑھتا ہے۔ ﴿اِنَّمَا يَخْشَى اللّٰهَ مِنْ عِبَادِهِ الْعُلَمٰٓؤُا﴾ یہاں علماء سے مراد یہ آج کل کے علماء نہیں بلکہ وہ علماء ہیں جو اللہ تعالیٰ سے ڈرتے ہیں اور اس کے سامنے خشیت اختیار کرتے ہیں کیونکہ خدا تعالیٰ کی صفات کا علم جتنا بڑھتا چلا جائے گا اتنا ہی انسان اس کے حضور زیادہ جھکتا چلا جائے گا۔

فرمایا: "جس قدر آپ کا علم وسیع ہوتا گیا، اُسی قدر آپ کی معرفت اور آپ کا ذوق شوق ترقی کرتا گیا۔ پس اگر کوئی شخص چاہتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ محبت میں اُسے ذوق شوق پیدا ہو تو اُس کو اللہ تعالیٰ کی نسبت صحیح علم حاصل کرنا چاہئے اور یہ علم کبھی حاصل نہیں ہوتا جب تک انسان صادق کی صحبت میں نہ رہے"۔ یا جب تک انسان صادق کی صحبت میں نہ رہے براہ راست یہ علم ترقی نہیں کرتا مگر وہ لوگ جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی صحبت میں تھے ان کو آپ کے صدق کی وجہ سے وہ صدق عطا ہوا جس کے نتیجہ میں پھر اللہ تعالیٰ کی محبت ترقی کرتی ہے اور یہی سلسلہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے غلاموں کا تھا۔ جتنا وہ آپ کے قریب ہوتے چلے گئے عبادت میں اتنا ہی ذوق و شوق بڑھتا چلا گیا۔

"اللہ تعالیٰ کی تازہ بتازہ تجلیات کا ظہور جب تک مشاہدہ نہ کرے اس وقت تک ذوق و شوق نہیں بڑھتا"۔ اب مردِ صادق کے ساتھ رہنے کی خوبی یہ ہے یعنی اس کی اصل وجہ آپ نے یہ بیان فرمائی ہے کہ مرد صادق خدا تعالیٰ کی تجلیات تازہ بتازہ نَو بہ نَو دکھاتا چلا جاتا ہے اور ان تجلیات کی وجہ سے ایمان جو ویسے ایک دفعہ نصیب ہو جائے اور دوبارہ تجلیات دکھائی نہ دیں تو وہ زنگ آلود سا ہوتا چلا جاتا ہے مگر جس کو تازہ بتازہ نَو بہ نَو پھل عطا ہوتے رہیں اس کا ذوق ہمیشہ تازہ بتازہ نَو بہ نَو ہوتا چلا جاتا ہے۔ پس حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اسی لئے اپنے صحابہ کو نصیحت فرمایا کرتے تھے کہ ایک دفعہ میری بات سن کر واپس نہ چلے جایا کرو، یہاں رہا کرو، خدا کی تجلیات ہر آن اترتی رہتی ہیں ان سے تم بھی نور حاصل کرو اور ان تجلیات کے ذریعہ تمہیں اللہ تعالیٰ پر یقین بڑھتا چلا جائے گا۔

سورۃ المومنون کی دو آیتیں ہیں نمبر ۱۱۶ تا ۱۱۷ ﴿اَفَحَسِبْتُمْ اَنَّمَا خَلَقْنٰكُمْ عَبَثًا وَّ اَنَّكُمْ اِلَيْنَا لَا تُرْجَعُوْنَ﴾ کیا تم یہ سمجھتے ہو کہ ہم نے تمہیں بیکار پیدا کیا ہے، بے وجہ، بے مقصد اور تم ہماری طرف لوٹائے نہیں جاؤ گے اب خدا تعالیٰ کی کائنات جو پیدا کی گئی ہے، بے مقصد پیدا نہیں کی گئی۔ اگر اسی کائنات میں، اسی دنیا میں مر کر ختم ہو جانا تھا تو انسان کو اتنی وسیع کائنات اور اتنی نعمتیں عطا کرنے کی ضرورت کیا تھی۔ ہر انسان کا ایک یوم امتحان ہے اور مرنے کے بعد وہ ختم نہیں ہوگا یعنی مرنے کا دروازہ اس کو کھلی چھٹی نہیں ہے۔ یہی وہم ہے جس کے نتیجہ میں جرم دنیا میں بڑھتے ہیں۔ جو سمجھتے ہیں کہ موت کا دروازہ ہمارے لئے کھلی چھٹی ہے جو کچھ ہم نے کر لیا بس کر لیا۔ اگر یہ یقین ہو تو پھر بے انتہا جرم بڑھ جاتے ہیں اور اکثر مجرموں کی نفسیات یہی ہے۔ وہ سمجھتے ہیں ٹھیک ہے جب تک حکومت ہمیں پکڑ نہیں سکتی ہم جرم کرتے چلے جائیں گے اور جس وقت موت ہوئی سب جرموں سے چھٹی مل جائے گی۔ لیکن جس کو یہ یقین ہو کہ ایک یوم آخرت ہے وہ کبھی بھی جرموں پر دلیری نہیں کر سکتا کیونکہ وہ جانتا ہے کہ اس کی ایک پکڑ کا دن ہے۔ تبھی فرمایا ﴿اَفَحَسِبْتُمْ اَنَّمَا خَلَقْنٰكُمْ عَبَثًا وَّ اَنَّكُمْ اِلَيْنَا لَا تُرْجَعُوْنَ﴾ کیا تم بیوقوفوں کی طرح یہ سمجھ رہے ہو کہ ہم نے تمہیں بے کار یونہی پیدا کر دیا ہے اور تم ہماری طرف لوٹائے نہیں جاؤ گے۔ ﴿فَتَعٰلَى اللّٰهُ الْمَلِكُ الْحَقُّ. لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ. رَبُّ الْعَرْشِ الْكَرِيْمِ﴾ پس بہت بلند شان ہے اس ذات کی جو ملک الحق ہے، جو سچا بادشاہ ہے۔ ﴿لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ﴾ اس کے سوا اور کوئی معبود نہیں ﴿رَبُّ الْعَرْشِ الْكَرِيْمِ﴾ وہ معزز عرش کا رب ہے۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں:

"جزا و سزا دینا اُسی کے اختیار میں ہے اسی عالم سے جزا و سزا کا معاملہ شروع ہو جاتا ہے۔ جو نقب زنی کرتا ہے شاید ایک دفعہ نہیں تو دوسری دفعہ، دوسری دفعہ نہیں تو تیسری دفعہ ضرور پکڑا جاتا ہے۔ یا کسی اَور رنگ میں اُسے سزا مل جاتی ہے۔ یہ سزا کیا کم ہے کہ چور دولت کے لئے چوری کرتا ہے اور پھر بھی ہمیشہ مفلس اور غریب اور ذلیل رہتا ہے"۔ چوروں کی جو آمد ہے وہ بھی برے کاموں میں


MTA + DIGITAL CHANNELS skydigital

You can now watch MTA on 13°E and on Sky 28.2°E in UK and Europe.
We supply and install all makes, for fixed or motorised systems across UK and Europe.
Installation engineer's phone numbers as listed:

| UK ENGINEER LIST | | EUROPE ENGINEER LIST | |
|---|---|---|---|
| London: | 0208 480 8836 | France: | 01 60 19 22 85 |
| London: | 07900 254520 | Germany: | 08 25 71 694 |
| London: | 07939 054424 | Germany: | 06 07 16 21 35 |
| London: | 07956 849391 | Italy: | 02 35 57 570 |
| London: | 07961 397839 | Spain: | 09 33 87 82 77 |
| High Wycombe: | 01494 447355 | Holland: | 02 91 73 94 |
| Luton: | 01582 484847 | Norway: | 06 79 06 835 |
| Birmingham: | 0121 771 0215 | Denmark: | 04 37 17 194 |
| Manchester: | 0161 224 6434 | Sweden: | 08 53 19 23 42 |
| Sheffield: | 0114 296 2966 | Switzerland: | 01 38 15 710 |
| W.Yorkshire: | 07971 532417 | | |
| Edingburgh: | 0131 229 3536 | | |
| Glasgow: | 0141 445 5586 | | |

PRIME TV
B4U
SONY
BANGLA TV
ARY DIGITAL
ZEE TV

MAIL ORDER
SMS, Unit 1A Bridge Road
Camberley, Surrey. GU15 2QR. UK
Tel: 01276 20916 Fax: 01276 678740
e-mail: sms.satellite@business.ntl.com
EXPORT

خرچ ہو کر اس کو پھر مفلس کا مفلس چھوڑ دیتی ہے اور ایک واقعہ بیان ہوتا ہے ایک عورت کے متعلق کہ ایک چور اس کی چادر لے کر بھاگ گیا۔ وہ بیچاری بڑھیا کیا کر سکتی تھی۔ پھر ایک موقع پر وہ چور اسے دکھائی دیا تو اس نے لنگوٹی پہنی ہوئی تھی۔ اس نے کہا دیکھا حرام کا مال کس طرح ضائع ہوتا ہے۔ مجھے خدا نے ایک اور چادر دے دی ہے تمہاری لنگوٹی کی لنگوٹی ہی رہی۔ تو حرام کا مال واقعی ضائع ہو جاتا ہے۔ جن کے ماں باپ امیر ہوں ان کی اولادیں ضائع کر دیتی ہیں پس اس لئے جزا سزا کا ایک دنیا میں بھی وقت ہے اور آخرت میں بھی ہوگا، آخرت کا زیادہ شدید ہوگا۔ تو جزا سزا کے دن سے ہمیشہ ڈرتے رہنا چاہئے۔

فرماتے ہیں:

""جزا و سزا دینا اُسی کے اختیار میں ہے اسی عالم سے جزا و سزا کا معاملہ شروع ہو جاتا ہے۔ جو نقب زنی کرتا ہے شاید ایک دفعہ نہیں تو دوسری دفعہ، دوسری دفعہ نہیں تو تیسری دفعہ ضرور پکڑا جاتا ہے۔ یا کسی اَور رنگ میں اُسے سزا مل جاتی ہے۔ یہ سزا کیا کم ہے کہ چور دولت کے لئے چوری کرتا ہے اور پھر بھی ہمیشہ مفلس اور غریب اور ذلیل رہتا ہے۔ ہم نے اس عالم میں خوب غور کر کے دیکھ لیا کہ جو سرگرمی سے نیکی کرتا ہے تو نیک نتیجہ پانے سے خالی نہیں رہتا اور جو بدی کرتا ہے ضرور بد نتیجہ بھگت لیتا ہے"۔ یہ ﴿مٰلِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ﴾ کی حقیقی اور سچی تفسیر ہے۔

باقی آئندہ خطبہ میں انشاء اللہ، مَلِك کے متعلق، ان صفات سے متعلق مزید روشنی ڈالوں گا۔ آج جیسا کہ مجھے تنبیہ کی گئی تھی کہ آسان بات کرو، کھول کر کرو، پھیلا کرو تا کہ لوگوں کے سروں کے اوپر سے نہ گزر جائے۔ مَیں امید رکھتا ہوں کہ آج جو خطبہ مَیں نے دیا ہے وہ سب کی سمجھ میں آ گیا ہوگا۔

بقیہ: ایم ٹی اے انٹرنیشنل کی نشریات از صفحہ اول

ساؤتھ پیسفک کے ممالک کے لئے بھی ڈیجیٹل سروس شروع کی جاچکی ہے۔ اور اب ایشیا، آسٹریلیا اور افریقہ کے ممالک کے لئے یہ نشریات شروع کی گئی ہیں۔ الحمد للہ کہ اس طرح اب پانچوں براعظموں تک MTA کی ڈیجیٹل نشریات پہنچ رہی ہیں۔

یاد رہے کہ آج سے ستائیس برس قبل سات ستمبر ۱۹۷۴ء کو پاکستان کی قومی اسمبلی نے ایک ظالمانہ فیصلہ کے ذریعہ جماعت احمدیہ کو قانونی اور آئینی اغراض سے ناٹ مسلم قرار دیا تھا۔ وہ اسمبلی کس بد انجام کو پہنچی اور اس وقت سے اب تک ملک کے اس اہم ترین ادارہ کو کن کن ذلتوں کا سامنا کرنا پڑا اور اس وقت کا حکمران کس طرح ذلیل و خوار ہو کر عبرت کا ایک نشان بنا، یہ ایک الگ داستان ہے۔ لیکن اس کے برعکس جماعت احمدیہ عالمگیر کو اللہ تعالیٰ کے فضل اور رحم کے ساتھ صبر و استقامت اور قربانی و ایثار کی لازوال مثالیں قائم کرتے ہوئے اعلائے کلمۂ اسلام کے لئے نئی سے نئی منزلیں طے کرتے چلے جانے کی توفیق اور سعادت مل رہی ہے۔ اس پس منظر میں سات ستمبر (۲۰۰۱ء) کا دن عالمگیر اشاعت اسلام کی آسمانی مہم میں ایک تاریخی دن اور انقلابی سنگ میل کی حیثیت رکھتا ہے۔

مکرم سید نصیر احمد شاہ صاحب چیئرمین ایم ٹی اے انٹرنیشنل نے بتایا ہے کہ برطانیہ کی سکائی ڈیجیٹل سروس پر "مسلم ٹیلی ویژن" کے نام سے یہ پہلا ٹیلی ویژن چینل ہے اور ہر وہ شخص جس کے پاس سکائی ڈیجیٹل کی سروس موجود ہے وہ چینل نمبر ۶۷۵ پر ایم ٹی اے کی نشریات ملاحظہ کر سکے گا۔ اس کے ناظرین کی تعداد کا اندازہ ساٹھ لاکھ سے ایک کروڑ تک کا ہے۔ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ایم ٹی اے کے سفر کی یہ نئی منزل بھی بیحد مبارک فرمائے اور اس کے ذریعہ سے بھی بکثرت لوگوں کو حقیقی اسلام کی معرفت حاصل ہو۔

**From your Sky Digital remote tune into**
**Channel No.675 and watch M.T.A. International**

**For further Information :**

**Fax: 44 + (020) 8870 0684**

بقیہ: خلاصہ خطبہ جمعہ از صفحہ اول

حضور نے فرمایا کہ سچی اور اصل بادشاہت اللہ تعالیٰ ہی کی ہے اور جسے وہ چاہے گا بادشاہت دے دے گا۔ آنحضرت ﷺ کو مکی دور میں ہی یہ بشارت دے دی گئی تھی کہ وہ آپؐ کو بھی سلطنت عطا فرمائے گا۔ چنانچہ ایسا ہی ہوا اور آنحضرتؐ کو اس دنیا میں بھی ایک قسم کی ملوکیت عطا کی گئی۔

حضور نے فرمایا کہ اس زمانے میں حضرت مسیح موعودؑ کو بھی ایک وسیع ملک عطا کئے جانے کا وعدہ ہے۔ اس کا ایک حصہ تو اس جلسہ پر لوگ دیکھ چکے ہیں۔ مَیں امید رکھتا ہوں کہ انشاء اللہ آئندہ جلسہ پر اس سے وسیع تر ملک کے احمدیت میں داخل ہونے کے نظارے لوگ دیکھیں گے۔ حضور ایدہ اللہ نے ایک حدیث کے حوالے سے بتایا کہ مالک الملک کو ذکر الٰہی بہت پسند ہے۔ اس لئے ذکر الٰہی ہر حال میں کرتے رہنا چاہئے۔ اگر ذکر الٰہی ہر وقت زبان پر رہے تو ہر قسم کے بدخیال سے انسان توبہ کر لیتا ہے۔

حضور ایدہ اللہ نے سورۃ الناس کی آیات کے حوالہ سے بتایا کہ لوگ جس طرف سے رزق ملے اس کے سامنے سر جھکاتے ہیں۔ اسی طرح دنیا کے بادشاہوں کے سامنے اور جھوٹے معبودوں کے سامنے سر جھکاتے ہیں۔ حالانکہ حقیقت میں رب الناس، ملک الناس اور الٰہ الناس اللہ تعالیٰ ہی کی ذات ہے اور اسی کی پناہ میں آنا چاہئے۔

بقیہ: بوسنیا کا جلسہ سالانہ از صفحہ ۱۶

اپنانا چاہئے تا کہ دنیا میں حقیقی امن قائم ہو۔

جلسہ کی آخری تقریر مکرم Ibrahim Besic صاحب کی تھی جس میں انہوں نے بعض اعتراضات کے جوابات دئے اور لوگوں کو بتایا کہ احمدیت وہ ہے جو آج آپ نے دیکھی ہے۔ ہمارے عقائد وہ ہیں جو ہم بیان کرتے ہیں یا لکھتے ہیں۔ مخالفین جو پراپیگنڈہ کرتے ہیں وہ سراسر جھوٹ ہے۔ وہ جماعت کی ترقی سے ڈرتے ہیں اس لئے وہ مجبور ہیں کہ یہ جھوٹا پراپیگنڈہ کریں۔

آخر میں مکرم عبداللہ واگس ہاؤزر صاحب امیر جماعت احمدیہ جرمنی نے اجتماعی دعا کروائی اور یہ جلسہ برخاست ہوا۔

امسال بوسنیا کے تیسرے جلسہ سالانہ کی حاضری ۲۷۰ تھی جو کہ گزشتہ جلسہ سے زائد تھی۔ جرمنی سے کل سات افراد تشریف لائے جن میں چار لجنہ کی ممبرات، تین انصار شامل تھے۔

آخر میں تمام احباب کی خدمت میں دعا کی درخواست ہے کہ خدا تعالیٰ شامل ہونے والوں کے دل حقیقی نور احمدیت سے بھر دے اور اس ملک میں احمدیت کو دن دوگنی اور رات چوگنی ترقیات سے نوازے۔ آمین

کیا آپ نے الفضل انٹرنیشنل کا سالانہ چندہ خریداری ادا کر دیا ہے؟ اگر نہیں تو براہ کرم اپنی مقامی جماعت میں ادائیگی فرما کر رسید حاصل کر لیں اور اپنے ملک کے مرکزی شعبہ اشاعت کو مطلع فرمائیں۔ رسید کٹواتے وقت اپنا AFC نمبر کا حوالہ ضرور درج کروائیں۔
شکریہ (مینجر)

## نماز جنازہ

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ۸ ستمبر ۲۰۰۱ء کو قبل از نماز ظہر مسجد فضل لندن کے احاطہ میں مکرمہ حلیمہ بیگم صاحبہ اہلیہ مکرم شیخ محمد حسن صاحب (والدہ مکرم محمد اسلم خالد صاحب) لندن کی نماز جنازہ حاضر پڑھائی۔

آپ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے مشہور صحابی حضرت میاں فضل محمد صاحبؓ ہرسیاں والے کی صاحبزادی تھیں جن کی عمر حضرت مسیح موعودؑ کی دعا سے دوگنی ہوئی۔ اسی دعا کی برکت سے مرحومہ کی عمر میں بھی غیر معمولی برکت دیکھنے میں آئی۔ آپ نے ۸۸ سال کی عمر پائی۔ مرحومہ 1/5 حصہ کی موصیہ تھیں۔ قرآن مجید کی عاشق تھیں۔ بے شمار بچوں کو قرآن پڑھایا۔ غریب پرور، صابر وشاکر اور بہت محبت کرنے والی مہمان نواز خاتون تھیں۔ ایک لمبا عرصہ اخبار احمدیہ برطانیہ کی ترسیل کے شعبہ میں خدمت کی توفیق پائی۔ اسی طرح لجنہ اماء اللہ میں بھی نمایاں خدمات کی سعادت پائی۔

اس موقعہ پر حسب ذیل مرحومین کی نماز جنازہ غائب بھی ادا کی گئی۔

☆...... مکرم مرزا محمد ادریس صاحب سابق مبلغ انڈونیشیا۔ ۸ اگست ۲۰۰۱ء کو کینیڈا میں وفات پا گئے۔ اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّا اِلَيْهِ رَاجِعُوْنَ۔ آپ ۲۸ سال تک انڈونیشیا میں متعین رہے۔ نہایت سادہ درویش صفت انسان تھے۔ پسماندگان میں اہلیہ کے علاوہ ۴ بیٹیاں اور دو بیٹے ہیں۔ مرحوم موصی تھے۔ تدفین بہشتی مقبرہ ربوہ میں ہوئی۔ آپ کی عمر ۷۳ سال تھی۔

☆...... مکرم چوہدری رحمت علی مُسلم صاحب ۴ جولائی ۲۰۰۱ء کو وفات پا گئے۔ اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّا اِلَيْهِ رَاجِعُوْنَ۔ آپ نے ۱۹ سال کی عمر میں احمدیت قبول کی۔ اردو فارسی میں ایم اے کیا۔ تعلیم الاسلام کالج ربوہ میں پڑھانے کے علاوہ جامعہ احمدیہ میں بھی آنریری طور پر پڑھاتے رہے۔ عالم فاضل انسان تھے اور علمی حلقوں میں بھی مقبول تھے۔

☆...... مکرم محمد نصر اللہ صاحب ابن مکرم محمد الشوا صاحب آف شام۔ ۱۲ اگست ۲۰۰۱ء کو کینیڈا میں ۴۵ سال کی عمر میں وفات پائی۔ اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّا اِلَيْهِ رَاجِعُوْنَ۔ مکرم محمد الشوا شام کے ابتدائی مخلص احمدیوں میں سے ہیں اور محمد نصر اللہ صاحب بھی فدائی احمدی تھے۔

☆...... مکرمہ مقبول بیگم صاحبہ اہلیہ مکرم چوہدری خیر الدین صاحب ناروے میں وفات پا گئی ہیں۔ اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّا اِلَيْهِ رَاجِعُوْنَ۔ مرحومہ مخلص فدائی احمدی خاتون تھیں اور جماعت سویڈن میں "بے جی" کے نام سے یاد کی جاتی تھیں۔ مرحومہ مکرم محمود احمد ورک صاحب (صدر مجلس انصار اللہ سویڈن) کی والدہ تھیں۔

دعا ہے اللہ تعالیٰ تمام مرحومین کی مغفرت فرمائے، انہیں اعلیٰ علیین میں جگہ دے اور پسماندگان کو صبر جمیل عطا فرمائے۔ آمین

# سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ کی مبارک تحریک

# ملینیم لٹریچر سکیم کے تحت ہالینڈ میں

# اسلام احمدیت کے پیغام کی وسیع پیمانے پر اشاعت

(رپورٹ: محمد اسحاق ناصر - ہالینڈ)

سیدنا حضرت امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے میلینیم کا سال منفرد انداز میں منانے کے لئے جماعت کو یہ ٹارگٹ دیا تھا کہ دنیا کی کم از کم دس فیصد آبادی تک اسلام اور احمدیت کا پیغام اس سال کے دوران پہنچا دیا جائے۔ ہالینڈ میں مکرم و محترم امیر صاحب نے ۱۹۹۹ء میں ایک میلینیم کمیٹی تشکیل دی اور اس کام کا آغاز کیا۔ مکرم امیر صاحب نے خاکسار کو کوآرڈینیٹر برائے تقسیم ملینیم فولڈرز ۲۰۰۱ء مقرر فرمایا۔ کمیٹی نے اس سلسلے میں متعدد پروگرام بنائے جن میں سے ایک اہم پروگرام ایک فولڈر کی اشاعت تھی۔

## فولڈر کی تیاری و طباعت

یہ فولڈر ڈچ زبان میں تیار کیا گیا جس میں اسلام اور احمدیت کا تعارف کروایا گیا۔ یہ فولڈر سولہ لاکھ کی تعداد میں طبع کروایا گیا۔

ہالینڈ کی کل آبادی ایک کروڑ ساٹھ لاکھ ہے اور محکمہ شماریات کے مطابق اوسطاً ایک گھر میں ۳/۴ افراد مقیم ہیں اس طرح توقع کی جاتی ہے کہ ان فولڈرز کے ذریعہ چونتیس فیصد آبادی تک پیغام حق پہنچ جائے گا۔ انشاء اللہ۔ فولڈر کی تیاری اور مرکز سے منظوری کے بعد طباعت کا کام مکرم صداقت احمد شاہد صاحب مربی سلسلہ انچارج شعبہ اشاعت جماعت احمدیہ ہالینڈ کے سپرد تھا۔ یہ کام جہاں غیر معمولی اہمیت کا حامل تھا وہاں بے انتہا محنت اور عرقریزی بھی درکار تھی۔ مکرم مربی صاحب نے اس کام کو احسن رنگ میں انجام دیا اور بروقت اور نہایت ہی مناسب قیمت پر یہ فولڈر تیار کروائے۔ ان فولڈرز کی تیاری میں مکرم ھبۃ النور فرہاخن صاحب امیر جماعت احمدیہ ہالینڈ اور مکرم عبدالحمید فان در فیلدن صاحب صدر مجلس انصار اللہ ہالینڈ نے بھی گرانقدر خدمت انجام دی۔ فجزاھم اللہ تعالیٰ احسن الجزاء۔

مندرجہ بالا فولڈر کے علاوہ مزید سینتیس فولڈر طبع کروائے گئے ہیں۔ یہ فولڈر ان احباب کو دیئے اور بھجوائے جا رہے ہیں جو پہلا فولڈر پڑھنے کے بعد مزید معلومات حاصل کرنا چاہتے ہیں۔ ان کی کل تعداد ایک لاکھ پچاسی ہزار ہے۔ اور یہ فولڈرز مندرجہ ذیل نو (۹) زبانوں میں تیار کئے گئے ہیں۔ ڈچ، فرنچ، انگریزی، عربی، ترکی، البانین، بوسنین، صومالین، اور اردو۔ ان تمام فولڈرز کی طباعت پر کل سینتالیس ہزار پانچ صد ڈچ گلڈرز خرچ ہوئے ہیں اور یہ رقم جماعت احمدیہ ہالینڈ کی ذیلی تنظیموں نے اکٹھی کی ہے۔ فجزاھم اللہ احسن الجزاء۔

ان فولڈرز کی تقسیم کے لئے یہ پروگرام طے کیا گیا تھا کہ جماعت کے احباب یہ فولڈر لوگوں کے گھروں پر لیٹر بکسوں میں ڈالیں گے۔ اس کام کی اہمیت اور وسعت کے پیش نظر مکرم امیر صاحب نے گزشتہ سال جماعت کے ساتھ مشورہ کے بعد فیصلہ فرمایا کہ انشاء اللہ جماعت ان فولڈرز کو ۹ر تا ۱۸ر مارچ ۲۰۰۱ء دس دنوں میں تقسیم کریگی۔ ان کی تقسیم کی مختصر رپورٹ ہدیۂ قارئین ہے۔

## تقسیم کے لئے منصوبہ بندی

تقسیم کی منصوبہ بندی کا آغاز دسمبر ۲۰۰۰ء میں کیا گیا اور بعض تجاویز اور سفارشات مکرم امیر صاحب کی خدمت پیش کی گئیں۔ اور باقاعدہ آغاز ۶ر جنوری ۲۰۰۱ء کو ہوا اور مقامی صدران کے ساتھ ایک اجلاس میں تقسیم کے منصوبہ سے ان کو آگاہ کیا گیا۔ اور تمام احباب جماعت کو اس کام میں شامل کرنے کے لئے صدران سے بھرپور تعاون کی اپیل کی گئی۔ فوری طور پر مقامی صدران کو انکے ذمہ لگائی گئی تعداد اور تفویض کردہ علاقہ جات سے تحریری طور پر آگاہ کیا گیا اور تقسیم کے سلسلے میں تفصیلی ہدایات بھی دے دی گئیں۔ مقامی صدران سے درخواست کی گئی کہ وہ دی گئی ہدایات کی روشنی میں اپنی جماعت کا روزانہ کا تقسیم کا پروگرام تیار کر کے مرکز کو ارسال کر دیں۔

مقامی جماعتوں سے پروگرام موصول ہونے پر انکا بغور مطالعہ کیا گیا اور تمام مقامی جماعتوں کے دورے کئے گئے۔ اور مقامی انتظامی کمیٹیوں سے میٹنگز کر کے انکے پروگراموں کو بہتر بنایا گیا اور عملی شکل دی گئی۔ فولڈرز کی تعداد مقرر کرتے وقت مقامی جماعت کے احباب کی تعداد کو مدنظر رکھا گیا نیز حضور انور کی ہدایت کے مطابق کیتھولک شہروں اور بڑے شہروں پر خاص توجہ دی گئی۔

مقامی جماعتوں میں اجلاسات عام منعقد کئے گئے اور احباب جماعت سے درخواست کی گئی کہ اس کام میں بھرپور حصہ لیں اور اپنے وقت کو زیادہ سے زیادہ اس کام کے لئے ان دنوں میں فارغ رکھیں۔ مکرم امیر صاحب کی طرف سے ایک پیغام احباب جماعت کے نام تین زبانوں (ڈچ، انگریزی، اردو) میں تیار کر کے تمام احباب جماعت تک پہنچایا گیا جس میں احباب جماعت سے اپیل کی گئی کہ اس عظیم کام میں زیادہ سے زیادہ وقت دیں۔

تیاری کے اس عرصہ کے دوران مکرم امیر صاحب نے تین اجلاسات بلائے اور تیاری کا جائزہ لیا گیا۔ نیز مجلس عاملہ کے دو اجلاسات میں تیاری کی رپورٹ بھی پیش کی گئی۔ مکرم امیر صاحب نے خاکسار کو تحریری طور پر بھی بعض ہدایات دیں اور اس طرح منصوبہ بندی کو بہتر بنانے میں آخر تک کوشاں رہے۔ تقسیم کے آغاز سے چند روز قبل مقامی جماعتوں میں تیاری کا آخری جائزہ لینے کے لئے مقامی جماعتوں کے دورے کئے گئے اور تیاری کا جائزہ لیا گیا۔ مکرم امیر صاحب نے بھی بعض جماعتوں کے دورے کئے اسی طرح مکرم نعیم احمد صاحب مبلغ انچارج اور مکرم صداقت احمد صاحب مربی سلسلہ کے ساتھ خاکسار بھی مقامی جماعتوں کے دوروں میں شامل ہوا۔ ان دوروں کے دوران کوشش کی گئی کہ مقامی جماعتوں کا روزانہ کا پروگرام عملی شکل اختیار کر لے اور زیادہ سے زیادہ احباب اس کام میں شامل ہونے کے لئے تیار ہو جائیں۔ روزانہ کے پروگرام میں فولڈرز کا روزانہ کا ٹارگٹ، روزانہ تقسیم میں شامل ہونے والے احباب کی تعداد (ٹیمیں) ٹرانسپورٹ، علاقوں کے نقشہ جات، مقام روانگی، وقت روانگی وغیرہ شامل تھے۔

## تقسیم کا آغاز

۹ر مارچ کو مقامی جماعتوں میں باجماعت نماز تہجد ادا کی گئی اور پھر نماز جمعہ کی ادائیگی کے بعد اجتماعی دعاؤں کے ساتھ تقسیم کا آغاز کیا گیا۔ روزانہ رات کو مقامی جماعتوں سے رپورٹ حاصل کر کے مکرم امیر صاحب کی خدمت میں بذریعہ فون اور دونوں مشن ہاؤسز میں بذریعہ فیکس ارسال کی جاتی رہی۔ تقسیم کے دوران دونوں مشن ہاؤسز میں رابطہ کرنے والے لوگوں کے ٹیلی فون کالز کا جواب دینے کے لئے مکرم امیر صاحب خود اور مکرم عبدالحمید فان در فیلدن صاحب اور مکرم صداقت احمد صاحب مربی سلسلہ ڈیوٹی دیتے رہے۔ پروگرام کے مطابق ۹ر تا ۱۸ر مارچ دس دنوں میں پندرہ لاکھ فولڈرز کی تقسیم کا پروگرام تیار کیا گیا تھا۔ مگر اس عرصہ میں بارہ لاکھ ساٹھ ہزار فولڈر تقسیم ہو سکے۔ بعد ازاں یکم اپریل کو جماعت کا نیشنل تبلیغ ڈے تھا۔ مقامی جماعتوں کو پروگرام دیا گیا کہ ۳۰ر مارچ تا یکم اپریل تین دنوں میں باقی ماندہ تعداد کو ختم کرنے کی کوشش کریں۔ خدا تعالیٰ کے فضل سے آخری رپورٹ تک کل ۱۴ لاکھ پچاس ہزار (۱۴۵۰۰۰۰) فولڈرز تقسیم ہو چکے ہیں۔

اسکے بعد بھی بعض جماعتوں میں یہ فولڈر تقسیم کئے جا رہے ہیں۔ ۳۰ر اپریل کا دن ہالینڈ میں ایک خاص اہمیت کا حامل ہوتا ہے۔ اس روز ملکہ کی سالگرہ منائی جاتی ہے۔ لوگ اپنے گھروں سے فالتو چیزیں نکال کر فروخت کرتے ہیں اور بے شمار سٹال سڑکوں اور بازاروں میں لگائے جاتے ہیں۔ اور لاکھوں کی تعداد میں لوگ آتے ہیں۔ اس دن کو بھی ہماری جماعت نے اعلائے کلمۂ اسلام کے لئے استعمال کیا اور اس روز ملک کے مختلف علاقوں میں ۴۳ بک سٹال لگائے۔ اس دن میلینیم فولڈر بھی تقسیم کئے گئے۔

اسکے علاوہ ایک مختصر اشتہار چالیس ہزار کی تعداد میں طبع کروا کر تقسیم کیا گیا جس کا مضمون صرف یہ تھا کہ "مسیح موعود آ گئے ہیں"۔ یہ پیغام آٹھ زبانوں میں تھا اور اس پر ہمارے مشن ہاؤس کا فون نمبر وغیرہ بھی درج تھا۔

## احباب جماعت کے اخلاص اور جذبۂ خدمت کے ایمان افروز نظارے

جماعت احمدیہ ہالینڈ کے احباب نے نہایت جوش اور جذبے کے ساتھ اس کام میں بھرپور حصہ لیا۔ اور ان ایام میں بے مثال قربانی کا مظاہرہ کرتے ہوئے اس جہاد عظیم میں شامل ہوئے۔ ان ایام میں کثیر تعداد میں عورتوں مردوں اور بچوں نے جذبہ جہاد اور قربانی سے سرشار وہ مثالیں قائم کیں کہ قرون اولیٰ کی یاد تازہ کر دی۔ اس کام کے لئے مسلسل طویل فاصلے پیدل طے کئے گئے اور ایسے کئی مجاہد بھی تھے جن کے پاؤں اس مبارک کام کے دوران چھلنی ہوئے اور وہ پٹیاں باندھ کر اس جہاد میں مسلسل مصروف رہے۔ بعض دنوں میں موسم بہت خراب رہا بارش اور طوفان میں بھی خدا تعالیٰ کے فضل سے احباب اس کار خیر میں مصروف رہے۔ اکثر احباب کو اس قدر پیدل چلنے کی عادت نہ تھی اور چھ سات اور آٹھ گھنٹے تک پیدل سفر کرنے سے ٹانگوں میں سخت درد ہوتا تھا اور بعض دوست بیمار بھی ہوئے۔ مگر ہومیوپیتھک دوا آرنیکا اور برائیونیا استعمال کرتے اور اگلے روز پھر فولڈر تقسیم کرنے کے لئے حاضر ہو جاتے۔ ایک مجاہد ایسے بھی تھے جو معذور تھے مگر انہوں نے وہیل چیئر (Wheel Chair) پر بیٹھ کر لوگوں کے گھروں میں یہ فولڈر پہنچائے اور ثابت کر دکھایا کہ مسیح محمدی کے انصار جذبہ جہاد، قربانی اور اخلاص میں اپنے بزرگ اسلاف کے نقش قدم پر چلنے والے ہیں۔ کئی احباب نے اپنے کاموں، کاروبار وغیرہ سے چھٹیاں لے رکھی تھیں تاکہ اس جہاد کی برکتوں کو زیادہ سے زیادہ سمیٹ سکیں۔ ایک دوست ایسے بھی تھے کہ جب اس غرض کے لئے ان کو کام سے چھٹی دینے سے انکار کیا گیا تو انہوں نے وہ کام ہی چھوڑ دیا اور ان ایام میں تقسیم لٹریچر کے جہاد میں بھرپور حصہ لیا۔ خدا تعالیٰ نے دین کو دنیا پر مقدم کرنے کے اس جذبہ کو اس پیار سے قبول فرمایا کہ محض اپنے فضل سے فولڈر کی تقسیم کا کام مکمل ہوتے ہی پہلے سے بہتر کام انکو عطا فرما دیا۔

لجنہ نے بھی اس کام میں بھرپور حصہ لیا اور موسم کی خرابی اور دوسرے مسائل ان کا راستہ نہ روک سکے اور وہ بھی اس جہاد میں کثیر تعداد میں مسلسل شامل ہوتی رہیں۔ بعض خواتین چھوٹے چھوٹے بچوں کے ساتھ لوگوں کے گھروں میں فولڈر ڈالتی رہیں۔ اسی طرح اطفال اور چھوٹی عمر کے بچے بھی شامل ہوتے رہے۔

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ اس جہاد اکبر میں حصہ لینے والے ہر فرد کو اجر عظیم عطا فرمائے اور ان کے اوقات اور اموال میں برکت ڈالے، انکے جذبہ اخلاص میں ترقی عطا فرمائے اور انکی قربانیوں کو مثمر بثمرات حسنہ کرے۔ آمین۔

ہالینڈ کی جماعت کے اکثر احباب چند شہروں

میں مقیم ہیں۔ ملک کے اکثر حصے تک پیغام پہنچانے کے لئے تمام جماعتوں سے دوسرے شہروں میں وفود روانہ کئے گئے اور بعض وفود کو روزانہ پانچ سو کلو میٹر تک سفر کرنا پڑا۔ اس طرح ہزاروں کلو میٹر کا سفر اس کام کے لئے طے کیا گیا۔ دور دراز علاقوں کے سفر کے اخراجات کے لئے جماعت کی طرف سے پیشکش کی گئی تھی کہ وہ جماعت کی طرف سے ادا کیا جائے گا۔ مگر جماعت کے بہت سارے احباب نے یہ اخراجات بھی خود برداشت کئے اور جماعت سے مطالبہ نہیں کیا۔

ان فولڈرز کی تقسیم کے لئے ایک اشتہار تقسیم کرنے والی کمپنی سے تخمینہ لیا گیا تھا۔ اس کمپنی نے ۶۳ ہزار ڈچ گلڈر کا مطالبہ کیا تھا۔ جماعت ہالینڈ کے احباب نے خدا تعالےٰ کے فضل سے خود قربانی کر کے بغیر کسی زائد خرچ کے رضائے باری تعالیٰ کی خاطر یہ کام سر انجام دیا۔ فالحمد للہ علیٰ ذالك . جزاهم الله احسنَ الجزاء فی الدّارین۔

اب تک کی کارگزاری کو اعداد و شمار کی شکل میں پیش کرنے کی کوشش کی گئی ہے جو کہ مندرجہ ذیل ہے۔

| | |
|---|---|
| کل مقامی جماعتیں | 12 |
| کل افراد جنہوں نے اس کام میں حصہ لیا | |
| مرد | 254 |
| لجنات | 140 |
| ناصرات | 39 |
| چھوٹے بچے | 30 |
| اطفال | 40 |
| کل تعداد | 473 |
| کل دن کام ہوا | 14 |
| کل گھنٹے جو صرف ہوئے | 9924 |
| کل سفر کیا گیا | 22545 کلو میٹر (یہ دوسرے شہروں کا سفر ہے۔ مقامی جماعتوں کے اپنے شہر کے اندر اور پیدل سفر شمار نہیں کیا گیا) |
| فولڈرز جو شائع ہوئے | 38 |
| زبانیں | 9 |
| کل تعداد | 1825000 |
| کل خرچ (طباعت): | 47500 ڈچ گلڈرز |
| فولڈرز جو تقسیم ہو چکے ہیں: | 149000 |
| اندازاً جتنے افراد تک پیغام پہنچایا: | 4970000 |

(یہ ہالینڈ کی کل آبادی کا تیس فیصد ہے)

احباب جماعت سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالےٰ ہماری ان عاجزانہ کوششوں کو اپنے فضل سے قبول فرمائے اور اہل ہالینڈ کے دل دین اسلام کی طرف پھیر دے کیونکہ دل تو اسی کے اختیار میں ہیں۔

الفضل خود بھی پڑھئے اور اپنے زیر تبلیغ دوستوں کو بھی پڑھنے کے لئے دیجئے۔ یہ بھی دعوت الی اللہ کا ایک مفید ذریعہ ہے۔

(مینجر)

# مولانا شیخ مبارک احمد صاحب (مرحوم) کی چند یادیں

(سید ساجد احمد ۔ امریکہ)

مولانا شیخ مبارک احمد صاحب کی میری پہلی یاد میرے ہائی سکول کے زمانے سے منسلک ہے۔ میرے والد صاحب نے مجھے ربوہ میں تعلیمی کلاس میں شمولیت کے لئے بھجوایا جو ہائی سکول سے کالج جانے سے پہلے طلباء کے لئے منعقد کی گئی تھی۔ سارا دن کلاسیں ہوتیں اور شام کو جماعت کے سر کردہ احباب طلباء سے خطاب فرماتے۔ ایک تقریر جو ذہن میں جم گئی اور اس کا بنیادی مفہوم آج تک یاد میں محفوظ ہے وہ مولانا شیخ مبارک احمد صاحب کی تھی۔ طالبعلمی کا زمانہ ذہنی جلا کا دور ہوتا ہے اور نئی باتوں کی تلاش میں رہتا ہے۔ مولانا نے ایک ایسا نکتہ بیان فرمایا جو دل کو بھایا اور ہمیشہ ہمیش کے لئے مشعل راہ بن گیا۔

مولانا نے اپنے افریقہ کے تجربات کا ذکر کیا اور بتایا کہ وہاں احمدیت کیسے پھیل رہی ہے۔ ہر مبلغ، ہر کارکن، اپنی اہلیت، اپنی قابلیت اور اپنی ہمت کے مطابق خدمت اسلام کی دن رات، روز بروز، ہمہ تن کوشش کرتا ہے۔ ہر جانے والے کے بعد ہر آنے والا پہلے سے قائم بنیادوں پر عمارت بلند سے بلند کرتا چلا جاتا ہے اور اس کی بنیادوں اور ان پر قائم عمارت کو مضبوط تر اور اعلیٰ تر کرنے میں سر دھڑ کی بازی لگا دیتا ہے۔ ہر آنے والے کو چاہئے کہ وہ ہر جانے والے کی خدمت کے مثبت پہلو اجاگر کرے اور ان کو جاری و ساری رکھنے کی کوشش کرے اور اس طرح اس للّٰہی کام کو آگے بڑھاتا جائے۔ اس سلسلے کی ترقی اور عظمت قائم کرنے کے منصوبوں میں یہ مناسب نہیں اور نہ ہی یہ تعمیری قدم ہے کہ جانے والوں کے کام کی غلطیاں نکالنے کی کوشش کی جائے یا انہیں بدنام کرنے کا باعث بنیں بلکہ یہ چاہئے کہ اگر کوئی کمی رہ گئی ہے تو اسے دُور کرنے کی ہمت باندھی جائے۔

سالہا سال سے مولانا کی یہ نصیحت نہ صرف جماعتی کاموں میں بلکہ غیر جماعتی امور میں بھی میری مشعل راہ رہی ہے اور مجھے اس سے فائدہ اٹھانے کا موقع ملا ہے۔

بہت سالوں تک مولانا کے تبلیغی اور جماعتی خدمات کے تذکرے سامنے آتے رہے، آخر کار وہ سعادت کا وقت بھی آن پہنچا کہ ان کے ساتھ کام کرنے کا موقع ملا۔ وہ امریکہ میں امیر اور مبلغ انچارج مقرر ہوئے۔ مَیں امریکہ میں آخری نیشنل قائد تھا اور انہی کے دور امارت میں نیشنل قائد مجلس خدام الاحمدیہ کی صدر میں تبدیلی ہوئی۔ سو مَیں بفضل خدا امریکہ میں مجلس خدام الاحمدیہ کا پہلا صدر ٹھہرا۔ فالحمدللہ۔ جب مَیں نے ان سے تبدیلی کا ذکر کیا جو صرف نام کی تبدیلی تک محدود نہ تھی تو انہیں اس تبدیلی کے متوقع اثرات کا خیال کر کے بہت فکر ہوا جو مرکز سے مزید ہدایات کے وصول ہونے پر دور ہو گیا اور انہوں نے ہر دو صورتوں میں میری اور مجلس خدام الاحمدیہ کی ہر حال میں مناسب مدد فرمائی۔ یہ وہ زمانہ تھا کہ ذیلی تنظیموں کے بجٹ ان کی مالی ضرورتیں پوری نہ کر سکتے تھے اور انہیں جماعت کی اس معاملے میں بھی مدد کی ضرورت پڑتی رہتی تھی۔

انہی کی امارت کے دور میں مکرم ڈاکٹر مظفر احمد ظفر صاحب مرحوم کے زور دینے پر مجلس خدام الاحمدیہ کو حفاظتی انتظامات میں ساتھ ملایا گیا۔ محترم شاہد ملک صاحب اور مکرم ظاہر احمد صاحب نے اس معاملہ میں مجلس کو آگے لانے میں بڑا اہم کردار ادا کیا۔

مولانا مساجد کی تعمیر اور ان کے تبلیغی، تعلیمی اور تربیتی اثر کو اپنے تجربہ اور بصارت کی بنا پر خوب سمجھتے تھے۔ چنانچہ ان کی ہمیشہ کوشش رہتی تھی کہ اور مساجد بنیں، مزید مراکز قائم ہوں۔ ان کے آنے سے قبل امریکہ میں گنتی کی مساجد تھیں۔ ان کی کوشش کے آغاز کے بعد سے جو حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ اور حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ کے ارشادات، ہدایات اور خواہشات کی آئینہ دار تھی، امریکہ میں تعمیر مساجد میں بہت برکت پڑی۔ آج بفضل خدا امریکہ کی اکثر جماعتوں میں متعدد مساجد اور مراکز قائم ہیں۔ اس مقصد کے حصول کے لئے انہوں نے دن رات ہر فرد سے رابطہ کرنے کی کوشش کی اور چھوٹے بڑے کا فرق نہیں کیا۔

جس طرح اس دور کے امریکہ کی آبادی دنیا بھر کے مختلف خطوں سے آئے ہوئے لوگوں پر مشتمل ہے اسی طرح امریکی جماعت احمدیہ بھی مختلف قومیتوں، تہذیبوں اور رنگ و نسل کی دلکش تصویر ہے۔ اس تصویر کی خوبصورتی اجاگر کرنے کے لئے ضروری ہے کہ اس کے سب حصوں میں ہم آہنگی ہو، تعاون ہو اور توازن ہو۔ مولانا نے اس ضرورت کو سمجھا اور جیسے رسول کریم ﷺ نے صدیوں پہلے مدینے میں انصار اور مہاجرین کے درمیان نظام مواخات قائم فرمایا، مرحوم نے امریکہ کی مختلف جماعتوں کے دورے کئے اور مختلف اراکین کے درمیان بھائی چارے کی بنیاد ڈالی جس سے جماعت کے کمزور حصوں میں بیداری کی روح دوڑ گئی۔ ان کا یہ قدم حضرت مفتی محمد صادق صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی امریکہ میں اس کوشش کی بازگشت ہے جو انہوں نے مختلف رنگ و نسل میں بھائی چارے کے لئے فرمائی اور اس کے لئے رین بو کوالیشن (Rainbow Coalition) کی اصطلاح وضع فرمائی جو آج بھی امریکی سیاستدان شوق سے استعمال کرتے ہیں۔

مولانا مرحوم کے دور امارت میں ان کے ارشاد پر مجھے صد سالہ جوبلی کے وعدوں کی وصولی کا موقع بھی ملا جس میں ان کی رہنمائی سے خاطر خواہ کامیابی نصیب ہوئی۔

مرحوم ہمیشہ وطن کا لباس زیب تن فرماتے اور سر پر پگڑی ہوتی۔ ہر کسی سے خندہ پیشانی سے ملتے اور باوجود اپنے اعلیٰ علم اور لمبے تجربے کے انکساری کا عمدہ اسلامی نمونہ تھے۔ کئی دفعہ ملتے تو ہاتھ ملانے پر بہت دیر تک ہاتھ پکڑے رکھتے۔ مجھے امید ہے کہ اس عرصہ میں ضرور دعا کرتے رہتے ہونگے۔ اللہ تعالیٰ مرحوم کی نیکیوں کو زندہ رکھے اور انہیں اعلیٰ علیین میں جگہ دے۔ آمین

## سب سے پیارا نذرانہ

سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

"جہاں تک میرے دل کا تعلق ہے میں آپ کو یقین دلاتا ہوں کہ اس سے زیادہ پیارا اور اس سے زیادہ عزیز نذرانہ میرے لئے اور کوئی نہیں ہوگا کہ احمدی خواہ وہ مرد ہو یا عورت، بچہ ہو یا بوڑھا، مجھے دعا کے ساتھ یہ لکھے کہ میں خدا تعالیٰ کے فضل کے ساتھ ان لوگوں میں داخل ہو گیا ہوں جو اللہ تعالیٰ کی طرف بلاتے ہیں جن کا عمل صالح ہے"۔

(خطبہ جمعہ فرمودہ ۲۸/جنوری ۱۹۸۳ء)


ٹریول کی دنیا میں ایک نام

KMAS TRAVEL

**پی آئی اے کے منظور شدہ ایجنٹ**

جرمنی بھر سے تمام دنیا میں بالخصوص پاکستان سفر کرنے والوں کے لئے خوشخبری

پی آئی اے، گلف، امارات اور دوسری ہوائی کمپنیوں کے ٹکٹ حاصل کرنے کے لئے آپ کی خدمت کے لئے پیش پیش۔ ہر قسم کی پریشانی سے بچنے کے لئے اپنے سفر کے پروگرام کو قبل از وقت ترتیب دیں اور بکنگ کے لئے ہماری خدمات حاصل کریں۔ حج اور عمرہ کی بکنگ جاری ہے

رابطہ: مسرور محمود + کاشف محمود

Dieselstr.20 , 64293 Darmstadt . Germany

Tel: 06150-866391 Fax: 06150-866394

Mobile: 0170-5534658

## جماعت احمدیہ گنی بساؤ (مغربی افریقہ) میں

# جلسہ ہائے سیرۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم

(رپورٹ: رشید احمد طیب۔ مبلغ سلسلہ گنی بسائو)

ماہ ربیع الاوّل میں ولادت باسعادت آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کے حوالہ سے جماعت احمدیہ گنی بساؤ کی طرف سے حسب معمول مختلف دیہات و قصبات میں جلسہ ہائے سیرت النبی ﷺ منعقد کئے گئے۔

ضمناً عرض ہے کہ گنی بساؤ میں مسلمانوں میں دیگر کئی قسم کی بدعات وغیرہ کے ساتھ ساتھ ربیع الاوّل کے مہینہ میں ولادت نبویؐ کے منانے کے حوالہ سے بھی عجیب قسم کی رسومات و بدعات جڑیں پکڑ چکی ہیں۔ مثلاً ربیع الاول کے آغاز سے ہی مساجد میں سفید جھنڈا لہرایا جاتا ہے جس کا طریق یہ ہے کہ تمام مسلمان مل کر بلند آواز سے لا الہ الا اللہ کا ورد کرتے ہوئے جھنڈے کو لہراتے ہیں اور یہ اعتقاد بھی ان میں پایا جاتا ہے کہ اس جھنڈے کو چھونے کے نتیجہ میں گناہ معاف ہو جاتے ہیں۔ یہ جھنڈا ماہ ربیع الاوّل کے اختتام تک مسجد میں لگا رہتا ہے اور اس کو اتارتے وقت بھی باقاعدہ سب لوگ جمع ہو کر اتارتے ہیں۔ اس طرح ربیع الاوّل کو جب سیرت النبیؐ کا جلسہ منعقد کیا جاتا ہے تو جب کوئی نعت وغیرہ پڑھتا ہے یا سیرت النبیؐ کا کوئی پہلو بیان کرتا ہے تو عورتیں اور مرد مل کر چٹکیاں بجاتے ہیں۔ عورتیں ایک ہی قسم کا لباس سلوا کر پہنتی ہیں۔ اسی طرح تقریر کرنے والے کو یا نعت پڑھنے والے کو پیسے دئے جاتے ہیں۔

جماعت احمدیہ کی طرف سے منعقد کئے گئے ہر جلسہ سیرت النبیؐ کے آغاز میں احباب جماعت کو اس دن اور اس جلسہ کی اہمیت اور فلاسفی سے آگاہ کیا جاتا ہے اور واضح کیا جاتا ہے کہ کس طرح ہمیں اپنے پیارے آقا و مولیٰ حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کی یاد منانی چاہئے۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کی حیات طیبہ سے ایمان افروز واقعات سنائے جاتے ہیں اور تلقین کی جاتی ہے کہ ہم اپنی زندگیوں کو رسول کریمؐ کی تعلیمات کی روشنی میں بسر کریں۔

امسال اللہ تعالیٰ کے فضل وکرم سے جماعت احمدیہ گنی بساؤ کی مختلف جماعتوں میں سیرت النبیؐ کے جو جلسے منعقد ہوئے ان کی تفصیل پیش خدمت ہے:۔

### جلسہ سیرت النبی ﷺ

### بمقام یمبرین (Yembren)

یمبرین (Yembren) گنی بساؤ کے ساؤتھ ریجن میں ایک بڑی جماعت ہے اور نہایت ہی مخلص جماعت ہے جو دارالحکومت سے ۳۰۰ کلومیٹر کے فاصلہ پر واقع ہے۔ گاڑی دشوار گزار راستوں سے گزرتی ہوئی آٹھ گھنٹوں میں اس گاؤں پہنچتی ہے۔

امسال مکرم امیر صاحب نے ۱۲؍ربیع الاول کی مناسبت سے ٹومبولی (Tomboli) ریجن کی اس جماعت یمبرین (Yembren) میں جلسہ سیرت النبیؐ منعقد کرنے کا پروگرام بنایا۔ لہٰذا مکرم حمید اللہ صاحب ظفر، امیر جماعت ایک وفد کے ہمراہ اس جلسہ میں شرکت کے لئے مذکورہ گاؤں پہنچے۔ قبل ازیں نیشنل ریڈیو پر باقاعدہ اس جلسہ کے انعقاد کے لئے اعلان کروائے گئے تھے۔ اس علاقہ کی ۲۰ مختلف جماعتوں سے احباب جماعت بڑے بڑے لمبے پیدل سفر کر کے جلسہ میں شمولیت کی غرض سے تشریف لائے۔

جلسہ کا آغاز مغرب وعشاء کی نمازوں کے بعد کیا گیا اور یہ جلسہ اڑھائی گھنٹے تک جاری رہا۔ مکرم امیر صاحب نے لوکل زبان میں آنحضرت ﷺ کی حیات طیبہ پر روشنی ڈالی اور احباب کو اپنی زندگیاں رسول کریمؐ کی تعلیمات کے مطابق گزارنے کی تلقین کی۔ مکرم امیر صاحب کے خطاب کا رواں ترجمہ دو علاقائی زبانوں ٹانڈا (Tanda) اور سوسو (Sosu) میں کیا گیا۔ احباب جماعت کی سہولت کے لئے جنریٹر اور لاؤڈ سپیکر کا انتظام بھی کیا گیا تھا۔

بعد ازاں ڈیڑھ گھنٹہ تک دلچسپ مجلس سوال وجواب ہوئی جس میں مکرم امیر صاحب نے احباب جماعت کے سوالات کے تسلی بخش جوابات دئے۔ اس پروگرام کی حاضری اللہ تعالیٰ کے فضل سے ۵۰۰ سے زائد تھی۔ پروگرام کے اختتام پر کھانے سے تواضع کی گئی۔ مقامی جماعت نے مہمانوں کی تواضع کے لئے گائے ذبح کی۔

اس موقع پر مقامی ریڈیو کے نمائندگان حاضر ہوئے اور انہوں نے مکرم امیر صاحب سے انٹرویو کیا اور پروگرام کو ریکارڈ کر کے مقامی ریڈیو پر نشر کیا۔ اَلْحَمْدُلِلّٰہِ عَلٰی ذٰلِکَ۔

☆......☆......☆......☆

### جلسہ سیرت النبی ﷺ

### بمقام سینچاں سُرو (Sinchan Suru)

خدا تعالیٰ کے فضل وکرم سے مورخہ ۳؍جون ۲۰۰۱ء (۱۱؍ربیع الاول) کو سینچاں سرو میں جلسہ سیرت النبی ﷺ منعقد کیا گیا۔ اس جلسہ کو ایک امتیاز یہ بھی حاصل ہوا کہ اس موقع پر اس گاؤں میں جماعت احمدیہ کی طرف سے مسجد کی تعمیر کا سنگ بنیاد بھی رکھا گیا۔ مکرم حمید اللہ صاحب ظفر امیر جماعت گنی بساؤ نے نماز ظہر کے بعد مسجد کا سنگ بنیاد رکھا۔ اس موقع پر موجود ریجنل مبلغ مکرم رشید احمد طیب صاحب اور پھر مختلف مہمانوں نے اپنے اپنے گاؤں کی نمائندگی میں باری باری اینٹیں رکھیں۔ اجتماعی دعا کے ساتھ یہ تقریب ختم ہوئی۔

اس کے معاً بعد جلسہ سیرت النبی ﷺ تلاوت قرآن کریم سے شروع ہوا۔ مکرم امیر صاحب نے مساجد کی تعمیر کی اہمیت قرآن و سنت کے حوالہ سے بیان کی اور پھر سیرت النبیؐ کے مختلف پہلوؤں پر روشنی ڈالی۔ امیر صاحب کے خطاب کے بعد مختلف احباب، غیر احمدی دوستوں نے اپنے خیالات کا اظہار کیا اور دعا کے ساتھ یہ تقریب اختتام کو پہنچی۔ اس جلسہ کی حاضری ۱۲۵ رہی۔ ریجنل ریڈیو بافاٹا نے اس پروگرام کی مکمل رپورٹ اور حاضرین کے تاثرات نشر کئے۔

☆......☆......☆......☆

### جلسہ سیرت النبی ﷺ

### بمقام کمامڈو (Camamdu)

مورخہ ۸؍جون کو یہاں جلسہ سیرت النبیؐ منعقد کیا گیا۔ اس گاؤں کے صرف چیف ابھی جماعت میں داخل ہوئے تھے۔ انہوں نے اپنے سرکردہ دوستوں اور امام مسجد سے مشورہ کر کے جماعت احمدیہ کو دعوت دی کہ ان کے گاؤں میں پروگرام رکھا جائے۔ چنانچہ خاکسار رشید احمد طیب مقامی دوست علی سو صاحب کے ہمراہ مذکورہ دن بعد از نماز مغرب اس گاؤں میں پہنچا۔ اور گاؤں کی مسجد میں احباب کے جمع ہونے پر تلاوت قرآن کریم سے جلسہ شروع کیا گیا۔

خاکسار نے ملک کی معروف قومی زبان کریول میں پہلے سیرۃ النبیؐ کے موضوع پر روشنی ڈالی اور پھر جماعت احمدیہ کا تفصیلی تعارف بیان کیا۔ مکرم علی سو صاحب نے قبائلی زبان فُلا (Fula) میں ترجمانی کے فرائض ادا کئے۔ رات قریباً ساڑھے دس بجے تک پروگرام جاری رہا۔ جلسہ ختم ہونے پر احباب نے بیک زبان اقرار کیا کہ جماعت احمدیہ کے حوالے سے ان کے جملہ شکوک و شبہات دور ہو گئے ہیں اور خدا کے فضل سے ۲۰۰ افراد جماعت میں داخل ہوئے۔ اَلْحَمْدُلِلّٰہِ عَلٰی ذٰلِکَ. اَللّٰھُمَّ ثَبِّتْ اَقْدَامَھُمْ. آمین.

☆......☆......☆......☆

### جلسہ سیرت النبی ﷺ

### بمقام سینچاں محمد

### (Sinchan Muhammad)

۱۲؍جون ۲۰۰۱ء کو نماز مغرب کے بعد تلاوت قرآن کریم کے ساتھ جلسہ کا آغاز ہوا۔ بعدہ خاکسار (رشید احمد طیب، مبلغ سلسلہ) نے سیرت النبیؐ کے مختلف پہلو اپنی تقریر میں بیان کئے۔ اس کے بعد مجلس سوال وجواب ہوئی جس میں جماعت احمدیہ کے متعلق زیادہ تر سوالات تھے۔ جلسے کے اختتام پر جماعت احمدیہ کی طرف سے اس گاؤں کی مسجد کی چھت کے لئے جستی (Zink) کی چادریں دی گئیں۔ گاؤں کے پورے احباب اس پر بہت خوش ہوئے۔ اس جلسہ کی حاضری ۱۲۵ رہی۔

☆......☆......☆......☆

### جلسہ سیرت النبی ﷺ

### بمقام لنکٹے موٹے

### (Linkete Mode)

مورخہ ۲۳؍جون ۲۰۰۱ء کو یہاں جلسہ سیرت النبیؐ منعقد کیا گیا۔ اس جلسہ میں مکرم حمید اللہ ظفر صاحب امیر جماعت احمدیہ گنی بساؤ اور مبلغ سلسلہ مکرم فضل احمد مجوکہ صاحب بھی شرکت کے لئے تشریف لائے۔ اہالیان گاؤں ایک عرصہ سے اسی قسم کے بڑے پروگرام کے متمنی تھے اور آس پاس کے دیہات کو دعوت شرکت دی گئی تھی۔

نماز مغرب وعشاء کے بعد تلاوت قرآن کریم سے آغاز ہوا۔ چند لوکل احباب اور معلمین نے تقاریر کیں اور پھر مکرم امیر صاحب نے سیرۃ النبیؐ کے مختلف پہلوؤں پر روشنی ڈالتے ہوئے سیر حاصل تقریر کی اور جماعت احمدیہ کا تعارف کراتے ہوئے سوالات وغیرہ کرنے کا موقع دیا۔ لیکن حاضرین نے اپنے تاثرات میں اس بات کا اظہار کیا کہ جماعت کے متعلق ہمارے بہت سے شکوک و شبہات اس جلسہ میں شرکت سے دور ہو گئے ہیں۔ یہ جلسہ رات ایک بجے تک جاری رہا اور حاضری ۵۰۴ رہی۔ اَلْحَمْدُلِلّٰہِ عَلٰی ذٰلِکَ

☆......☆......☆......☆

ان جلسہ ہائے سیرت النبی ﷺ کے علاوہ بھی جن جماعتوں میں اجلاسات منعقد کئے گئے ان کے اسماء درج ذیل ہیں:

سنچاں عمر (Sinchan Umaru)، فریم (Farim)، سنچاں یوبا (SinchanYuba)، تناجانکے (tabajdanke)، سنچاں یوبا II (Sinchan Yuba II)، کمانڈے (Camanday)، کولی کنڈا (KoliKunda)، سوناکو (Sonako)، سنچاں انجاء (Sinchan Ndjae)، گولیرے (Golleray)، بوبوریں (Buborim)، مانسالیا (Mansalia)، سمبور (Sambor)۔

احباب سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ان جلسوں کی برکات سے سب شرکاء کو دائمی حصہ دے۔ اور یہ ملک نور مصطفوی سے جگمگا اٹھے۔


THOMPSON & CO SOLICITORS

Consult us for your legal requirements such as Immigration & Nationality, Conveyancing & Employment, Welfare Benefits, Personal Injury, Family & Ancillary Proceedings,, Wills & Probate, Criminal Litigation

Contact:

Anas A.Khan, John Thompson

Solicitors

1st floor 48 Tooting High Street
London SW17 0RG

Tel: 020 8333 0921+020 8767 5005

Fax: 020 8871 9398

Mobile: 0780-3298065

بقیہ:خطاب جلسہ سالانہ جرمنی از صفحہ نمبر ۲

سے بہت زیادہ رحم کرے گا جتنا تو اس بچے پر کرتا ہے کیونکہ وہ خدا ارحم الراحمین ہے "۔(الادب المفرد للبخاریؒ باب رحمة العیال)

سَہَل اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اللہ تبارک و تعالیٰ کے کچھ بندے ایسے بھی ہیں جن سے قیامت کے دن اللہ نہ بات کرے گا اور نہ ان کو پاک ٹھہرائے گا اور نہ ان کی طرف دیکھے گا"۔ یہ بہت ہی بڑی تنبیہ ہے اور اللہ تعالیٰ کی انتہائی ناراضگی کو ظاہر کرتی ہے۔ اللہ تعالیٰ تو سب کو دیکھ رہا ہے مگر بعض دفعہ انسان سے نظریں اس طرح پھیرتا ہے کہ انسان محسوس کرتا ہے کہ مجھے نہیں دیکھ رہا۔

حضور سے دریافت کیا گیا کہ یارسول اللہ وہ کون لوگ ہیں؟ حضور نے فرمایا: "ایسا شخص جو اپنے والدین سے بیزار ہو اور ان سے بے رغبتی رکھتا ہو"۔ اس سے بھی اللہ تعالیٰ صرف نظر فرمائے گا۔ "اور ایسا شخص جو اپنی اولاد سے بیزار ہو" اس پر بھی اللہ تعالیٰ رحم کی نگاہ نہیں ڈالے گا۔ "اور ایسا شخص جسے اس کی قوم نے نوازا تو اس نے ان کی نوازشات کی ناقدری کی ہو اور ان سے بے تعلقی کا اظہار کیا ہو"۔(مسند احمد بن حنبلؒ)

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ سب لوگوں سے اچھے اخلاق کے مالک تھے۔ ایک بار آپؐ نے مجھے کسی کام کے لئے بھیجا۔ مَیں نے کہا مَیں نہیں جاؤں گا۔ لیکن دل میں میرے یہ تھا کہ مَیں حضورؐ کے حکم کی بجا آوری کے لئے ضرور جاؤں گا۔ بہرحال مَیں چل پڑا اور بازار میں کھیلتے ہوئے بچوں کے پاس سے گزرا۔ آنحضرت ﷺ تشریف لائے اور پیچھے سے میری گردن پکڑ لی۔ مَیں نے مڑ کر آپ کی طرف دیکھا تو آپ ہنس رہے تھے۔ آپؐ نے فرمایا: "اُنیس! جس کام کی طرف مَیں نے تجھے بھیجا تھا وہاں گئے"۔ مَیں نے عرض کی: "ہاں یارسول اللہ!۔ انسؓ کہتے ہیں خدا کی قسم! مَیں نے نو سال تک حضورؐ کی خدمت کی، مجھے علم نہیں کہ آپؐ نے کبھی فرمایا ہو کہ تُو نے یہ کام کیوں کیا یا کوئی کام نہ کیا تو آپ نے فرمایا ہو کہ تم نے یہ کام کیوں نہیں کیا۔(مسلم کتاب الفضائل۔باب کان رسول الله احسن الناس خلقًا)

گویا کہ آپؐ حضرت انس سے بہت ہی شفقت فرمایا کرتے تھے اور اگر وہ اپنے کام سے غفلت بھی برتتے تھے تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم اس بات کو معاف فرمادیا کرتے تھے۔

حضرت عبداللہ بن جعفرؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ جب سفر سے واپس آتے تو اہل بیت کے بچے بھی آپؐ کے استقبال کے لئے جاتے۔ ایک دفعہ جب آپؐ سفر سے آئے تو سب سے پہلے مجھے آپؐ تک پہنچایا گیا۔ آپؐ نے مجھے گود میں اٹھالیا۔ پھر حضرت فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے دو بیٹوں امام حسنؓ یا امام حسینؓ میں سے کسی ایک کو لایا گیا۔ تو آپؐ نے اسے اپنے پیچھے بٹھالیا۔ اس طرح مدینہ منورہ میں اس حال میں داخل ہوئے کہ ایک اونٹ پر ہم تین سوار تھے"۔(مسند احمد بن حنبل، مسند اهل البيت)

اب اونٹوں کا زمانہ تو نہیں رہا لیکن بچوں کو پیار سے اپنے ساتھ بٹھانا اگر سواری کرتے ہیں تو سواری میں بٹھالینا، موٹر چلاتے ہیں تو موٹر میں گود میں بٹھالینا یہ بھی سنت نبوی کے مطابق ہے۔ مَیں بھی بچوں میں اس سنت پر عمل کیا کرتا تھا اور موٹر چلاتے ہوئے اپنی بچیوں کو باری باری اپنی گود میں بٹھالیا کرتا تھا۔

ایک روایت بخاری کتاب الادب سے حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ تعالیٰ عنہما کی ہے کہ رسول کریم ﷺ مجھے اٹھا کر اپنی ایک ران پر بٹھالیتے تھے اور حسنؓ کو دوسری ران پر۔ پھر انہیں بھینچ لیتے اور یہ دعا کرتے: "اے اللہ! تو ان دونوں پر رحم فرما، مَیں بھی ان سے رحم کا سلوک کرتا ہوں"۔(بخاری کتاب الأدب)

اب سیرت حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰة والسلام میں حضرت یعقوب علی عرفانی صاحبؓ کی روایت ہے کہ "آپ بچوں کو گود میں اٹھائے ہوئے باہر نکل آیا کرتے تھے اور سیر میں بھی اٹھالیا کرتے تھے۔ اس میں کبھی آپؑ کو تامل نہ ہوتا تھا۔ اگرچہ خدام جو ساتھ ہوتے وہ خود اٹھانا اپنی سعادت سمجھتے۔ مگر حضرت بچوں کی خواہش کا احساس یا اُن کے اصرار کو دیکھ کر آپ اٹھالیتے اور ان کی خوشی پوری کر دیتے۔ پھر کچھ دور جاکر کسی خادم کو دے دیتے"۔ یعنی اس طرح اٹھا کر لئے پھرتے پھر کچھ دیر بعد لوگوں کی خواہش کے پیش نظر کسی ایک خادم کے سپرد بھی کر دیتے تھے۔ "صاحبزادی امتہ النصیر کی وفات پر ان کا جنازہ بھی حضور نے اپنے ہاتھوں پر اٹھایا تھا اور چھوٹے بازار سے باہر نکلنے تک یعنی اڈّا خانہ تک حضور ہی اٹھائے ہوئے لے گئے تھے"۔

(سیرت حضرت مسیح موعودؑ مصنفه یعقوب علی عرفانی صفحه ۳۸۹)

حضرت مولوی عبدالکریم صاحب سیالکوٹیؓ کی روایت ہے:

"بارہا مَیں نے دیکھا ہے۔ اپنے اور دوسرے بچے آپ کی چارپائی پر بیٹھے ہیں۔ اور آپ کو مضطر کر کے پائنتی پر بٹھادیا ہے اور اپنے بچپنے کی بولی میں مینڈک اور کوے اور چڑیا کی کہانیاں سنا رہے ہیں اور گھنٹوں سنائے جا رہے ہیں اور حضرت ہیں کہ بڑے مزے سے سنے جا رہے ہیں۔ گویا کوئی مثنوی ملائے روم سنا رہا ہے۔ حضرت بچوں کو مارنے اور ڈانٹنے کے سخت مخالف ہیں۔ بچے کیسے ہی بسوریں، شوخی کریں، سوال میں تنگ کریں اور بے جا سوال کریں اور ایک موہوم اور غیر موجود شے کے لئے حد سے زیادہ اصرار کریں، آپ نہ تو کبھی مارتے ہیں، نہ جھڑکتے ہیں اور نہ کوئی خفگی کا نشان ظاہر کرتے ہیں"۔(سیرت مسیح موعودؑ صفحه ۳۵)

## بچوں کی تربیت کہانیوں کے ذریعہ

بچوں کو اچھی کہانیاں بھی سنانی چاہئیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰة والسلام کے متعلق روایت ہے، آپ نے فرمایا: "اچھی کہانی سنادینی چاہئے اس سے بچوں کو عقل اور علم آتا ہے"۔

(سیرت حضرت اقدس مسیح موعودؑ از یعقوب علی عرفانی صاحب صفحه ۳۸۴)

مَیں بھی اردو کلاس میں بعض کہانیاں بچوں کے لئے سنایا کرتا تھا اور خود بھی بنا بنا کر سناتا رہتا تھا۔ بچے بہت دلچسپی لیتے تھے۔ انہیں اردو بھی آجاتی تھی اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی سنت پر عمل کرنے کی مجھے توفیق مل جاتی تھی۔

## بچوں سے مساوات اور انصاف کا سلوک کرو

حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ان کے ابّاجان ان کو آنحضرت ﷺ کی خدمت میں لائے اور عرض کیا کہ مَیں نے اپنے اس بچے کو ایک غلام تحفۃً دیا ہے۔ حضورؐ نے فرمایا کیا تم نے اپنے ہر بیٹے کو ایسا تحفہ دیا ہے؟۔ میرے ابا نے عرض کیا، نہیں حضور۔ آپؐ نے فرمایا یہ تحفہ واپس لے لو۔

ایک اور روایت میں ہے کہ حضور نے فرمایا: "اللہ تعالیٰ سے ڈرو اور اپنی اولاد سے انصاف اور مساوات کا سلوک کرو"۔

اب یاد رکھنا چاہئے کہ بعض بچے ماں باپ کو زیادہ پیارے ہوتے ہیں مگر جو کم پیارے ہیں ان سے بھی انصاف کا معاملہ لازمی ہے۔ اگر انصاف نہیں کریں گے تو بچوں میں ایک دوسرے سے بھی بخل اور نفرت پیدا ہوگی۔

"اس پر میرے والد نے وہ تحفہ واپس لے لیا۔ ایک اور روایت میں ہے کہ حضور نے فرمایا: "مجھے اس ہبہ کا گواہ نہ بناؤ کیونکہ میں ظلم کا گواہ نہیں بن سکتا"۔

(بخاری کتاب الهبة، باب الهبة للولد. واذا أعطى بعض ولده شيئا)

حضرت مسیح موعود علیہ السلام بچوں کو سزا دینے کے سخت مخالف تھے۔ یعنی حضرت مسیح موعودؑ کی یہ نصیحت تھی اور بڑی سختی سے ہدایت تھی کہ سکول میں بچوں کو استاد سونٹیاں نہ مارا کریں۔ مدرسہ تعلیم الاسلام میں جب کبھی کسی استاد کے خلاف شکایت آتی کہ اس نے کسی بچے کو مارا ہے تو سخت ناپسند فرماتے اور متواتر ایسے احکام نافذ فرمائے گئے کہ بچوں کو جسمانی سزا نہ دی جاوے۔ چھوٹے بچوں کے متعلق فرمایا کرتے تھے کہ وہ خدا تعالیٰ کی طرف سے تو مکلّف ہیں ہی نہیں پھر تمہارے مکلف کیونکر ہو سکتے ہیں"۔

(سیرت حضرت مسیح موعودؑ از یعقوب علی عرفانی صاحب صفحه ۳۶۵)

مطلب ہے ابھی ان کی عمریں نہیں ہیں کہ خدا تعالیٰ کو جواب دیں تو آپ ان کی بلوغت سے پہلے ان پر سختی کرنے کے مجاز نہیں ہیں۔

ایک حدیث ہے مسلم کتاب الفضائل سے۔ حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک دفعہ آنحضرت ﷺ تشریف لائے۔ مَیں بچوں کے ساتھ کھیل رہا تھا۔ آپؐ نے ہم سب کو سلام کیا اور مجھے اپنے ایک کام کے لئے بھیجا اور اس وجہ سے مَیں اپنی ماں کے پاس دیر سے پہنچا۔ میری ماں نے مجھ سے دیر سے آنے کی وجہ پوچھی تو مَیں نے جواب دیا کہ آنحضرت ﷺ نے مجھے کسی کام کے لئے بھیجا تھا۔ میری ماں نے پوچھا وہ کام کیا تھا؟ مَیں نے جواب دیا: "ایک راز کی بات تھی"۔ میری ماں نے کہا تو پھر حضور کا راز کسی کو نہ بتائیو۔ حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے یہ واقعہ بیان کرتے ہوئے اپنے ملازم ثابت سے فرمایا: "اے ثابت! اگر وہ راز کی بات میں کسی کو بتا سکتا تو تجھے ضرور بتا دیتا"۔(مسلم کتاب الفضائل)

## نماز کی نصیحت

حضرت عمرو بن شعیب رضی اللہ تعالیٰ عنہ اپنے باپ کے واسطہ سے اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا: "جب تمہارے بچے سات سال کے ہو جائیں تو انہیں نماز پڑھنے کی تاکید کیا کرو۔ اور جب وہ دس سال کے ہو جائیں تو نماز نہ پڑھنے پر کچھ سختی کرو"۔ مگر یہ سختی معمولی سختی ہونی چاہئے۔ تھوڑے سے پیٹھ کر ایک دو تھپڑ ہلکے سے مار دئے۔ اس سے زیادہ سونٹیوں وغیرہ سے سختی ہرگز مراد نہیں ہے۔ اس کو رسول اللہ ﷺ ہرگز پسند نہیں فرمایا کرتے تھے۔ "جب وہ دس سال کے ہو جائیں تو پھر کچھ سختی کیا کرو۔ اور اس عمر میں ان کے بسترے بھی الگ کر دو یعنی ان کو الگ الگ بستر پر سلایا کرو۔

(ابوداؤد باب متى يؤمر الغلام بالصلوٰة)

جب بارہ سال کے ہو جائیں تو پھر ان پر کسی قسم کی سختی کی اجازت نہیں ہے۔ پھر ان کا معاملہ خدا تعالیٰ پر چھوڑ دو۔ تمہاری بچپن کی تربیت ان کے کام آئے گی یا تمہاری دعائیں ان کے کام آئیں گی۔

## بچوں کو درست طریق پر نماز پڑھنے کی تربیت دینا

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی بخاری میں یہ روایت درج ہے: وہ کہتے ہیں کہ مَیں نے اپنی خالہ کے گھر رات گزاری۔ رات کو آنحضرت ﷺ نماز کے لئے کھڑے ہوئے۔ مَیں بھی حضور کے ساتھ


**fozman foods**

*BUYING GROUP FOR GROCERS & C.T.N. SHOPS*

2 SANDY HILL ROAD, ILFORD, ESSEX

TEL: 020 - 8553 3611

حضور کی بائیں طرف کھڑا ہوا۔ حضور نے مجھے سر سے پکڑا اور مجھے اپنی دائیں طرف کھڑا کر دیا۔

(بخاری کتاب الاذان۔ بابٌ اذا لم ینوِالامامُ اَن یَؤُمّ ثُم جآء قومٌ فأمَّهُم)

اب یہ بھی یاد رکھیں لڑکے ہوں تو امام کی دائیں طرف کھڑا ہونا چاہئے۔ لڑکیاں ہوں تو انہیں امام کے بائیں طرف کھڑا ہونا چاہئے۔

حضور ایدہ اللہ نے فرمایا اپنی اولاد سے پیار تو کرو لیکن یہ بھی یاد رکھو کہ اولاد کا زیادہ پیار بھی انسان کو بہت بڑے فتنوں میں ڈال دیتا ہے۔ مگر اکثر لوگ اپنی اولاد سے زیادہ پیار کے نتیجہ میں ان کو بگاڑ بھی دیتے ہیں اور بڑے ہو کر پھر ان کے گناہوں کے ذمہ دار ہو جاتے ہیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:-

"اپنی حالت کی پاک تبدیلی اور دعاؤں کے ساتھ ساتھ اپنی اولاد اور بیوی کے واسطے بھی دعا کرتے رہنا چاہئے کیونکہ اکثر فتنے اولاد کی وجہ سے انسان پر پڑ جاتے ہیں"۔(ملفوظات جلد پنجم۔ صفحہ ۴۵۶)

پھر حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں:-

"جب تک اولاد کی خواہش محض اس غرض کے لئے نہ ہو کہ وہ دیندار اور متقی ہو۔ اور خدا تعالیٰ کی فرمان بردار ہو کر اُس کے دین کی خادم بنے، بالکل فضول بلکہ ایک قسم کی معصیت اور گناہ ہے اور باقیات صالحات کی بجائے اس کا نام باقیات سیئات رکھنا جائز ہوگا"۔ یعنی ایسی اولاد کے متعلق یہ خیال کہ وہ نیک طور پر باقی رہیں گی یہ ایک وہم ہے۔ ایسی اولاد بدیوں کے ساتھ باقی رہتی ہے۔ "لیکن اگر کوئی شخص یہ کہے کہ میں صالح اور خدا ترس اور خادم دین اولاد کی خواہش کرتا ہوں تو اس کا یہ کہنا بھی نرا ایک دعویٰ ہی دعویٰ ہوگا جب تک کہ وہ خود اپنی حالت میں ایک اصلاح نہ کرے"۔

اب ماں باپ اولاد کے متعلق تو لازماً چاہتے ہیں کہ وہ نیک ہوں لیکن اپنی حالت نہیں بدلتے اور بچے بڑے ذہین ہوتے ہیں وہ اپنے ماں باپ کی اپنی حالت دیکھ لیتے ہیں اور جان لیتے ہیں کہ ان کو تو بدی سے محبت ہے اور ہمیں نیکی کی تعلیم دے رہے ہیں۔ اس لئے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے یہ نکتہ سکھایا ہے کہ جب تک اپنی حالت کی اصلاح نہ کرو تمہارا منہ سے بچوں کو نیک نصیحتیں کرنا کچھ فائدہ نہ دے گا۔ "اگر خود فسق و فجور کی زندگی بسر کرتا ہے اور مُنہ سے کہتا ہے کہ میں صالح اور متقی اولاد کی خواہش کرتا ہوں تو وہ اپنے اس دعویٰ میں کذاب ہے۔ صالح اور متقی اولاد کی خواہش سے پہلے ضروری ہے کہ وہ خود اپنی اصلاح کرے اور اپنی زندگی کو متقیانہ زندگی بنادے۔ تب اس کی ایسی خواہش ایک نتیجہ خیز خواہش ہوگی اور ایسی اولاد حقیقت میں اس قابل ہوگی کہ اس کو باقیات صالحات کا مصداق کہیں لیکن اگر یہ خواہش صرف اس لئے ہو کہ ہمارا نام باقی رہے اور وہ ہمارے املاک و اسباب کی وارث ہو یا وہ بڑی نامور اور مشہور ہو اس قسم کی خواہش میرے نزدیک شرک ہے"۔(ملفوظات۔ جلد دوم۔ صفحہ ۳۷۰،۳۷۱)

حضرت مولوی عبدالکریم صاحبؓ کی ایک اور روایت ہے: "آپ بچوں کی خبر گیری اور پرورش اس طرح کرتے ہیں کہ ایک سرسری دیکھنے والا گمان کرے کہ آپ سے زیادہ اولاد کی محبت کسی کو نہ ہوگی۔ اور بیماری میں اس قدر توجہ کرتے ہیں اور تیمارداری اور علاج میں ایسے محو ہوتے ہیں کہ گویا اور کوئی فکر ہی نہیں۔ مگر باریک بین دیکھ سکتا ہے کہ یہ سب کچھ اللہ تعالیٰ کے لئے ہے اور خدا کے لئے اس کی ضعیف مخلوق کی رعایت اور پرورش مد نظر ہے۔ آپ کی پہلوٹھی بیٹی عصمت لدھیانہ میں ہیضہ سے بیمار ہوئی۔ آپ اس کے علاج میں یوں دوا دہی کرتے کہ گویا اس کے بغیر زندگی محال ہے اور ایک دنیادار دنیا کی عرف و اصطلاح میں اولاد کا بھوکا اور شیفتہ اس سے زیادہ جانکاہی کر نہیں سکتا۔ مگر جب وہ مر گئی، آپ یوں الگ ہو گئے کہ گویا کوئی چیز تھی ہی نہیں اور جب سے کبھی ذکر تک نہیں کیا کہ کوئی لڑکی تھی"۔

(سیرت مسیح موعودؑ۔ مصنفہ حضرت مولانا عبدالکریم صاحب سیالکوٹیؓ صفحہ ۵۳)

## حضرت اماں جانؓ کا طریق تربیت

اب حضرت پھوپھی جان نواب مبارکہ بیگم صاحبہ حضرت اماں جانؓ کے تربیت کے متعلق کچھ اصول بیان کرتی ہیں جو آپ کے لئے ہمیشہ کے لئے رہنما اصول ہیں۔ اسی طریق پر اگر آپ اپنے بچوں کی تربیت کریں تو انشاء اللہ بڑے ہونے تک وہ نیک رہیں گے۔ فرماتی ہیں:

"اصولی تربیت میں مَیں نے اس عمر تک بہت مطالعہ عام و خاص لوگوں کا کر کے بھی حضرت والدہ صاحبہ سے کسی کو بہتر نہیں پایا۔ آپ نے دنیوی تعلیم نہیں پائی............ مگر جو آپ کے اصول اخلاق و تربیت ہیں ان کو دیکھ کر میں نے یہی سمجھا ہے۔ کہ خاص خدا کا فضل اور خدا کے مسیح کی تربیت کے سوا اور کچھ نہیں کہا جاسکتا کہ یہ سب کہاں سے سیکھا؟"

"بچے پر ہمیشہ اعتبار اور بہت پختہ اعتبار ظاہر کر کے اس کو والدین کے اعتبار کی شرم اور لاج ڈال دینا یہ آپ کا بڑا اصول تربیت ہے"۔ تو بچے پر اعتبار کریں اور اس کو شک سے نہ دیکھا کریں۔ اگر کوئی غلط بھی کام کر رہا ہے تو آپ کی اعتبار کی نظروں کے تابع وہ اصلاح پذیر ہو جائے گا۔ اور یہ سمجھتے ہوئے کہ مجھ پر اعتبار کیا جاتا ہے اللہ تعالیٰ کے فضل سے آئندہ وہ آپ کو غلط باتیں بتانے کی کوشش نہیں کرے گا۔

"جھوٹ سے نفرت" یہ بہت ہی بنیادی تربیت ہے۔ بچپن میں ہی بچوں کو جھوٹ سے نفرت دلانا بہت ہی ضروری ہے۔ "ہم لوگوں سے بھی آپؓ ہمیشہ یہی فرماتی رہیں کہ بچہ میں یہ عادت ڈالو کہ وہ کہنا مان لے۔ پھر بیشک بچپن کی شرارت بھی آئے تو کوئی ڈر نہیں"۔ شرارتوں کو برداشت کرلیں مگر جھوٹ کو برداشت نہ کریں۔ جس وقت بھی روکا جائے گا باز آجائے گا اور اصلاح ہو جائے گی۔ فرماتی ہیں کہ اگر ایک بار تم نے کہنا ماننے کی پختہ عادت ڈال دی تو پھر ہمیشہ اصلاح کی امید ہے۔ یہی آپ نے ہم لوگوں کو سکھا رکھا تھا۔ اور کبھی ہمارے وہم و گمان میں بھی نہیں آسکتا تھا کہ ہم والدین کی عدم موجودگی کی حالت میں ان کے منشاء کے خلاف کر سکتے ہیں۔

حضرت اماں جان ہمیشہ فرماتی تھیں کہ 'میرے بچے جھوٹ نہیں بولتے' اور یہی اعتبار تھا جو ہم کو جھوٹ سے بچاتا، بلکہ اور زیادہ متنفر کرتا تھا"۔

مَیں نے بھی یہ نسخہ اپنی بچیوں کے اوپر استعمال کر کے دیکھا ہے اور بہت زیادہ ان کو بچپن سے جھوٹ سے نفرت کی عادت ڈالی ہے۔ حضور ایدہ اللہ نے فرمایا کہ الحمدللہ کہ اللہ تعالیٰ نے میری بچیوں میں بچپن سے ہی جھوٹ سے نفرت پیدا کر دی ہے اور کبھی وہ جھوٹ نہیں بولتیں۔ کم از کم میرے علم میں نہیں ہے۔

حضرت اماں جانؓ کا سختی کرنا حضرت نواب مبارکہ بیگم صاحبہ کو یاد نہیں۔ کہتی ہیں میرے علم میں تو کبھی آپ نے ایسی سختی نہیں کی۔ لیکن آپ کا ایک رعب تھا۔ وہ رعب ہم پر طاری رہتا تھا اور اس رعب کے تابع ہم اصلاح کی کوشش کرتے تھے۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام، حضرت اماں جان کی بہت قدر کرتے تھے۔ اس کے نتیجہ میں بچوں میں بھی آپ کی بے حد قدر تھی۔

حضرت اماں جان کے متعلق پانچواں اصول یہ بیان کرتی ہیں کہ: "پہلے بچے کی تربیت پر اپنا پورا زور لگاؤ دوسرے ان کا نمونہ دیکھ کر خود ہی ٹھیک ہو جائیں گے"۔

(سیرت حضرت اماں جان از محمود احمد عرفانی)

یعنی بڑا بچہ جو ہے اگر اس کی اچھی تربیت کر لو گی تو انشاء اللہ بڑے بچے کے بعد باقی کی تربیت بھی اچھی ہوتی چلی جائے گی۔

اب ایک روایت حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی ہے۔ ابوہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ "تین دعاؤں کی قبولیت میں کوئی شک نہیں۔ مظلوم کی دعا، مسافر کی دعا اور باپ کی بیٹے کے لئے دعا"۔(ابن ماجہ کتاب الدعاء)

## نظرِ بد سے حفاظت کے لئے آنحضرت ﷺ کی ایک دعا

حضور ایدہ اللہ نے فرمایا کہ ماں کو وہم ہوتا ہے کہ بچے کو نظر لگ جائے گی اور فلاں شخص کی نظر بد کھا جائے گی۔ اس کے متعلق آنحضرت ﷺ کی ایک دعا یاد رکھیں۔ حضرت ابن عباسؓ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ حضرت حسن و حسین رضی اللہ عنہما کو اس دُعا سے دَم کیا کرتے تھے اور فرماتے تھے کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام اپنے بیٹوں حضرت اسماعیل اور اسحاق علیہما السلام کے لئے انہی الفاظ میں الٰہی پناہ مانگا کرتے تھے۔ اگر عربی الفاظ نہ بھی یاد رکھ سکیں تو ترجمہ یاد رکھیں:

"اَعُوْذُ بِكَلِمَاتِ اللّٰهِ التَّامَّةِ مِنْ كُلِّ شَيْطَانٍ وَ هَامَّةٍ وَ مِنْ كُلِّ عَيْنٍ لَامَّةٍ"۔

ترجمہ: مَیں اللہ کے کامل و مکمل کلمات کے ذریعہ پناہ طلب کرتا ہوں شیطان اور موذی جانوروں سے اور ہر نظر بد سے۔(صحیح بخاری، کتاب احادیث الانبیاء)

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اپنے متعلق فرماتے ہیں:

اول......: اپنے نفس کے لئے دعا مانگتا ہوں کہ خداوند کریم مجھ سے وہ کام لے جس سے اس کی عزت و جلال ظاہر ہو اور اپنی رضا کی پوری توفیق عطا کرے۔

دوم......: پھر اپنے گھر کے لوگوں کے لئے دعا مانگتا ہوں کہ ان سے قرۃ عین نصیب ہو اور اللہ تعالیٰ کی مرضیات کی راہ پر چلیں۔

سوم......: پھر اپنے بچوں کے لئے دعا مانگتا ہوں کہ یہ سب دین کے خدام بنیں۔

چہارم......: پھر اپنے مخلص دوستوں کے لئے نام بنام۔

پنجم......: اور پھر ان سب کے لئے جو اس سلسلہ سے وابستہ ہیں خواہ ہم انہیں جانتے ہیں یا نہیں جانتے۔

(الحکم ۱۷/جنوری ۱۹۰۰ء، جلد نمبر ۴ صفحہ نمبر ۲)

یہ دعا کا طریق وہ ہے جو مَیں نے خود بھی ہمیشہ استعمال کیا ہے اور جہاں تک میری توفیق ہے نام بنام یا اجتماعی طور پر سب کو مَیں یاد رکھتا ہوں۔ اپنوں کے لئے بھی اور غیروں کے لئے بھی۔ ناواقفوں کے لئے بھی دعا مانگتا ہوں۔ آپ اس طریق کو اپنائیں تو انشاء اللہ تعالیٰ آپ کو بہترین تربیت کی توفیق عطا ہوگی۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا آخری اقتباس ملفوظات جلد سوم سے لیا گیا ہے:

"اگر تم لوگ چاہتے ہو کہ خیریت سے رہو اور تمہارے گھروں میں امن رہے تو مناسب ہے کہ دعائیں بہت کرو اور اپنے گھروں کو دعاؤں سے پُر کرو۔ جس گھر میں ہمیشہ دعا ہوتی ہے، خدا تعالیٰ اسے برباد نہیں کیا کرتا۔" (ملفوظات۔ جلد سوم۔ صفحہ ۲۳۲)

اب خطاب ختم ہوا۔ اب میں آپ سے اجازت چاہوں گا۔ لیکن جانے سے پہلے دعا پر بات ختم ہوئی تھی، دعا پر ہی ہم اس خطاب کو ختم کریں گے۔

اس کے بعد حضور ایدہ اللہ نے ہاتھ اٹھا کر اجتماعی دعا کروائی اور پھر السلام علیکم کہہ کر جلسہ گاہ خواتین سے واپس تشریف لے گئے۔

# الفضل ڈائجسٹ

(مرتبہ : محمود احمد ملک)

اس کالم میں ان اخبارات و رسائل سے اہم ودلچسپ مضامین کا خلاصہ پیش کیا جاتا ہے جو دنیا کے کسی بھی حصہ میں جماعت احمدیہ یا ذیلی تنظیموں کے زیرانتظام شائع کئے جاتے ہیں۔ خط و کتابت کیلئے ہمارا پتہ حسب ذیل ہے۔ براہ کرم خطوط میں اپنے مکمل پتہ کے علاوہ فون نمبر بھی ضرور تحریر فرمائیں:

AL-FAZL DIGEST,6 HARDWICKS WAY,
LONDON SW18 4AJ U.K.

## حضرت قاضی امیر حسین شاہ صاحبؓ

حضرت قاضی امیر حسین شاہ صاحبؓ بھیروی کا ذکر خیر قبل ازیں "الفضل انٹرنیشنل" ۱۸/اپریل ۱۹۹۷ء کے اسی کالم میں کیا جاچکا ہے۔ آپؓ کے بارہ میں مکرم ملک محمد اکرم صاحب کے قلم سے ایک مضمون روزنامہ "الفضل" ربوہ ۵/جولائی ۲۰۰۰ء کی زینت ہے۔

آپؓ ۱۸۴۸ء میں پیدا ہوئے۔ آپؓ کے والد صاحب گھوڑوں کی تجارت کیا کرتے تھے۔ اگرچہ آپؓ کا خاندان علمی لحاظ سے ممتاز نہ تھا لیکن آپؓ نے علم میں خاص امتیاز حاصل کیا۔ ابتدائی کتب آپؓ نے بھیرہ میں ہی پڑھیں اور پھر سہارنپور آگئے۔ پھر اور بھی کئی مدارس میں تعلیم حاصل کی۔ اس راہ میں آپؓ نے شدید مشکلات برداشت کیں۔ تعلیم مکمل کرکے واپس بھیرہ آگئے اور محلّہ قاضیاں میں اپنی خاندانی مسجد میں حدیث کا درس شروع کردیا۔ اُن دنوں حضرت حکیم مولوی نورالدین صاحبؓ بھی بھیرہ میں تشریف رکھتے تھے۔ حضرت قاضی صاحبؓ نے حضورؓ کی صحبت سے بھی بہت فائدہ اٹھایا اور حضورؓ نے آپؓ میں رشد و سعادت کے آثار دیکھے تو اپنی بھانجی آپؓ کے نکاح میں دیدی۔

حضرت قاضی صاحبؓ نے بطور پیشہ تدریس کو اختیار کیا اور مدرسۃ المسلمین امرتسر میں ملازم ہوگئے۔ ۱۸۹۳ء میں جب امرتسر میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور عبداللہ آتھم کے درمیان مباحثہ ہوا تو اسی دوران آپؓ نے قبول احمدیت کی توفیق پالی۔ پھر آپؓ کی شدید مخالفت شروع ہوگئی۔ اس مخالفت کو دیکھ کر حضرت یعقوب علی عرفانی صاحبؓ نے لوگوں کو منظم کرکے ایک انجمن فرقانیہ کے نام سے قائم کی تاکہ آپس میں اخوت کے تعلقات بڑھیں۔ حضرت قاضی صاحبؓ کو اس انجمن کا صدر مقرر کیا گیا۔ ایام صدارت میں آپؓ کا یہ پہلو نمایاں ہوا کہ اپنی ذات کے لئے کسی قسم کی نمائش یا تکلف کا پہلو آپؓ میں نہیں تھا۔

جلد ہی آپؓ ملازمت ترک کرکے قادیان تشریف لے آئے اور تعلیم الاسلام ہائی سکول میں دس روپے کے معمولی مشاہرہ پر کام شروع کردیا۔ آپؓ فرمایا کرتے تھے کہ اگر میرے بیوی بچے نہ ہوتے تو مَیں دس روپیہ تنخواہ بھی نہ لیتا۔ ...... مدرسہ احمدیہ کی ابتدا ہوئی تو آپؓ کو وہاں تبدیل کردیا گیا اور یہیں سے آپؓ نے پنشن پائی۔ حضرت مصلح موعودؓ اور حضرت میر محمد اسحاق صاحبؓ کے علاوہ بہت سے علماء سلسلہ آپؓ کے شاگردوں میں شامل تھے۔ ریٹائرمنٹ کے بعد بھی درس و تدریس کا سلسلہ آپؓ نے جاری رکھا۔

۱۹۲۲ء اور ۱۹۲۳ء کی مجالس شوریٰ میں آپؓ نے مرکزی نمائندہ کے طور پر شرکت کی جبکہ ۲۴ء میں قادیان جماعت کے نمائندہ کے طور پر شامل ہوئے۔ حضرت مصلح موعودؓ نے اپنے سفر یورپ کے دوران قادیان میں جو مجلس شوریٰ تجویز فرمائی تھی اُس کے ایک رُکن آپؓ بھی تھے۔

آپؓ وفات سے قبل ایک لمبا عرصہ علیل رہے لیکن رضاء بالقضاء کا ثبوت دیا۔ ۲۴/اگست ۱۹۳۰ء کو آپ کی وفات ہوئی۔ بہشتی مقبرہ قادیان کے قطعہ صحابہؓ میں آپؓ کو دفن کیا گیا۔

آپؓ کی سیرت کا ایک روشن پہلو یہ تھا کہ جس چیز کو آپؓ نے حق سمجھا اُسے مخالفت کی پرواہ کئے بغیر قبول کرلیا۔ آپؓ نے علم حدیث میں ایک خاص مقام پیدا کیا۔ نبی کریم ﷺ سے خاص محبت تھی۔ آپؓ کی زندگی بہت سادہ اور ریاکاری سے مبرا تھی۔ خاموش طبیعت کے مالک تھے۔ انتظامی معاملات میں احباب کی رائے کی قدر کرتے اور کبھی اپنی بات منوانے کی کوشش نہیں کرتے تھے البتہ دینی معاملات میں وہ اپنی تحقیقات پر مُصر ہوتے تھے۔ اطاعت کا بے مثال جذبہ تھا۔ جب آپؓ کو مدرسہ احمدیہ میں تبدیل کیا گیا تو مدرسہ کے ہیڈماسٹر شیخ عبدالرحمٰن صاحب مصری تھے جو آپؓ کے شاگرد اور عمر میں بھی چھوٹے تھے لیکن آپؓ نے اپنے قول یا فعل سے ہمیشہ بشاشت سے اُن کی ماتحتی کو قبول کیا۔

آپؓ کو حضرت مسیح موعودؑ سے بہت محبت تھی۔ حضورؑ کی مجلس میں کبھی سوال نہ کرتے تھے۔ حضرت خلیفہ اوّلؓ سے علمی مذاکرہ کیا کرتے تھے لیکن جب حضورؓ خلیفہ ہوئے تو اپنی حالت میں تبدیلی پیدا کرلی۔ حضرت خلیفہ ثانیؓ کے متعلق بھی یہی طریق تھا۔ فتنہ کے زمانہ میں آپؓ نے کسی شخصیت کا ساتھ نہیں دیا بلکہ حق کی تائید میں جرأت کے ساتھ کھڑے رہے۔ صاف گوئی کے لئے ہمیشہ مشہور رہے۔ اگرچہ غصہ میں آجاتے لیکن انتقام کے جذبات پیدا نہیں ہوتے تھے۔

...... ❁ ...... ❁ ...... ❁ ......

## محترم مولانا کرم الٰہی ظفر صاحب

روزنامہ "الفضل" ربوہ ۲۴/جولائی ۲۰۰۰ء میں مکرم اقبال احمد نجم صاحب اپنے مضمون میں محترم مولانا کرم الٰہی ظفر صاحب کا ذکر خیر کرتے ہوئے لکھتے ہیں کہ جب مَیں سپین میں بطور مربی تعینات ہوکر ایک صبح ایئرپورٹ سے آپ کے گھر پہنچا تو آپ نے مجھے پہلی سرزنش اس بات پر فرمائی کہ مَیں نے لگژری ٹیکسی کیوں کروائی۔ کہا کہ مربی کو تن آسان نہیں ہونا چاہئے۔ آپ کا چھوٹا سا فلیٹ چھٹی منزل پر تھا جس میں آپ اپنی بیوی اور چھ بچوں کے ساتھ فروکش تھے۔ اسی کے لاؤنج میں فولڈنگ چارپائیاں بچھاکر رات کو لیٹ رہتے۔ دن کو وہیں میز کرسی پر آپ کا دفتر بن جاتا، یہیں ایک بڑی الماری میں لائبریری تھی جس میں مختلف زبانوں میں لٹریچر بھرا ہوا تھا۔ جمعہ کے روز یہیں پر صفیں بچھاکر نماز ادا کی جاتی تھی۔ دو بیٹے یونیورسٹی جاتے تھے اور دو بیٹیاں سکول میں پڑھتی تھیں۔ اتوار کو جو مارکیٹ لگتی تھی اُس میں مولوی صاحب اپنا سٹال لگاتے تھے اور آپ کے دونو بڑے بیٹے اپنے علیحدہ علیحدہ سٹال بھی لگاتے تھے اور اس طرح گزراوقات ہورہی تھی۔ وہاں آپ کا سارا دن تبلیغ میں گزرتا، عصر کے بعد مارکیٹ بند ہوتی اور آپ زیردعوت احباب کو ساتھ لے کر گھر روانہ ہوتے، اُن کی ضیافت کرکے وعظ و نصیحت کرتے۔

آپ بے دھڑک کلیساؤں میں بھی گھس جاتے، کبھی کسی سے مرعوب نہیں ہوئے۔ اکثر مجھے بھی ساتھ لے جاتے۔ ایک بار ایک چرچ سے ہمیں نکال دیا گیا اور ایک شخص چھرا لے کر ہم پر آپڑا لیکن اللہ تعالیٰ نے ہمیں بچالیا۔ وہاں صرف رومن کیتھولک کو ہی مذہبی آزادی حاصل تھی، دوسروں پر بہت سختی ہوتی تھی۔ مگر آپ بڑی دلیری سے ہر جگہ ہر وقت اور ہر ایک سے بات کرلیتے تھے۔

میرے زبان سیکھنے کا مسئلہ تھا۔ لینگویج سکول کافی نہ تھا۔ یونیورسٹی میں ایک کورس بہت اچھا تھا جس کی فیس اڑہائی سوڈالر تھی۔ آپ کے بیٹے نے مجھے اُس کا بتایا تھا۔ مَیں نے آپ سے بات کی تو کہنے لگے کہ یہ تو ہمارے لئے بہت زیادہ ہے۔ تب مَیں نے جاکر یونیورسٹی میں بات کی۔ انہوں نے کہا کہ اس رقم میں ڈیڑھ سوڈالر مختلف شہروں کے سفر کے لئے ہیں، اگر مَیں نہ جانا چاہوں تو وہ رقم نہ دوں۔ چنانچہ یہ کورس مَیں نے مکمل کیا۔ اس دوران آپ مجھ سے میری تعلیم اور دیگر طلباء کے بارہ میں پوچھتے اور مختلف ممالک سے آئے ہوئے طلباء کے لئے مختلف زبانوں میں لٹریچر نکال کر مجھے دیتے۔ جب مَیں نے امتحان پاس کرلیا تو آپ نے مجھے سورۃالفاتحہ کا ترجمہ کرنے کا ارشاد فرمایا۔ جب مَیں نے ٹھیک ترجمہ کردیا تو خوش ہوکر فرمایا کہ پاس تو تم اب ہوئے ہو۔

کئی ماہ تک آپ کے پاس رہنے کے بعد مَیں ایک بنگالی فیملی کے ساتھ ایک کمرہ میں Paying Guest کے طور پر منتقل ہوگیا جن کا فلیٹ اُسی عمارت میں آٹھویں منزل پر تھا۔ پھر مَیں اپنا کھانا پکانے لگا لیکن آپ کو اصرار ہوتا کہ دوپہر کا کھانا آپ کے ساتھ ہی کھاؤں۔ بعض اوقات آپ کے گھر سے کھانا مجھے بھجوادیا جاتا۔

آپ دعوت الی اللہ کا کوئی موقع ہاتھ سے نہ جانے دیتے تھے۔ سینکڑوں اخبارات و رسائل کو مضامین و لٹریچر بھجواتے، ایسی کانفرنسوں اور سیمیناروں میں شرکت کرتے جہاں اپنے خیالات کے اظہار کا موقع دیا جاتا۔

بہت زود حس تھے۔ کبھی قادیان کا ذکر آتا تو بہت روتے تھے۔ ایک دفعہ مَیں نے بتایا کہ ۱۹۶۵ء میں مَیں قادیان گیا تھا۔ پوچھا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے مزار کا کوئی فوٹو ہے؟۔ جب مَیں نے فوٹو دکھایا تو آبدیدہ ہوگئے بلکہ زار و قطار روتے رہے اور کہا کہ یہ فوٹو کچھ دن میرے پاس ہی رہنے دو۔

میری سپین میں پہلی عیدالاضحیٰ آئی تو میرے پوچھنے پر آپ نے منسٹری سے خصوصی اجازت نامہ حاصل کیا اور ہم نے باقاعدہ قربانی کی۔ آپ قربانی کا گوشت کھاتے جاتے اور روتے جاتے۔

آپ وقف کرنے کے بعد تھوڑی سی تعلیم حاصل کرکے اپنی معیشت خود کماتے ہوئے سپین میں محض دعوت الی اللہ کی غرض سے قیام پذیر رہے اور دنیا کے گرم و سرد سے اکیلے نبرد آزما رہے۔ یہ بہت مشکل کام تھا جو آپ نے کیا۔ "احمدیہ بلیٹن" میں میرا پہلا مضمون کفن مسیح کے بارہ میں شائع ہوا تو ہماری بڑی مخالفت ہوئی۔ منسٹر نے آپ کو بلاکر بہت ڈانٹا اور سپین سے نکالنے کی دھمکی دی۔ آپ کو یہ بات بہت شاق گزری۔ مجھے آکر بتایا کہ وہ کہتا ہے تمہیں سپین سے نکال دیں گے، اور رونے لگے۔

...... تھوڑے ہی عرصہ بعد جنرل فرانکو کا انتقال ہوگیا اور ملک میں جمہوریت کی باتیں شروع ہوگئیں۔ نیا آئین بنا اور مذہبی آزادی کا سورج طلوع ہوا۔ سات سو سال بعد پیدروآباد میں پہلی مسجد کی تعمیر شروع ہوئی۔ آپ اس انعام خداوندی پر پھولے نہیں سماتے تھے۔ بڑے لمبے انتظار اور تکالیف جھیلنے کے بعد یہ صبح امید طلوع ہوئی تھی۔ آپ ہر ماہ میڈرڈ سے بمع اہل و عیال پیدروآباد آتے۔ آپ کو دھن تھی کہ یہ مسجد جلد از جلد مکمل ہوجائے۔ آپ کا پہلا دَور کیسی کسمپرسی کا دَور تھا اور آخری دَور کیسا شاندار!۔ آپ کو پرتگال کا پہلا مبلغ سلسلہ ہونے کا اعزاز بھی حاصل ہوا۔

...... ❁ ...... ❁ ...... ❁ ......

## تیز قدمی...... ذیابیطس کا علاج

روزنامہ "الفضل" ربوہ ۷/اکتوبر ۲۰۰۰ء میں ذیابیطس کے بارہ میں ایک خبر منقول ہے جس میں بیان کیا گیا ہے کہ ذیابیطس ایک طرح سے عمرقید کی سزا ہے لیکن جو لوگ باقاعدگی سے چلنا اپنی عادت بنالیتے ہیں ان کے لئے یہ مرض زحمت اور پیچیدگیوں کا سبب نہیں بنتا۔

ہارورڈ سکول آف پبلک ہیلتھ کی تحقیق کے مطابق وہ مریض جو آرام طلب ہوتے ہیں اگر روزانہ ایک گھنٹہ تیز قدمی کریں تو اُن کے مرض میں نصف کمی ہوجاتی ہے۔ یہ رپورٹ ستر ہزار نرسوں کے کوائف پر مبنی ہے اور اس مرض کا کھوج ۱۹۸۶ء سے لگایا جارہا تھا۔

...... ❁ ...... ❁ ...... ❁ ......

# Muslim Television Ahmadiyya
## Programme Schedule for Transmission
17/09/2001 – 23/09/2001

*Please Note that programme and timings may Change without prior notice. Details of Programmes are Announced Every Six Hours. All times are given in British Standard Time. For more information please phone on +44 20 8870 8517 or fax +44 20 8874 8344*

### Monday 17th September 2001

| | |
|---|---|
| 00.05 | Tilawat, News, Dars Malfoozat |
| 00.45 | Children's Class: By Huzoor |
| 01.15 | Children's Workshop: Prog. No.13 |
| 01.45 | Seerat un Nabi (saw) |
| 02.45 | Rohani Khazaine: Quiz Programme Organised by Jamaat Ahmadiyyat Rabwah |
| 03.25 | Rencontre avec les Francophones |
| 04.25 | Learning Chinese: Lesson No.233 |
| 05.00 | Liqa Ma'al Arab: With Hazoor |
| 06.00 | Tilawat, News, Dars Malfoozat |
| 06.55 | Spotlight: Interview |
| 07.45 | Rohani Khazaine: Quiz Programme ® |
| 08.25 | Safar Hum Nay Kiya: |
| 08.50 | Liqa Ma'al Arab: With Hazoor ® |
| 09.50 | Indonesian Service: Friday Sermon With Indonesian Translation |
| 10.50 | Children's Class: By Hazoor ® |
| 11.20 | Learning Chinese: Lesson No.233 ® |
| 12.00 | Tilawat, News |
| 12.35 | Bangali Service: Various Items |
| 13.35 | Rencontre Avec Les Francophones ® |
| 14.40 | Seerat un Nabi (saw) ® |
| 15.40 | Children's Class: By Hazoor ® |
| 16.10 | Learning Chinese: Lesson No.233 ® |
| 16.55 | German Service: Various Items |
| 18.05 | Tilawat |
| 18.10 | Rencontre Avec Les Francophones ® |
| 19.10 | Liqa Ma'al Arab: With Hazoor ® |
| 20.10 | Turkish Programme: Discussion An Introduction to Ahmadiyyat |
| 20.40 | Majlis e Irfan with Urdu Speaking Friends ® |
| 21.40 | Rohani Khazaine: Quiz Prog. ® |
| 22.20 | Seerat un Nabi (saw) ® |
| 23.20 | Learning Chinese: Lesson No.233 ® |

### Tuesday 18th September 2001

| | |
|---|---|
| 00.05 | Tilawat, Dars ul Hadith, News |
| 00.55 | Children's Corner: With Huzoor |
| 01.30 | Children's Corner: Yassranal Quran Class No.12 |
| 01.50 | Tarjamatul Quran : By Huzoor. Lesson No.207 Rec: 21.10.97 |
| 03.10 | Medical Matters: Various Topics |
| 03.35 | Mulaqat With Bengali Friends: |
| 04.35 | Learning Languages: Le Francais C'est Facile Lesson No.16 |
| 05.0 | Urdu Class: By Hazoor. Class No. 264 Rec: 02/04/97 |
| 06.05 | Tilawat, News, Dars ul Hadith |
| 07.00 | Pushto Programme: Friday Sermon With Pushto Translation Rec: 23/02/01 |
| 07.35 | Pushto Programme: Muzakarah |
| 08.15 | Medical Matters: Various Topics ® Produced by MTA Pakistan |
| 08.35 | Exhibition: Held at Khilafat Library Rabwah |
| 08.55 | Urdu Class: By Hazoor ® |
| 10.00 | Indonesian Service: Various Programmes |
| 11.00 | Children's Class: By Hazoor ® |
| 11.25 | Le Francais C'est Facile: Lesson No.16 ® |
| 12.05 | Tilawat, News |
| 12.40 | Bengali Service: Various Items |
| 13.40 | Bengali Mulaqat: With Huzoor ® |
| 15.00 | Tarjumatul Quran Class: By Huzoor ® Lesson No.207 |
| 16.00 | Children's Class: By Hazoor ® |
| 16.30 | Children's Corner: Yassranal Quran No.13 ® |
| 16.55 | German Service: Various Items |
| 18.05 | Tilawat |
| 18.15 | French Programme: Learning French No.16 ® |
| 18.45 | French Service: Various Items |
| 19.00 | Urdu Class: By Hazoor ® |
| 20.05 | MTA Norway: Book reading No. 13 Presented by Noor Ahmad Truls Bolstad Sahib |
| 20.25 | Bengali Mulaqat: With Huzoor ® |
| 21.30 | Medical Matters: Various Items ® |
| 22.00 | Tarjumatul Quran Class: With Huzoor ® |
| 23.05 | Exhibition: Held at Khilafat Library Rabwah ® |
| 23.25 | Le Francais C'est Facile: Lesson No. 16 ® |

### Wednesday 19th September 2001

| | |
|---|---|
| 00.05 | Tilawat, News, History of Ahmadiyyat |
| 01.00 | Children's Corner: Hikayatee Shereen |
| 01.20 | Children's Corner: Waqfeen e Nau Items Produced by MTA Pakistan |
| 01.55 | MTA USA: Documentary |
| 03.05 | MTA Lifestyle: Perahan- Fabric Painting |
| 03.30 | Mulaqat: With Huzoor & Atfal Rec:05.04.00 |
| 04.24 | Learning Languages: Urdu Asbaaq No.64 Hosted by Maulana Ch. Hadi Ali Sahib |
| 04.55 | Liqa Ma'al Arab: Session No.391 |
| 06.05 | Tilawat, News, History of Ahmadiyyat |
| 07.00 | Swahili Programme: Hastee Baree Tala Host: Abdul Basit Shahid Sahib |
| 07.45 | Swahili Programme: Darsul Hadith |
| 08.05 | MTA Lifestyle: Perahan, ® |
| 08.30 | MTA Lifestyle: Al Maidah: How to prepare Channa Dhal and Maash Dhal |
| 09.00 | Liqa Ma'al Arab: Session No.391 ® |
| 10.00 | Indonesian Service: Various Items |
| 11.00 | Children's Corner: Waqfeen e Nau ® |
| 11.25 | Urdu Asbaaq: Lesson No.64 ® |
| 12.05 | Tilawat, News |
| 12.35 | Bengali Service: Various Items |
| 13.35 | Atfal Mulaqat: With Huzoor Rec: 05/04/00 ® |
| 15.00 | MTA USA: Documentary ® |
| 16.00 | Children's Corner: Waqfeen e Nau ® |
| 16.25 | Learning Languages: Urdu Asbaaq No.64 ® |
| 16.55 | German Service: Various Items |
| 18.05 | Tilawat |
| 18.15 | French Programme: Mulaqat |
| 19.15 | Liqa Ma'al Arab: Session No.391 ® |
| 20.25 | Atfal Mulaqat: With Huzoor ® |
| 21.25 | Interview: Kashif Nadeem Chaudary Produced by MTA Pakistan |
| 21.45 | MTA USA: Documentary ® |
| 22.45 | MTA Lifestyle: Perahan ® |
| 23.10 | MTA Lifestyle: Al Maidah ® |
| 23.30 | Urdu Asbaaq: Lesson No.64 ® |

### Thursday 20th September 2001

| | |
|---|---|
| 00.05 | Tilawat, News, Dars Malfoozat |
| 00.50 | Children's Corner: Guldasta No.59 |
| 01.20 | Hunar: 'How to make pistachio flowers' Production of Lajna Imaillah, Pakistan |
| 01.55 | Homeopathy Class: Lesson No.44 Rec: 15.11.94 |
| 03.00 | Aina: A reply to allegations made in the Newspapers against Ahmadiyyat – Part 1 Host: Laiq A. Abid Sb. |
| 03.25 | Q/A Session: With Hazoor Rec.22.12.96 With English Speaking Guests |
| 04.25 | Learning Languages: Learning Chinese Lesson No.11 with Usman Chou Sb. |
| 04.55 | Urdu Class: Lesson No.265. Rec: 04.04.97 |
| 06.05 | Tilawat, News, Dars Malfoozat |
| 07.00 | Sindhi Programme: Khatam-e-Nabuwat |
| 08.00 | Aina: ® |
| 08.30 | Documentary: |
| 08.55 | Urdu Class: Lesson No.265 ® |
| 10.00 | Indonesian Service: Various Items |
| 10.55 | Children's Corner: Guldasta No.59 |
| 11.25 | Learning Chinese: Lesson No.11 |
| 12.05 | Tilawat, News |
| 12.35 | Bengali Service: F/S Rec.21.10.95 With Bengali Translation |
| 13.45 | Q/A Session : With Hazoor® |
| 14.55 | Homeopathy Class: Lesson No.44 ® |
| 16.00 | Children's Corner: Guldasta No.59 ® |
| 16.30 | Learning Chinese: Lesson No.11 ® |
| 17.00 | German Service: Various Items |
| 18.05 | Tilawat |
| 18.15 | French Programme: Various Items |
| 19.00 | Urdu Class: Lesson No.265 ® |
| 20.05 | Speech: |
| 20.30 | Q/A Session: With English Speakers ® |
| 21.25 | Documentary: ® |
| 21.55 | Homeopathy Class: Lesson No.44 ® |
| 23.00 | Aina: ® |
| 23.30 | Learning Chinese: Lesson No.11 ® |

### Friday 21st September 2001

| | |
|---|---|
| 00.05 | Tilawat, MTA News, Dars ul Hadith |
| 01.00 | Children's Class: Lesson No.66 (Canada) |
| 02.00 | Majlis-e-Irfan: With Urdu Speaking Friends |
| 03.00 | Lajna Magazine: Prog. No.12 |
| 03.40 | MTA Travel: 'A Visit to Goleahra Gali' |
| 04.0 | MTA Sports: Kabadee Match Lahore Vs Rabwah |
| 04.55 | Urdu Class: By Hazoor - Lesson No.266 Rec.05.04.97 |
| 06.05 | Tilawat, News, Dars ul Hadith |
| 07.00 | Siraiky Programme: F/ S – Rec.20.04.01 With Siraiky Translation |
| 08.15 | Lajna Magazine: Prog. No.12 ® |
| 08.55 | Urdu Class: Lesson No.266 ® |
| 10.00 | Indonesian Service: Various Items |
| 10.30 | Bengali Service: Various Items |
| 11.00 | Seeratun Nabi (SAW) |
| 11.55 | Darood Shareef |
| 12.00 | Friday Sermon: By Hazoor |
| 13.05 | Tilawat, Dars Malfoozat, MTA News |
| 13.35 | Majlis Irfan: With Urdu Speaking Friends ® |
| 14.35 | MTA Travel: A Visit to Goleahra Gali ® |
| 14.55 | Friday Sermon: ® |
| 16.00 | Children's Class: Lesson No.66 ® Hosted by Naseem Mehdi Sahib |
| 16.55 | German Service: Various Items |
| 18.05 | Tilawat |
| 18.15 | French Programme: Aurore No.13 La Priere |
| 18.50 | French Programme: Various Items |
| 19.15 | Urdu Class: Lesson No.266 ® |
| 20.30 | Friday Sermon: By Hazoor ® |
| 21.35 | MTA Travel: A Visit to Galeahra Gali ® |
| 22.00 | Majlis-e-Irfan: With Urdu Speaking Friends ® |
| 23.00 | Lajna Magazine: Prog. No.12 ® Produced by Lajna Imaillah Pakistan |

### Saturday 22nd September 2001

| | |
|---|---|
| 00.05 | Tilawat, MTA News, Darsul Hadith |
| 00.55 | Children's Corner: Waqfeen-e-Nau Item No.1. Based on Waqfeen-e-Nau Syllabus |
| 01.30 | Kehkashan Programme: Hosted by Nafees Ahmad Ateeq Sahib |
| 01.55 | Friday Sermon: ® |
| 02.55 | Computers for Everyone: Part 116 Presented by Mansoor A. Nasir Sb |
| 03.30 | German Mulaqat: ® |
| 04.30 | Urdu Asbaq: Lesson No.11 |
| 05.00 | Liqaa Ma'al Arab: With Huzoor |
| 06.05 | Tilawat, News, Darsul Hadith |
| 07.05 | MTA Mauritius: Conference du Seerat-un-Nabi |
| 08.00 | Tabbarukat: Speaker Mau. Qazi M. Nazir Sb. Jalsa Salana Rabwah 1972 |
| 08.55 | Liqaa Ma'al Arab: ® |
| 09.55 | Indonesian Service: Various Items |
| 11.00 | Urdu Asbaq: Lesson No.11 ® |
| 11.25 | Children's Corner: Waqfeen-e-Nau Item ® |
| 12.05 | Tilawat, MTA News |
| 12.40 | Bengali Service: Various Items |
| 13.40 | German Mulaqat: With Hazoor ® |
| 14.40 | Computers for Everyone: Part 116 ® |
| 15.15 | Quiz Khutbat-e-Imam: From F/S – 07.01.00 |
| 15.55 | Children's Class: By Hazoor- Rec.22.09.01 |
| 16.55 | German Service: Various Items |
| 18.05 | Tilawat |
| 18.10 | French Programme: Conference du Seeratun Nabi ® |
| 19.05 | Liqaa Ma'al Arab : ® |
| 20.05 | Arabic Programme: Extracts from Tafseer-ul-Kabir, Programme. No.33 |
| 20.35 | German Mulaqat: With Hazoor ® |
| 21.35 | Computers for Everyone: Part 116 ® |
| 22.10 | Children's Class: By Hazoor ® |
| 23.10 | Quiz Khutbat-e-Imam: ® |
| 23.30. | Urdu Asbaaq: Lesson No.11 ® |

### Sunday 23rd September 2001

| | |
|---|---|
| 00.05 | Tilawat, News, Seerat un Nabi (saw) |
| 01.00 | Children's Corner: Kudak No.14 |
| 01.30 | Dars-ul-Quran: Lesson No.11 Rec. 02.01.99 |
| 03.00 | Hamari Kaenat: No.108 |
| 03.20 | Mulaqat: With Young Lajna & Nasirat |
| 04.20 | Learning French: Lesson No.12 |
| 04.50 | Urdu Class : Lesson No.267 Rec:09.04.97 |
| 06.05 | Tilawat, News, Seerat un Nabi (saw) |
| 07.00 | Dars-ul-Quran: Lesson No.11 ® |
| 08.30 | Chinese Programme: Islam Among Religions – Pt 6 |
| 08.55 | Urdu Class: Lesson No.267 ® |
| 10.05 | Indonesian Programme: Various Items |
| 11.05 | Children's Class by Hazoor – Rec.22.09.01 ® |
| 12.05 | Tilawat, News |
| 12.35 | Bengali Service: Various Items |
| 13.35 | Mulaqat: Young Lajna & Nasirat ® |
| 14.35 | Hamari Kaenat: No.108 ® |
| 15.00 | Friday Sermon by Hazoor ® |
| 16.00 | Children's Corner: Kudak No.14 ® |
| 16.20 | Le Francais C'est Facile Lesson No.12 ® |
| 16.50 | German Service: Various Items |
| 18.05 | Tilawat |
| 18.10 | English Programme |
| 19.00 | Urdu Class: Lesson No.267 ® |
| 20.10 | Documentary: Flower Exhibition - Rabwah |
| 20.40 | Mulaqat: Young Lajna & Nasirat ® |
| 22.00 | Dars-ul-Quran: No.11® |
| 23.10 | Hamari Kaenat: No.108 ® |
| 23.30 | Le Francais C'est Facile: Lesson No.12 ® |

Translations for Huzoor's Programmes are available on the following Audio frequencies:
*English: 7.02 mhz, Arabic: 7.20 mhz, Bengali: 7.38 mhz, French: 7.56 mhz, German: 7.74 mhz, Indonesian/ Russian: 7.92 mhz, Turkish: 8.10 mhz,*

# Al Fazl International Weekly, London

16 GRESSENHALL ROAD, LONDON SW18 5QL (U.K.)

ISSN: 1352 9587
Tel: (020) 8870 8517
Fax: (020) 8875 0249
E-mail:

Vol. 8 | Friday, September 14, 2001 | Issue No. 37


## جماعت احمدیہ بوسنیا(Bosnia) کے
## تیسرے جلسہ سالانہ کا کامیاب انعقاد

(وسیم احمد سروعہ۔ مبلغ بوسنیا)

جماعت احمدیہ بوسنیا کو مورخہ ۲۸ر جولائی ۲۰۰۱ء کو اپنا تیسرا جلسہ سالانہ منعقد کرنے کی توفیق ملی جو حسب سابق سرائیوو (Sarajevo) کے قریب ہراسنتہ (Hrasanica) میں منعقد ہوا۔ اس کی مختصر رپورٹ درج ذیل ہے۔

### تیاری جلسہ

جلسہ سے ایک ماہ قبل اجلاس عام منعقد کیا گیا اور مختلف احباب کے سپرد ڈیوٹیاں لگائی گئیں۔ اس کے علاوہ بڑی تعداد میں دعوت نامے چھپوا کر احمدی دوستوں کے ذریعہ ان کے دوستوں اور عزیزوں میں تقسیم کئے گئے۔ مکرم Ibrahim Besic صدر جماعت احمدیہ بوسنیا اور خاکسار وسیم احمد سروعہ نے مل کر مختلف علاقوں سے احباب کے لئے ٹرانسپورٹ کا انتظام کیا۔

جلسہ سے ایک دن قبل ہال کو مختلف بینرز کی مدد سے سجایا گیا۔ اسی طرح ایک بک سٹال خوبصورتی سے ترتیب دیا گیا جہاں جماعت کی طرف سے شائع شدہ مختلف زبانوں میں قرآن کریم کے تراجم اور دیگر زبانوں میں لٹریچر موجود تھا۔ امسال پہلی بار تصاویر کی مدد سے جماعت کا تعارف کروایا گیا جس میں مختلف ممالک میں جماعت کی مساجد کی تصاویر بوسنیا کے گزشتہ جلسہ جات اور دیگر پروگراموں کی تصاویر شامل تھیں۔

### آمد شرکاء

مورخہ ۲۸ر جولائی کو صبح آٹھ بجے سے مہمانوں کی آمد شروع ہوئی۔ شعبہ ضیافت کی طرف سے ان کے کھانے پینے کا انتظام تھا۔ پروگرام شروع ہونے سے قبل مہمانوں نے بک سٹال اور تصاویر میں دلچسپی لی، کتب حاصل کیں۔ اس جلسہ کے مہمان خصوصی مکرم عبداللہ واگس ہاؤزر صاحب امیر جماعت احمدیہ جرمنی بھی صبح چھ بجے بذریعہ کار تشریف لے آئے۔

### پہلا اجلاس

جلسہ کا آغاز سوا دس بجے مکرم Ibrahim Besic صاحب کی صدارت میں تلاوت رآن کریم سے ہوا۔ تلاوت و نظم کے بعد مکرم Ibrahim Besic صاحب صدر جماعت احمدیہ بوسنیا نے افتتاحی خطاب میں مہمانوں کو خوش آمدید کہا اور جلسہ کی اہمیت واضح کی اور جلسہ میں شامل ہونے والوں کے لئے حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کی دعائیں پڑھ کر سنائیں اسی طرح جماعت کا تعارف بھی کروایا۔ خدا کے فضل سے انہیں تقریر کرنے کا ایک خاص ملکہ حاصل ہے۔

بعدہ جرمنی سے تشریف لائے ہوئے ایک دوست شرافت اللہ صاحب نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے حالات زندگی بتائے۔ یہ تقریر جرمن زبان میں تھی اور مکرم ابراہیم صاحب نے بوسنین میں ترجمہ کیا۔

اس اجلاس کی آخری تقریر خاکسار کی تھی جس کا عنوان "حضرت عیسیٰؑ کی طبعی وفات" تھا۔ خاکسار نے قرآن کریم کی مختلف آیات اور احادیث کی مدد سے واضح کیا کہ حضرت عیسیٰؑ وفات پا چکے ہیں اور امت میں آنے والے مسیح کی جو پیشگوئی تھی وہ حضرت بانی سلسلہ احمدیہ علیہ السلام کی ذات میں پوری ہو چکی ہے۔ ان تین تقاریر کے بعد نمازوں اور کھانے کا وقفہ ہوا جس کے بعد نماز ظہر و عصر باجماعت ادا کی گئیں۔

### دوسرا اجلاس

دوسرا اجلاس مکرم امیر صاحب جرمنی کی صدارت میں ہوا۔ تلاوت قرآن کریم اور نظم کے بعد مکرم امیر صاحب جرمنی نے اپنی تقریر میں ان واقعات او رحالات کا ذکر کیا جن کے نتیجہ میں انہوں نے احمدیت قبول کی۔ انہوں نے بتایا کہ کس طرح انہوں نے قادیان میں احمدیوں کو نمازوں میں روتے دیکھا اور متاثر ہوئے۔ انہوں نے بتایا کہ اس وقت زندہ مذہب اسلام ہی ہے۔

انہوں نے جرمنی میں اسلام کے شاندار ماضی کا ذکر کیا جب دنیا علوم مسلمانوں سے سیکھتی تھی اور پھر تاریکی کا زمانہ آیا۔ اور اب اس دور میں خدا تعالیٰ نے امام مہدی کو بھجوا کر اسلام کو زندہ کیا ہے۔ ۱۱۰ سال قبل قادیان سے اٹھنے والی آواز پر لبیک کہنے والوں کی تعداد ۸۰ ملین ہو چکی ہے۔

انہوں نے بوسنین کو نصیحت کی کہ جنگ کے دوران جس طرح انہوں نے اعلیٰ اخلاق کا مظاہرہ کیا اور صحیح اسلامی نمونہ دکھایا اس کو جاری رکھیں۔

اس اجلاس کی دوسری تقریر آنحضرت ﷺ کی سیرت کا خاکسار نے کی۔ خاکسار نے آنحضرت ﷺ کا مشرکین، عیسائیوں اور یہودیوں سے حسن سلوک کا ذکر کیا کہ آپ کے اسوہ کو ہمیں

باقی صفحہ نمبر ۱۳ پر ملاحظہ فرمائیں

## سیرالیون کی خانہ جنگی کے متاثرین کے لئے
## Humanity First کی طرف سے بھجوائی گئی امداد

جماعت احمدیہ سیرالیون (مغربی افریقہ) نے گورنمنٹ آف سیرالیون کو وزارت صحت کے ذریعہ ۱۱۶ مصنوعی ٹانگیں، ۲۲ واکنگ سٹکس اور ۲۶ بیساکھیاں بطور تحفہ دیں جو کہ ہیومینٹی فرسٹ (Humanity First) کی طرف سے کچھ عرصہ قبل بھجوائی گئی تھیں۔

الحاج ایم پی بائیو پرنسپل احمدیہ سیکنڈری سکول فری ٹاؤن نے جماعت کے وفد کا تعارف کروایا۔ نائب امیر اول الحاجی علیو الیس دین نے وزارت صحت سے ملنے کا مقصد بیان کیا کہ ہم یہاں آج تحفہ پیش کرنے کو حاضر ہوئے ہیں۔ اور اس سلسلہ میں احمدیہ مسلم جماعت پہلے بھی مدد کرتی چلی آئی ہے۔ آخر میں امیر صاحب نے بتایا کہ جماعت احمدیہ ۱۹۳۷ء سے سیرالیون کے عوام کی خدمت کر رہی ہے اور انشاءاللہ ہم اپنے وسائل کے مطابق انسانیت کی خدمت کے لئے کوشش کرتے رہیں گے۔ صحت تعلیم اور سماجی بہبود کے شعبوں میں جیسے بھی سیرالیون کو ضرورت ہو گی ہم حسب توفیق اپنے امام حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ کی ہدایت اور راہنمائی کے مطابق ضرور مدد کرتے رہیں گے۔ انشاءاللہ

اس کے بعد وزیر صحت نے ہمارے وفد کا شکریہ ادا کیا اور کہا کہ جماعت احمدیہ کی خدمات اس ملک کے کسی فرد سے پوشیدہ نہیں ہیں۔ وزیر صحت مکرم ابراہیم تیجان جالو صاحب نے مزید کہا کہ اگر آج میں قرآن پڑھ سکتا ہوں اور اسلامی علوم سے واقف ہوں تو صرف جماعت احمدیہ کی وجہ سے۔

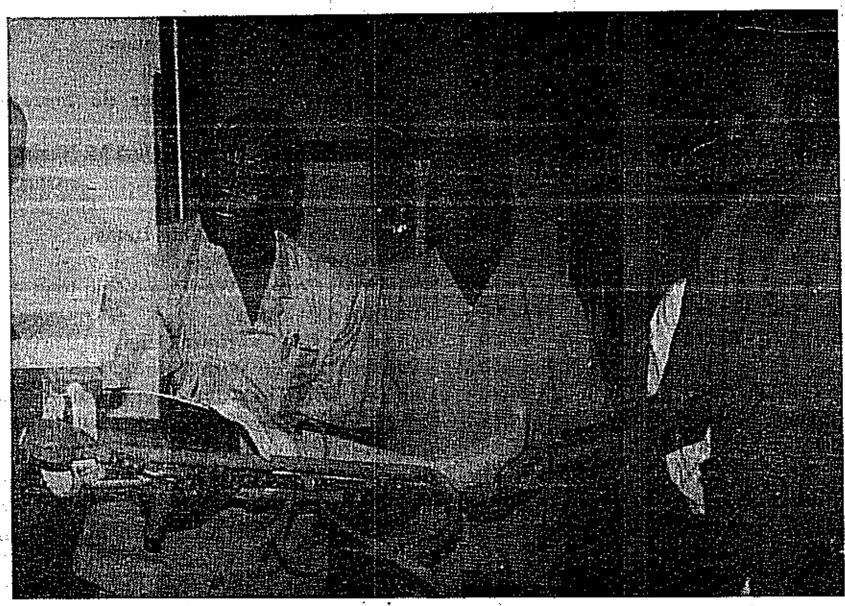

وزیر صحت سیرالیون جماعت احمدیہ کی طرف سے تحفہ وصول کرنے کے بعد۔
ان کے ساتھ نائب وزیر صحت کھڑے ہیں

جب ہم چھوٹے تھے تو گوری سٹریٹ میں احمدیہ مسجد میں جا کر قرآن کریم کا سبق لیا کرتے تھے۔ جماعت احمدیہ تعلیم، صحت اور اسلامی امور میں ملک کی خدمت میں پیش پیش ہے۔ انہوں نے حضور انور ایدہ اللہ کا ذاتی طور پر بھی اور اپنی وزارت صحت کی طرف سے بھی شکریہ ادا کرتے ہوئے کہا کہ جو تحفہ آپ نے دیا ہے وہ عین وقت کی ضرورت ہے کیونکہ راستے کھل رہے ہیں۔ وہ لوگ جن کے پاؤں کاٹے گئے ہیں ان کی تعداد میں اضافہ ہوا ہے اور ان کو یہ چیزیں عین وقت پر مل جائیں گی۔

وفد کی ملاقات کی تفصیلی خبر ریڈیو اور ٹی وی پر نشر ہوئی۔


الفضل انٹرنیشنل میں اشتہار دے کر
اپنی تجارت کو فروغ دیں
(مینجر)


معاند احمدیت، شریر اور فتنہ پرور مفسد ملاؤں کو پیش نظر رکھتے ہوئے خصوصیت سے حسب ذیل دعا بکثرت پڑھیں

اَللّٰھُمَّ مَزِّقْھُمْ کُلَّ مُمَزَّقٍ وَ سَحِّقْھُمْ تَسْحِیقاً

اے اللہ انہیں پارہ پارہ کر دے، انہیں پیس کر رکھ دے اور ان کی خاک اڑا دے۔